بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفاظت حدیث: امام طبری و ترمذی کی جرأت کو سلام

Preservation of Hadith: Salute to the Courage of Imam Tabari & Tirmidhi

ایک طرف تو امام بخاری نے بخاری میں وطی فی دبر الزوج (Anal Sex) کی اجازت کے بارے میں ادھوری ذومعنی موقوف حدیث لکھی اور بخاری میں ممانعت والی کوئی بھی مرفوع حدیث نہ لکھی اور امام ترمذی نے ترمذی میں لکھا کہ امام بخاری نے ممانعت والی مرفوع حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام طبری والسیوطي اور دیگر نے امام بخاری کی ادھوری ذومعنی موقوف حدیث کو مکمل لکھا۔

Imam Bukhari writes in Sahih Bukhari an incomplete Hadith which allowed Anal Sex according to Imam Muhammad ibn Jarir al-Tabari, Jalaludeen Sayuti and others. Imam Bukhari did not write any Hadith prohibiting Anal Sex & Imam Tirmidhi first writes in Sunan al-Tirmidhi, a Hadith prohibiting Anal Sex and then told that this Hadith is weak according to Imam Bukhari!

Compiled by: Rana Ammar Mazhar

اول نزول آیت قرآن بعد ابہام بذریعہ احادیث

First Revelation of Quran Verse, then Confusion with Traditions

کسی نے کہا کہ یہ میری جرأت ہے کہ بخاری کی چھوڑی ہوئی خالی جگہ میں نے غلط پر کی ہے جو کہ غلط ہے سچ کیا ہے یہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

صحیح بخاری (Sahih Bukhari)

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

اسحٰق، نضر، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے

یہی حدیث یحیی، قطان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed? " I replied, "No." He said, "It was revealed in such-and-such connection." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:--"So go to your tilth when or how you will" Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife in . ." (Dash, Dash, Dash.)

(Tafseer Tabari) تفسير الطبري

3468 - حدثني أبو قلابة قال: ثنا عبد الصمد، قال: ثني أبي، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: في الدبر

.....ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے دبر میں جماع کرے

It was narrated by Abu Kilaba, narrated by Abdel Samad, who said that it was narrated by his father who narrated from Ayub, narrated from Nafi', narrated by Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will' means (فِي الدُّبُر) in anus.

(Qurtubi Tafsir) تفسير القرطبي

....وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوب عَنْ نَافِع عَنْ اِبْن عُمَرَ: " فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ " قَالَ: يَأْتِيهَا فِي.....قَالَ الْحُمَيْدِيّ: يَعْنِي الْفَرْج

....ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ سے مطلب یہ ہے کہ..... قَالَ الْحُمَيْدِيّ مرد عورت سے فَرْج میں جماع کرے

Narrated by Abdel Samad, who said that it was narrated by his father who narrated from Ayub, narrated from Nafi', narrated by Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or *how you will" Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife in . ." (Dash, Dash, Dash.),* Hamidi said: (الْفَرْج) in vagina.

اگر بات صرف اتنی سی تھی تو شرما کر خالی جگہ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی ؟

خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی؟

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔

3496 حدیث نمبر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

محمد بن بشار غندر شعبہ حکم حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے عمار اور حسن کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کریں تو عمار نے خطبہ پڑھ کر بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقینا حضرت عائشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی۔

Companions of the Prophet

Bukhari :: Book 5 :: Volume 57 :: Hadith 116

Narrated Abu Wail:

When 'Ali sent 'Ammar and Al-Hasan to (the people of) Kufa to urge them to fight, 'Ammar addressed them saying, "I know that she (i.e. 'Aisha) is the wife of the Prophet in this world and in the Hereafter (world to come), but Allah has put you to test, whether you will follow Him (i.e. Allah) or her."

Jamaat-al-Muslimeen & Study Hadith by Quran

Jamaat-al-muslimeen left a comment

See word (DUBUR MAIN) brackets k ander hay. Matlab wo hadith ka tarjuma hi nahin. Doosri bat jo tum kaho gay, phir khali jaga q hay? See it is a great proof of CARE about Ahadith, no-one in 1250 years added a word in that space, q k sab ne is bat ko samajh liya.

Study Hadith by Quran replied:

Great proof of CARE about Ahadith that in 1250 years Imam Tabari and others added the word "in anus".

Jamaat-al-muslimeen left a comment

Ap ki juraat ko salam hai k ap nay yahan wo word add kia jo Waheed uz Zamaan k asal tarjumay k sath sath Arabi mattan main bhi nahin. Ab yeh yaqinan kisi shia ya brelvi ka hi kam ho sakta hay ya phr Hadith k munkir ka. Ap k aik bhai band nay kaha k bukhari o muslim k authenticity sabit karo yeh to insano k hath ki likhi huee kitabain hain agar apka bhi yahi opnion hay to.

Study Hadith by Quran replied:

Imam Tabari and other Tafseer authors ki juraat ko salam hai k, they quoted complete Hadith.

Jamaat-al-muslimeen left a comment

Jo bhi add karay ga uskay he zimma rahay ga. Alhamdo Lillah Sahi Bukhari k kisi bhi rayej nuskhay main yeh alfaz nahin hain. Study Hadith by Quran and Understand Hadith by Quraan, kheeti wahi hoti hay jahan beej boya jata hay, na k pathar, agar soch saknay ki salahiyat ho to sochiye ga k kia kabhi kisi nain pathreeli zameen main khait banaya hai?

Jamaat-al-muslimeen left a comment

main nain pehlay apko kisi comment main yeh bata diya hay k jahan Quraan main Zikr ka lafz wahi k liye istemaal hua hay us say murad Quran o Hadith he hain warna Quraan k liye to Lafz Quraan he kafi tha. "hum ne he is (ZIKR) ko naazil kia hay aur hum he is ki hifazat karnay walay hain.

Study Hadith by Quran replied:



Hadees E Rasool Par Aiterazat Aur Ghair Ahle Hadees Ki Gaalio k Jawabat

مدرسہ نصرۃ العلوم کے ایک ہونہار مدرس جناب حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے "ہدایہ علماء کی عدالت میں" جسمیں لکھتے ہیں:۔ایک واقعہ (غالباً نصرۃ العلوم والوں کے ہاں) مشہور ہے کہ ایک حنفی نے اہلحدیث لڑکی سے نکاح کیا وہ لڑکی ہر وقت خاوند کو بخاری شریف پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی رہتی تھی ایک دفعہ خاوند نے اس لڑکی کو کہا کہ آج اُلٹی لیٹ جامیں نے تیری دبرزنی کر کے بخاری شریف پر عمل کرنا ہے۔ اس عورت نے کہا کیا یہ بات بخاری میں موجود ہے؟ تو خاوند نے بخاری کا یہ صفحہ (تفسیر نساءوکم حرث لکم) کھول کر علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا ترجمہ اردو بخاری پڑھ کر سنایا۔ عورت کہنے لگی مجھے معاف کرو۔ آئندہ بخاری پر عمل کرنے کے لئے تجھے تنگ نہیں کرونگی۔ صفحہ ۹۶ تا ۹۷

Ref: Hadees E Rasool Par Aiterazat Aur Ghair Ahle Hadees Ki Gaalio k Jawabat.pdf

ایک طرف تو امام بخاری نے ادھوری ذو معانی حدیث لکھی دوسری طرف ممانعت والی حدیث کو ضعیف کہا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔

Shadi Ke Pehli Rat شادی کی پہلی رات

ایک دوسری جگہ ماسٹر امین اوکاڑوی جھوٹ بولتے ہوئے اہل حدیث کی بیوی (شاید دیوبندیہ ہو) کے متعلق لکھتا ہے کہ "پھر اس نے اپنے غیر مقلد خاوند سے کہا کہ آپ کے مذہب کے مطابق متعہ کرنا کرانا اہل مکہ کا پاک عمل ہے اس لئے آپ کی باری میں اگر میں متعہ کرالیا کروں تو آپکو انکار جائز نہیں ہوگا اور یہ بھی کہا کہ آپ کے مذہب میں چونکہ غیر فطری مقام کا استعمال جائز ہے اس لئے فطری مقام مذاہب اربعہ اور اہل متعہ کے لئے اور غیر فطری

مقام آپ کیلئے ریزرو ہے۔

اس لڑکی کا کہنا ہے کہ اس طریق میں اگرچہ جسمانی اور روحانی تکالیف ہیں مگر مکمل دین پر عمل کرنے کی وجہ سے دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا یقینی ہے۔ قیامت کے دن ساری عورتیں مجھے دیکھ کر رو رہی ہونگی کہ کاش ہم بھی اس طرح پورے دین پر عمل کرلیتیں تو آج دوزخ کا ایندھن نہ بنتیں اور میں خوشی سے یہ نعرہ لگاتی ہوئی جنت میں جاؤں گی۔ مسلک اہل حدیث زندہ باد" (تجلیات صفدر جلد ۷ ص ۳۷۴)

Ref: http://www.ircpk.com/

http://www.ahlulhadeeth.net/

اینل سیکس (Anal sex) کی ممانعت کے بارے میں تمام مرفوع احادیث ضعیف ہیں ! (اور اجازت کے بارے میں موقوف احادیث صحیح ہیں ؟ ؟)

Tafsir Durre Mansor J1 Told That All 20 Ahadith (مرفوع احادیث) Prohibiting Anal Sex Are Weak (Arabic)

وأخرج ابن أبي شيبة والدارمي والبيهقي في سننه عن ابن مسعود قال " محاشي النساء عليكم حرام
قال ابن كثير: هذا الموقوف أصح
قال الحافظ: في جميع الأحاديث المرفوعة في هذا الباب وعدتها نحو عشرين حديثا كلها ضعيفة لا يصح منها شيء والموقوف منها هو الصحيح
وقال الحافظ ابن حجر في ذلك: منكر لا يصح من وجه كما صرح بذلك البخاري والبزار والنسائي وغير واحد "

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ ، والدارميُّ ، والبيهقيُّ في « سننِه » ، عن ابنِ مسعودٍ قال : محاشُّ النساءِ عليكم حرامٌ[4] . قال ابنُ كثيرٍ : هذا الموقوفُ أصَحُّ[5] .

٦٠٦ سورة البقرة : الآية ٢٢٣

قال الحفاظُ في جميعِ الأحاديثِ المرفوعةِ في هذا البابِ وعِدَّتُها نحوُ عشرين حديثًا : كلُّها ضعيفةٌ ، لا يصِحُّ منها شيءٌ ، والموقوفُ منها هو الصحيحُ .

وقال الحافظُ ابنُ حجرٍ في ذلك : منكرٌ لا يصِحُّ من وجهٍ ، كما صرَّح بذلك البخاريُّ والبزارُ والنسائيُّ وغيرُ واحدٍ[1] .

تفسیر درمنثور جلد اول 684 البقرہ

امام ابن ابی شیبہ، دارمی اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ موقوف حدیث اصح ہے۔ حفاظ حدیث فرماتے ہیں اس مسئلہ کے متعلق تمام مرفوع احادیث جن کی تعداد تقریباً بیس ہے سب کی سب ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے اور ان میں سے موقوف صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں منکر ہے کسی طریق سے بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ بخاری، البزار، نسائی اور دوسرے علماء نے تصریح کی ہے۔

Contents فہرست المحتویات

عنوان — صفحہ شمار

Sahih Bukhari Said on Sex Matters Dash Dash Dash

۱۶۲۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض حَتَّى إِذَا... اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً۔

باب ۶۰۰ قوله تعالیٰ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا...

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى ۔ وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض قَالَ كَانَتِ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ ابن عباسؓ نے (سورہ یوسف میں) یوں پڑھا۔ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے۔ یہ آیت (سورہ بقرہ کی) پڑھی حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیرؓ سے ملا۔ میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی۔ انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اسکو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہوگا۔ بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو ان کی امت کے لوگ ان کو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورہ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا تشدید سے

باب نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ...... کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمر جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔ ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورہ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے۔ یہ آیت کس باب میں اتری۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں۔ پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے۔ کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا

(__يَأْتِيهَا فِي__) ___ (Volume 6, Book 60, Number 50, # 4253)

تاریخ حدیث: حفاظت حدیث

لہذا بخاری کی نامکمل حدیث کو باقیوں نے مکمل لکھا: امام طبری کی جرأت کو سلام

منکرین حدیث کی جانب سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعوں پر عموماً جو نقطہ اعتراض بلند کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تدوین حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے سو سال بعد ہوئی ہے اور لوگوں نے بہت سے ربط و یابس کو ملا کر احادیث کا نام دے دیا ہے۔ 'تاریخ حدیث' کے مطالعے سے آپ متعدد شہادتوں کی روشنی میں یہ جان پائیں گے کہ احادیث کا معتد بہ حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ہی کے عہد میں مدون کیا جا چکا تھا۔ کتاب کے لائق مصنف غلام جیلانی برق نے کتاب کی تقسیم دو ابواب میں کی ہے پہلے میں تاریخ حدیث کے ضمن میں ہجرت رسول سے پہلے اور بعد کی دستاویزات کی وضاحت کرتے ہوئے صحابہ کے مجموعوں اور پھر پہلی اور دوسری صدی کے نوشتوں کا تعارف کروایا ہے۔ دوسرے باب میں امام عبد الرؤف المناوی کے مجموعہ احادیث سے استفادہ کرتے ہوئے بیاسی عنوانات کے تحت سات سو احادیث کا خوبصورت مجموعہ آپ کا منتظر ہے۔

کتاب کا نام	تاریخ حدیث
مصنف	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
ناشر	دار النشر والتالیف، نئی دہلی
صفحات	226

http://kitabosunnat.com/kutub-library/article/1-urdu-islami-kutub/1244-tareekhe-hadees.html?

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔

راوی حدیث کے الفاظ بھی یاد رکھنے میں ناکام ہے۔

(فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اور (فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ) اور۔ (فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)

1 -طہارت جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے: (138)

حائضہ سے صحبت کی حرمت

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 126 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيظِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَلَوْ كَانَ إِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 126 مکررات 3 ریکارڈ 2/3 ریکاڈ نمبر 1510126

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 126 حدیث مرفوع مکررات 3

بندار، یحیی بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، بہز بن اسد، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم، ابی تمیمہ ہجیمی، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا وہ عورت کے پیچھے سے آیا یا کسی کاہن کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

امام ابوعیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابو تمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابو تمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

بفاحشة مبينة فإن فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فإن أطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا ألا إن لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فأما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون ألا وحقهن عليكم أن تحسنوا إليهن في كسوتهن وطعامهن هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعني أسرى في أيديكم۔

بَابُ ۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

۱۱۶۳ - حدثنا أحمد بن منيع وهناد قالا نا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال أتى أعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه الرويحة ويكون في الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في أعجازهن فإن الله لا يستحيي من الحق وفي الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وأبي هريرة حديث علي بن طلق حديث حسن سمعت محمدا يقول لا أعرف لعلي بن طلق عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا أعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكأنه رأى أن هذا رجل آخر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وروى وكيع هذا الحديث۔

۱۱۶۴ - حدثنا قتيبة وغير واحد قالوا نا

اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں علیحدہ چھوڑ دو (الگ ہو جائیں) پھر ہلکی مار مارو پس اگر تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سن لو! تمہارے عورتوں پر اور عورتوں کے تمہارے ذمہ کچھ حقوق ہیں، تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تمہارے ذمہ ان کا یہ حق ہے کہ ان سے بھلائی کرو عمدہ لباس اور اچھی غذا دو۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے "عوان عندکم" کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے خفیف سی ہوا نکلتی ہے وہاں پانی کی قلت ہوتی ہے (تو کیا کرے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نکلے تو وہ وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو اللہ تعالٰے حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔" اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن طلق حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن طلق کی یہی ایک روایت مجھے معلوم ہے اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا گویا کہ امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَعَلِيٌّ هٰذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ۷۹۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

بَابُ ۷۹۲ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو۔ یہ علی، علی بن طلق ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے

حضرت میمونہ بنت سعد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے (اترا کر) چلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو"۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور (ویسے) وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ موسیٰ بن عبیدہ سے مرفوعاً مروی نہیں ہے۔

غیرت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان غیرت فرماتا ہے اور مومن

3 - تیمم کا بیان: (102)

حائضہ سے صحبت منع ہے

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 639 مکررات 3 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1610639

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

ابو بکر بن ابی شیبہ و علی بن محمد، وکیع، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم، ابو تمیمہ ہجیمی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

امام ابو عیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابو تمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابو تمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

عليه وسلم انفست قلت وجدت ما تجد النساء من الحيضة قال ذلك ما كتب على بنات آدم قالت فانسللت فاصلحت من شأني ثم رجعت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعالي فادخلي معي في اللحاف قالت فدخلت معه.

٦٧٦ - حدثنا الخليل بن عمرو ثنا ابن سلمة عن محمد بن اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن سويد بن قيس عن معاوية بن حديج عن معاوية بن ابي سفيان عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال سالتها كيف كنت تصنعين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحيضة قالت كانت احدانا في فورها اول ما تحيض تشد عليها ازارا الى انصاف فخذيها ثم تضطجع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب ١٦٦ النهي عن اتيان الحائض.

٦٧٧ - حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعلي بن محمد قالا ثنا وكيع ثنا حماد بن سلمة عن حكيم الاثرم عن ابي تميمة الهجيمي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى حائضا او امراة في دبرها او كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد.

باب ١٦٧ في كفارة من اتى حائضا

٦٧٨ - حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر وابن ابي عدي عن شعبة عن الحكم عن عبد الحميد بن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الذي ياتي امراته وهي حائض قال يتصدق بدينار او بنصف دينار.

میں عرض کرتی جس طرح عورتوں کو آتا ہے مجھے بھی آگیا ہے۔ آپ فرماتے یہ تو ایسی چیز ہے جو آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ میں جاتی اور اپنی حالت ٹھیک کر کے واپس آتی۔ آپ فرماتے میرے پاس لحاف میں آجاؤ تو میں لحاف میں آپ کے ساتھ لیٹ جاتی۔

خلیل بن عمرو، ابن سلمہ۔ محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس۔ معاویہ بن خدیج، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام حبیبہ سے دریافت کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت حیض میں کس طرح گزر کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہم میں سے جب کسی کو حیض آتا تو وہ اپنی چادر رانوں پر باندھ لیتی۔ پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی (ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا امیر معاویہ کی بہن ہیں)

حائضہ سے ہم بستر ہونے کی ممانعت

ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن محمد، وکیع، حماد بن سلمہ، حکم الاثرم، ابوتمیمۃ الہجیمی، حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جو حائضہ سے مجامعت کرے، یا عورت کے دبر میں فعل کرے یا کاہن کے پاس جائے تو وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور محمد رسول اللہ کے لائے ہوئے احکامات کی تکفیر کرتا ہے۔

حائضہ سے ہم بستری کے کفارہ کا بیان

محمد بن بشار، یحیٰی بن سعید، محمد بن جعفر، ابن ابی عدی، شعبہ، حکم، عبد الحمید، مقسم، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

26 - طب کا بیان: (70)

کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 506 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

کتاب سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث نمبر 506 مکررات 3 ریکارڈ 1/3 ریکاڈ نمبر 1330506

موسی بن اسماعیل، حماد، مسدد، یحیی، حماد بن سلمہ، حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہنوں کے پاس (آئندہ کی باتیں پوچھنے کے لیے) جائے، موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ اور ان کے کہے کی تصدیق بھی کرے یا کسی عورت سے جماع کرے، جبکہ مسدد اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرے یا اپنی بیوی سے اس کی دبر میں جماع کرے تو بیشک وہ اس چیز سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہے بری ہے۔ (یعنی قرآن پاک کے خلاف اس کے یہ اعمال ہیں)

امام ابوعیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 506 حدیث مرفوع مکررات 3

Narrated AbuHurayrah :

The Prophet (peace_be_upon_him) said: If anyone resorts to a diviner and believes in what he says (according) to the version of Musa), or has intercourse with his wife (according to the agreed version) when she is menstruating, or has intercourse with his wife through her anus, he has nothing to do with what has been sent down to Muhammad (peace_be_upon_him) - according to the version of Musaddad.

كِتَابُ الْكَهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ

بَابُ ۲۰۳ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۰۴ فِي النُّجُومِ۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ

کہانت اور بدشگونی

کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، یحییٰ، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم ابو تمیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کاہن کے پاس پہنچے موسیٰ بن اسمٰعیل نے اپنی حدیث میں کہا: پس اُس کی باتوں کی تصدیق کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا: اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا: اپنی بیوی سے اُس کی دُبر میں صحبت کی تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو گیا۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

علم نجوم کا بیان

ابوبکر بن ابو شیبہ اور مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن اخنس، ولید بن عبد اللہ، یوسف بن مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نجومیوں کے علم میں سے جتنا سیکھا اُتنا ہی اُس نے جادو کا حصہ حاصل کیا۔ جتنا یہ زیادہ گویا اُتنا ہی وہ زیادہ حاصل کیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی جبکہ اُسی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے۔ ارشاد ہوا کہ اُس نے فرمایا ہے میرے بندوں نے صبح کی کہ کسی نے مجھ پر ایمان رکھا اور کسی نے میرے ساتھ کفر کیا۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔ اُس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا انکا

Book 1, Number 0203:
Narrated Ali ibn AbuTalib:
The Apostle of Allah (peace_be_upon_him) said: The eyes
of the anus, so one who sleeps should perform ablution.
Book 11, Number 2157:
Narrated AbuHurayrah:
The Prophet (peace_be_upon_him) said: He who has intercourse with his wife
through her anus is accursed.
Book 29, Number 3895:
Narrated AbuHurayrah:
The Prophet (peace_be_upon_him) said: If anyone resorts to a diviner and believes in what he says (according) to the version of Musa), or has intercourse with his wife (according to the agreed version) when she is menstruating, or has intercourse with his wife through her anus, he has nothing to do with what has been sent down to Muhammad (peace_be_upon_him) -
according to the version of Musaddad.
Abdullah ibn Abbas

MISHKAT AL-MASABIH

3191

Allah's Messenger (peace_be_upon_him) received the revelation, "Your wives are a tilth to you, so come to your tilth.....", that means from in front or behind, but avoid the anus and intercourse during menstruation.

Tirmidhi and Ibn Majah transmitted it.

Khuzaymah ibn Thabit

MISHKAT AL-MASABIH

3192

The Prophet (peace_be_upon_him) said, "Allah is not ashamed of the truth. Do not have intercourse with women through the anus."

Ahmad, Tirmidhi, Ibn Majah and Darimi transmitted it.

Abdullah ibn Abbas

MISHKAT AL-MASABIH

3195

Allah's Messenger (peace_be_upon_him) said, "Allah will not look at a man who has intercourse with a man or a woman through the anus."

Tirmidhi transmitted it.

حدیث (عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے) کی صحت کا حال

امام بخاری فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔

12 -رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی:جلد اول:حدیث نمبر 1162 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَمِعْت مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ

جامع ترمذی:جلد اول:حدیث نمبر 1162 حدیث مرفوع مکررات 5

احمد بن منیع، ہناد، ابو معاویہ، عاصم، عیسیٰ بن حطان، مسلم بن سلام، **حضرت علی بن طلق سے روایت ہے** کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں جماع نہ کرو اللہ حق بات کہنے سے حیا نہیں کرتا اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ، ابن عباس، ابوہریرہ سے بھی روایت ہے حضرت علی بن طلق کی حدیث حسن ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

In addition, Imam Ahmad reported that `Ali bin Talaq (Ali ibn Talq) said, "Allah's Messenger forbade anal sex with women, for Allah does not shy away from truth." Abu `Isa At-Tirmidhi also reported this Hadith and said, "Hasan".

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

Abu Muhammad `Abdullah bin `Abdur-Rahman Darimi reported in his Musnad that Sa`id bin Yasar Abu Hubab said: I said to Ibn `Umar, "What do you say about having sex with women in the rear" He said, "What does it mean" I said, "Anal sex." He said, "Does a Muslim do that" This Hadith has an authentic chain of narrators and is an explicit rejection of

anal sex from Ibn `Umar.

Abu Bakr bin Ziyad Naysaburi reported that Isma`il bin Ruh said that he asked Malik bin Anas, "What do you say about having sex with women in the anus'' He said, "You are not an Arab Does sex occur but in the place of pregnancy Do it only in the Farj (vagina).'' I said, "O Abu `Abdullah! They say that you allow that practice.'' He said, "They utter a lie about me, they lie about me.'' This is Malik's firm stance on this subject. It is also the view of Sa`id bin Musayyib, Abu Salamah, `Ikrimah, Tawus, `Ata , Sa`id bin Jubayr, `Urwah bin Az-Zubayr, Mujahid bin Jabr, Al-Hasan and other scholars of the Salaf (the Companions and the following two generations after them). They all, along with the majority of the scholars, harshly rebuked the practice of anal sex and many of them called this practice a Kufr.

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ " ہمیں یہ حدیث (قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَ اَۃً فِی دُبُرِھَا اَوْکَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلَی مُحَمَّدٍ) معلوم نہیں

7 - حیض کا بیان: (13)

حیض کا بیان

مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 518

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَ اَۃً فِی دُبُرِھَا اَوْکَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلَی مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِی رِوَایَتِھِمَا فَصَدَّقَہ، بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَکِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِی تَمِیْمَۃَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ)

مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 518

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے ایام والی عورت سے صحبت کی یا عورت کے پیچھے کی طرف بد فعلی کی۔ یا کسی کاہن کے پاس (غیب کی باتیں پوچھنے) گیا تو اس آدمی نے (گویا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کئے گئے دین کا کفر کیا۔" (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، دارمی)" ابن ماجہ اور دارمی کی روایتوں میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ " کاہن کے کہے ہوئے کی اس نے تصدیق بھی کر دی تو وہ کافر ہے۔

اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ " ہمیں یہ حدیث معلوم نہیں سوائے اس سند کے کہ اسے حکیم اثرم، ابو تمیمہ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔"

دوسری فصل

۵۰۶/۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں مجامعت

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی) اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر کاہن کے کہنے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہم یہ حدیث حکیم اثرم سے ابو تمیمہ اور ابوہریرہ کے حوالے سے جانتے ہیں)۔

۵۰۷/۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو میرے لیے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا جو پاجامہ کے اوپر ہو اور اس سے بچنا افضل ہے (رزین) لیکن محی السنہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

۵۰۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی مجامعت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی - ابن ماجہ)

۵۰۹/۱۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے

(ترمذی)

mishkat-al-masabih-vol-1.JPG

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٥١ - (٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَتَى حَائِضاً، اَوْ اِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا، اَوْ كَاهِناً ؛ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: «فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ؛ فَقَدْ كَفَرَ».

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

دوسری فصل

۵۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی دبر میں جماع کیا یا مستقبل کی باتیں بتانے والے کی تصدیق کی تو اس نے اس (کتاب و سنت) کے ساتھ کفر کیا جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ اگر اس نے کاہن کی بات کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرمؒ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو تمیمہؒ سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

Mashkaat Al Masabah Volume 001.pdf
http://www.deenekhalis.com/

3 - تیمم کا بیان: (102)

حائضہ سے صحبت منع ہے

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 639 مکررات 3 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1610639

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

ابو بکر بن ابی شیبہ و علی بن محمد، و کیع، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم، ابو تمیمہ ہجیمی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اترے

ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

امام ابوعیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

12 - رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1163 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَائَ فِي أَعْجَازِهِنَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَلِيٌّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1163 مکررات 5 ریکارڈ 5/4 ریکاڈ نمبر 1511163

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1163 حدیث مرفوع مکررات 5

، وکیع، عبداللہ بن مسلم، ابن سلام، حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعلی نہ کرو یہ علی، حضرت علی بن طلق ہیں۔

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 80 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ ا ـ يزُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ ـ يْلِ بْنِ أَبِي صَا ـ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْ ـ رُ اللَّهُ ـ وَجَلَّ إِ ـ رَجُلٍ جَا ـ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 80 مکررات 2 ریکارڈ 3/2 ریکاڈ نمبر 1620080

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 80 حدیث مرفوع مکررات 3

محمد بن عبدا بن ابی ارب، عبدا بن ر، بن ابی ، حارث بن ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف ر نہیں فرماتے جو اپنی بیوی سے پیچھے کی راہ سے صحبت کرے۔

11 - نکاح کا بیان: (172)

عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے صحبت کی ممانعت

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 81 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ ج بْنِ أَرْ ةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُ يْ ٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَرَمِيٍّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ ثَ مَرَّاتٍ لَا تَأْتُوا النِّسَائَ فِي أَدْبَارِهِنَّ

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 81 مکررات 1 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1620081

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 81 حدیث مرفوع مکررات 3

احمد بن عبدہ، عبدالواحد بن زیاد، ج بن ار ة، عمرو بن ، عبداللہ بن ہرمی، حضرت خزیمہ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار ار د فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتے (ار د فرمایا) عورتوں کے پاس پیچھے کی راہ سے مت جا۔

بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1646 حدیث مو ف مکررات 11 علیہ 5

ا ق، ، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی وت کے در ن کسی سے بات نہ کرتے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ ہ رہے جب اس آیت پر ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ 2۔ا ة:223) تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا ا ر کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور وت میں وف ہو گئے

(دوسری سند) عبدا ، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ 2۔ا ة:223) سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے ( ) جماع کرے۔

حدیث یحیی، ن، اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

کچھ جاہل کہتے ہیں کہ "فی دبر" کا مطلب ہے کہ دبر کی طرف سے آگے کی طرف

تو پھر (امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا) کا ان احادیث میں کیا مطب ہے ؟

7 - نکاح کا بیان: (130)

نکاح کے کا بیان

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395 حدیث مرفوع مکررات 3

ہناد، وکیع، ن بن ابی ، حارث بن ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرے وہ ن ہے۔

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395 حدیث مرفوع مکررات 3

Narrated AbuHurayrah :

The Prophet (peace_be_upon_him) said: He who has intercourse with his wife through her anus is accursed.

26 - طب کا بیان: (70)

کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 506 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 506 حدیث مرفوع مکررات 3

موسی بن اسماعیل، حماد، مسدد، یحیی، حماد بن سلمہ، حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہنوں کے پاس (آئندہ کی باتیں پوچھنے کے لیے) جائے، موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ اور ان کے کہے کی تصدیق بھی کرے یا کسی عورت سے جماع کرے، جبکہ مسدد اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرے یا اپنی بیوی سے اس کی دبر میں جماع کرے تو

بیشک وہ اس چیز سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہے بری ہے۔(یعنی قرآن پاک کے خلاف اس کے یہ اعمال ہیں)

امام ابوعیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہو تا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 506 حدیث مرفوع مکررات 3

Narrated AbuHurayrah :

The Prophet (peace_be_upon_him) said: If anyone resorts to a diviner and believes in what he says (according) to the version of Musa), or has intercourse with his wife (according to the agreed version) when she is menstruating, or has intercourse with his wife through her anus, he has nothing to do with what has been sent down to Muhammad (peace_be_upon_him) - according to the version of Musaddad.

12 -رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1164 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَ شَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَ حْمَرُ عَنْ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1164 حدیث مرفوع مکررات 5

ابوسعید، ابوخالد، ک بن ن، بن ن، کر ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کی طرف ر سے نہیں د جو کسی مرد یا عورت سے ی کرے یعنی پیچھے سے جماع کرے یہ حدیث حسن ہے۔

(Allah does not look at a man who had anal sex with another man or a woman.)

At-Tirmidhi said, "Hasan Gharib." This is also the narration that Ibn Hibban collected in his Sahih, while Ibn Hazm stated that this is an authentic Hadith.

In addition, Imam Ahmad reported that `Ali bin Talaq said, "Allah's Messenger forbade anal sex with women, for Allah does not shy away from truth." Abu `Isa At-Tirmidhi also reported this Hadith and said, "Hasan".

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

نام کتاب: منتخب علمی مکاتیب حصہ اول

أبو ن سراج ا سلام

آ زان عر ' و ق ا ارس الاسلا '

ا ڈی م اسلا

مکتوب: ۳۲۔ غلام سرور صاحب 'لینڈء' مردان: ۱۷۰۔۱۷۶

[امام شافعی کی نسبت اس بات کی تحقیق کہ آپ وطی فی دبر الزوج کے قائل تھے]

ا م ور اللہ:

آپ سے کسی ری نے فرمایا کہ امام رحمہ اللہ اس کے جواز کے ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت سے وطی فی الدبر کرے' اوراس باب میں روح ا نی میں بھی ہے۔ آپ نے اس باب میں ی تحقیق پو 'میں نے اُس وقت آپ سے کہا کہ یہ نہیں کہ کوئی اً اًکسی کے خلاف ا دکر اوراگر با ض کسی نے کے خلاف کوئی ا دکیا ہے'تو امت میں کوئی ن ا نہیں کہ وہ کے خلاف کسی کے ا دکو در قرار دے'اُس پر کرنا تو دور کی بات ہے۔

ری کے ل کا جواب تو یہ ہے کہ دامام نے اپنی کتاب میں یہ سا ہے کہ:

'اَرَ ُ ' اَ عنہ.

کتاب الام : 'باب اِ ن ا فی اَدبار ہن

" میں اس بات کی اجازت نہیں د کہ عورت کے ساتھ وطی فی الدبر کی جائے اس سے منع کرتا ہوں۔"

قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے کہ:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ. سورۃ ا ۃ :

" ری عورتیں رے لیے لہ ہیں تو اپنی میں جس طرح ہو آؤ۔"

" اَنّٰی" کے بارے میں امام را ( ) نے ہے کہ: اَنّٰی للبحثِ ا ل وا ن و : اَینَ و لِتَضَمُّنِہ ل اللہ و :اَنّٰی ِ
ھٰذَا' اَي: مِن اَینَ و َ. ا دات:

( ) بن محمد بن ا ابوا ا نی/ا نی و ت: 236م

" اَنّٰی: یہ حالت اور دو ں کے سوال کے لیے آتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اَیْنَ کہاں اور کَیْفَ دو ں کے معانی کے لیے
ہے۔ سورۃ آل عمران : میں اس کے دو ں معنیٰ مراد ہو ہیں کہ یہ رزق کہاں سے اور ہے؟۔"

" فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ" پس اپنی میں جس طرح ہو آؤ میں وقت دو باتوں کی طرف ا رہ ہے۔ ایک تو اُس آزادی' اور د ری کی
طرف جو ایک با یا کے ما کو ا با یا کے معا میں حا ہوتی ہے اور دوسری اُس پابندی' ذ داری اور ا کی طرف جو ایک با یا
والا ا با یا کے معا میں ظر ہے۔ اس دوسری چیز کی طرف "حَرْثٌ" کا ا رہ کر رہا ہے اور چیز کی طرف "اَنّٰی ِ شِئْتُمْ" کے الفاظ۔ وہ
آزادی اور یہ پابندی یہ دو ں کر اس رویہ کو کرتی ہیں جو ایک ہر کو بیوی کے معا میں ا ر کرنا ۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ازدوا ز کا سارا ن و سرور فر کے اِس اِ ن میں ہے کہ اُن کی ' ت کی آزادیوں پر ت کے مو مو د کے
سوا کوئی ' کوئی پابندی اور کوئی انی نہیں ہے۔ آزادی کے اِس اِ س میں ا اور ا ہے۔

ا ن جب ا و سرور کے اِس با میں دا ہوتا ہے تو رت ا ہے کہ وہ ا اِس سے سر رہو' ساتھ یہ بھی اُس کے
سا اللہ تعالیٰ نے ر دی ہے کہ یہ کوئی جنگل نہیں اس کا ا با ہے اور یہ کوئی ویرانہ نہیں اُس کی اپنی ہے اِس وجہ سے وہ اِس میں آنے کو تو سو بار
آئے اور جس ن' جس آن' جس اور جس سے ہے آئے اس با کا با ہونا اور کا ہونا یادر ' اس کے کسی آنے میں بھی اس

سے نہ ہو۔

اپنی سے ہر ن کی دلی ا یہ ہوتی ہے کہ اُس سے اُسے برابر یت ا خا حا ہوتی رہے' وقت پر اس میں ہل رہیں' ضرورت کے اس کو دا اور پانی رہے' مو آ ل سے وہ ظ رہے۔ آنے جانے وا ' وپر اورد اور راس کو ن نہ 'جب وہ اس کو د تو اُس کی طراوت و دابی اُس کو کر دے اور جب وقت آئے تو وہ ا ل اور لوں سے اس کا دامن دے۔

قرآن کریم نے عورت کے لیے کے ا رے میں یہ باتیں کر دی ہیں اور اس ا رہ نے اُن لوگوں کے کی تو کا دی ہے جو خا انی منصوبہ بندی کی سکیمیں چلاتے ہیں اس لیے کہ سے یہ رہنمائی تو معقول قرار دی جاسکتی ہے کہ اُس سے زیادہ سے زیادہ اور ا سے ا پیداوار طرح حا کی جائے یہ بات بالکل منطقی ہے کہ لوگوں کو اس بات کے سبق ھائے جائیں کہ وہ بیج تو زیادہ سے زیادہ ڈالیں کم سے کم حا کریں' اس قسم کی نامعقول منطق صرف نادا ں کو سوجھ سکتی ہے۔

''حَرْثٌ'' کے معنی عربی میں کے ہیں' عام اِس سے کہ وہ باغوں کی عیت کی ہو یا دوسری فصلوں کی۔ عورتوں کے لیے کے ا رہ میں ایک سیدھا سادہ تو یہ ہے کہ جس طرح کے لیے رت کا بنایا ہوا یہ ضابطہ ہے کہ تخم ر ی ٹھیک مو میں اور وقت پر کی جاتی ہے نیز بیج کھیت میں ڈا جاتے ہیں' کھیت سے باہر نہیں پھینکے جاتے' کوئی ا ن اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا اسی طرح عورت کے لیے ت کا ضابطہ یہ ہے کہ ایام ماہواری میں یا کسی محل میں اس سے قضائے شہوت نہ کی جائے اس لیے کہ حیض کا زمانہ عورت کے جمام اور آماد کا زمانہ ہوتا ہے اور محل میں مباشَرت باعثِ اذیت واِضاعتِ تخم ہے' اس وجہ سے کسی سلیم الفطرت ا ن کے لیے اس کا ارتکاب جائز نہیں۔ تدبر قرآن : محصلہ

اس آیت کریمہ کی شانِ نزول میں دو قسم کی احادیث آئی ہیں۔

سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں: كانتِ الیہ ود تقولُ: إذا أتى الر ُامر أته مِن دُبُرِها في قُبُلِها كان الولدُ أحولُ' فنزلت: ﴿ وُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ ِ تُمْ﴾
مسلم : ۔ کتاب النکاح باب جواز جماع امراتہ فی قبلہا من امہا ومن وراءٔامن تعرض الدبر احادیث:
۔ ۴ سنن ترمذی' حدیث:

''یہودی کہا کرتے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے فرج میں اُس کے پیچھے سے آئے تو ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اُن کے اِس خیال کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔''

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں: سیدنا عمرؓ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے:

یارسولَ اللہ! ھلکتُ' ل:وما أھلکک؟ ل:حوَّلتُ رَحلِي اللیلۃَ' ل:فلم یَرُدَّ علیہ رسول اللہ شیءًا' ل:فأُوحِيَ إلی رسول اللہ اھذہ الآیۃ: نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ،أقبِلۡ وأدۡبِرۡ،واتَّقِ الدُّبُرَ والحَیۡضَۃَ.
سنن ترمذی : کتاب القرآن باب حدیث: سنن نسائی الکبری : کتاب التفسیر باب لہ تعالیٰ: نِسَآؤُکُمۡ حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم حدیث:

"اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: تجھے چیز نے ہلاک کیا؟ کہنے لگے: میں نے آج اپنی سواری پھیر لی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نے فرمایا: آگے سے صحبت کرو یا پیچھے سے، مگر دُبُر میں یا حیض کی حالت میں مجامَعت نہ کرو۔"

گویا اِس آیت میں بیوی کو سے تشبیہ دے کر یہ واضح کر دیا کہ نطفہ جو بیج کی طرح ہے صرف سا فرج میں ڈالا جائے اہ کسی بھی صورت میں ڈالا جائے۔ لیٹ کر، بیٹھ کر یا پیچھے سے بہر حال فرج میں ڈالا جائے اور پیداوار یعنی اولاد حا کرنے کی ض سے ڈالا جائے۔

سعید بن رابوالحباب نے سیدنا ابن عمرؓ سے پوچھا: ما تقول في الجواري حین أحمض لھن؟ ل:وما التحمیض؟ فذکر تُ الدُّبُر، فقال:ھل یفعلُ ذ أحدٌ من المسلمین؟ سنن دارمی : حدیث:

"تحمیض کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، اِس پر اُنہوں نے پوچھا: تحمیض کیا ہے؟
میں نے کہا: اُن سے دُبُر میں مجامَعت، اِس پر اُنہوں نے فرمایا: کیا کوئی ن یہ کام کر سکتا ہے؟"

امام مجاہد آیتِ کریمہ: نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ. سورۃ ا ۃ : کی وت فرما کر کہا کرتے : ئمۃً و عدۃً ومقبلۃ ومدبرۃً في ا ج.
سنن دارمی : کتاب الطہارۃ، باب من اتی امرأتہ فی دبرہا حدیث:

"تم ہے کھڑی ہونے کی حالت میں آؤ یا بیٹھی ہونے کی حالت میں، آگے سے یا پیچھے سے، مگر صرف فرج میں۔"

علا ربیع ( ) نے امام کے حوالہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا:

أنا شککتُ خُزیمۃ بن ثابت أنَّ رجلاً سأل النبيَّ إ ن النسا في أدبارھنَّ أو إ ن الر امرأتہ في دُبُرھا فقال النبیا: حلالٌ، فلمَّا و الرَّجُلُ دعاہُ أو أمرَ بہ فدُعِيَ فقال: قلتَ: في أيِّ الخَرقتین أو في أيِّ الخَرزتینِ أو في أيِّ الخَصفتینِ أمِن دُبُرھا في قُبلِھا فنعم، أمِن دُبُرھا في دُبُرھا فلا، فإنَّ اللہ لایستحیي من الحق، لا تأتوا النساءَ في أدبارھنَّ. قلتُ للشافعي: فما تقول؟ ل: عمِّي ثقۃ، وعلي بن عبداللہ ثقۃ، و ل: أخبرني محمد الأنصاري المحدث بھا أنہ أثنی علیہ خیراً، وخُزیمۃ صلا یشک عالمٌ في ثقتہ، فلستُ أُرَ أنھی عنہ.

( ) ربیع بن ن بن عبد الجبار بن کا المرادی بالولا المصری ابو محمد ' ُ الامام الشا 'ولادت: ۴ 236
م 'و ت: ۴ 236م

مسند امام : کتاب النکاح 'الباب الخامس فیما یتعلق بعشرۃ ا والقسم بینہن 'حدیث: کتاب الام : کتاب النفقات 'باب اِ ن ا فی اَدبار ہن 'السنن الکبری 'بیہقی :

"مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ کی اس روایت میں کوئی شک سا ہے"

"مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ کی اس روایت میں کوئی شک سا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ عورتوں کے دبر میں صحبت کرنا کیسا ہے؟ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ حلال ہے' جب وہ شخص اُٹھ کر جانے لگا تو اُس کو بلایا اور فرمایا: تو نے کیسی بات کی ؟ اگر تیری ض یہ ہے کہ عورت کے دُبر کی طرف سے اُس کی قُبل یعنی فرج میں جماع کرے تو در ہے اور اگر تیری ض یہ ہے کہ عورت کے دُبر کی طرف سے اُس کی دُبر میں جماع کرے تو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کرنے سے شرماتا نہیں۔ تم لوگ عورتوں کی دُبر میں جماع نہ کرو۔
امام ربیع امام کے گرد فرماتے ہیں: میں نے امام سے پوچھا: آپ کا اِس بارے میں کیا خیال ہے
اس پر اُنہوں نے فرمایا: ے چچا جنہوں نے مجھے یہ حدیث سُنائی 'وہ ثقہ اور عبداللہ بن علی بھی ثقہ 'اسی طرح اُنہوں نے اَنصاری صحابی سیدنا عمرو بن جلاحؓ کی بھی تعریف کی اور فرمایا کہ سیدنا خزیمہ بن ثابت کی وثاقت میں کسی عالم کو کوئی شک نہیں' پس میں اِس کی اجازت نہیں د اس سے منع کرتا ہوں۔"

حافظ ابن قیم اس تفصیلی عبارت کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:

ومِن ھاھنا نَشَأ الغلطُ علی مَن نقل عنہ ا باحۃَ من السلف والأئمۃ' فإنھم أباحوا أن یکون الدُّبُرُ طریقاً إلی الو فِي ا جِ فیطأ من الدُّبُرِ 'لا في الدُّبر' شْتَبَہَ علی السامع "مِن" بِ "فِيْ" 'ولم یظن بینھما فرقاً' فھذا ا ي أباحہ السلفُ والأئمۃُ فغلط علیھم الغالط أقبح الغلط وأفحشہ. زاد ا د فی ہدی خیر العبادا ۴:

"سننے والے کو مِنْ [یعنی: سے] اور فِيْ [یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ [سے] کو فِيْ [میں] بنانے لگا۔"
"جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

"یہاں سے اُن لوگوں کو غلطی لگی جنہوں نے ائمہ اور اَسلاف سے اس کی اِباحت اور جواز کو نقل کیا ہے' حالانکہ اسلاف اور ائمہ نے اس بات کو جائز مانا ہے کہ دُبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا جائے' نہ کہ دُبر کی طرف سے دُبر میں۔ سننے وا کو مِنْ یعنی: سے اور فِيْ یعنی: میں میں غلطی لگی اور وہ مِنْ سے کو

فِیُ میں بنانے لگا'جو یت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

In Sahih Bukhari (__يَأْتِيهَا فِي)___" (Volume 6, Book 60, Number 50, # 4253)

رسول اللہ سے اس کی تحلیل اور تحریم کے بارے میں کوئی شے منقول نہیں اور قیاس یہ ہے کہ یہ حلال ہے۔

سوال: سید محمود آلوسی بغدادی لکھتے ہیں کہ:

ل الشافعي فيما حكاه عنه الطحاوي وا کم والخطيب لما سُ لَ ذ :ما صحَّ النبيا في تحليله ولا تحريمه شي ' والقياسُ أنه حلالٌ. روح ا نی ۔ :

"امام طحاوی' امام حاکم اور خطیب بغدادی نے ہے کہ امام سے اِس بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ سے اس کی تحلیل اور تحریم کے بارے میں کوئی شے منقول نہیں اور قیاس یہ ہے کہ یہ حلال ہے۔"

ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کا قدیم مسلک ہو جس سے اُنہوں نے جدید مسلک میں رجوع کر لیا ہو۔

جواب :سید آلوسی اس کے متصل بعد ا نقطہ اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:

هذا خلافُ ما نعرف من مذهب الشافعي فإنَّ رواية التحريم عنه مشہورةٌ فلعله كان يقول ذ في القديم ورجع عنه في الجديد. روح ا نی ۔ :

"امام کا جو مذہب ہمیں معلوم ہے یہ بات اُس کے خلاف ہے' اس لیے کہ دُبر میں جماع کرنے کو وہ حرام قرار دیتے ہیں اور اُن کا مسلک مشہور ہے' ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کا یم مسلک ہو جس سے اُنہوں نے جدید مسلک میں رجوع کر لیا ہو۔"

محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے امام شافعی پر جھوٹ باندھا ہے۔

جواب : حافظ ذہبی اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: هذا منكرٌ من القول' القياس التحريم' يعني: الو في دُبُر المرأةِ' و صحَّ الحديثُ ' و ل الشافعي: إذا صَحَّ الحديث ضربوا بِقو ا ئطَ. ل ابن الصبا في الشا عُقَيب هذه الحكاية: ل الربيع: والله لقد كُذِبَ على الشافعي' فإن الشا ذكر تحريم هذا في ستة من

کتبہ، و حکی الطحاوي هذہ الحکایة ابن عبد الحکم الشافعي، فقد أخطأ في نقله الشافعي، وحا ہ من تعمُّد الکذب.

میزان الاعتدال : ترجمہ: ، ابن کثیر ۴ :

"یہ ل یعنی عورت کی وطی فی الدبر کا جواز اور اُس کی حلت یت منکر و قبیح ہے اور اس باب میں حدیث وارِد ہے جب کہ امام سے منقول ہے کہ جب ی رائے حدیث کے خلاف ہو تو ی رائے کو دیوار پر دے مارو۔ امام ابن الصبا نے میں اس حکایت کو نقل کر کے امام ربیع کے حوا سے ہے کہ اللہ کی قسم! محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے امام پر جھو با ھا ہے، اس لیے کہ امام نے اپنی چھ کتابوں میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ امام طحاوی نے بھی ابن عبد الحکم کی سند سے اس قصہ کو امام کی طرف منسوب کر کے نقل کیا ہے، جس میں ابن عبد الحکم غلطی کے شکار ہو گئے ہیں، وہ اُجھو بولنے سے بہت دور ہیں اس لیے کہ ثقہ ۔"

سوال: سیدنا ابن عمرؓ کی طرف بھی جواز الوطی فی دُبر النساء کا قول منسوب ہے، جیسا کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ۲/۴۱:۳ میں لکھا ہے؟

جواب: اُنھوں نے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ:
نافع نے جواز والی بات میرے والد کی طرف منسوب کر کے غلطی کی ہے یا جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے۔

فقد ضَادَّ هذا ابن عمرؓ ما رواہ عنه أهل المقالة الأولی مما ذکرناہ في ذ ، والد علی صحة هذا إنکار سالم بن عبد الله أن یکون ذ کان مِن أ ۔۔۔ فقال سالم: ب ا أو أخطأ۔۔۔ ولقد ل ن بن ان: إنَّا نا ً إ ل ذ بعدما ِ وذهب .
شرح معاني الآثار ۴: کتاب النکاح، باب و ا في أدبار هن

"سیدنا ابن عمرؓ کی طرف اس کے جواز کا جو ل منسوب ہے، اُس کے بالکل برخلاف عدمِ جواز کا ل بھی اُن کا موجود ہے اور ری اس بات کی کی د یہ ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ کے فرز سالم کہا کرتے کہ نافع نے جواز والی بات ے والد کی طرف منسوب کر کے غلطی کی ہے یا جھو کا ارتکاب کیا ہے، جب کہ ن بن ان کہا کرتے کہ نافع سے یہ غلطی اُس وقت سرزد ہوئی جب وہ میں اِ کا شکار ہوئے ۔"

ا ہے کہ واضح اور ہن ہے اور اب اس میں کوئی اِشکال نہیں رہا ہو ۔

هذا ما ي والله أعلم.

آبو ن سراج ا سلام

ـا

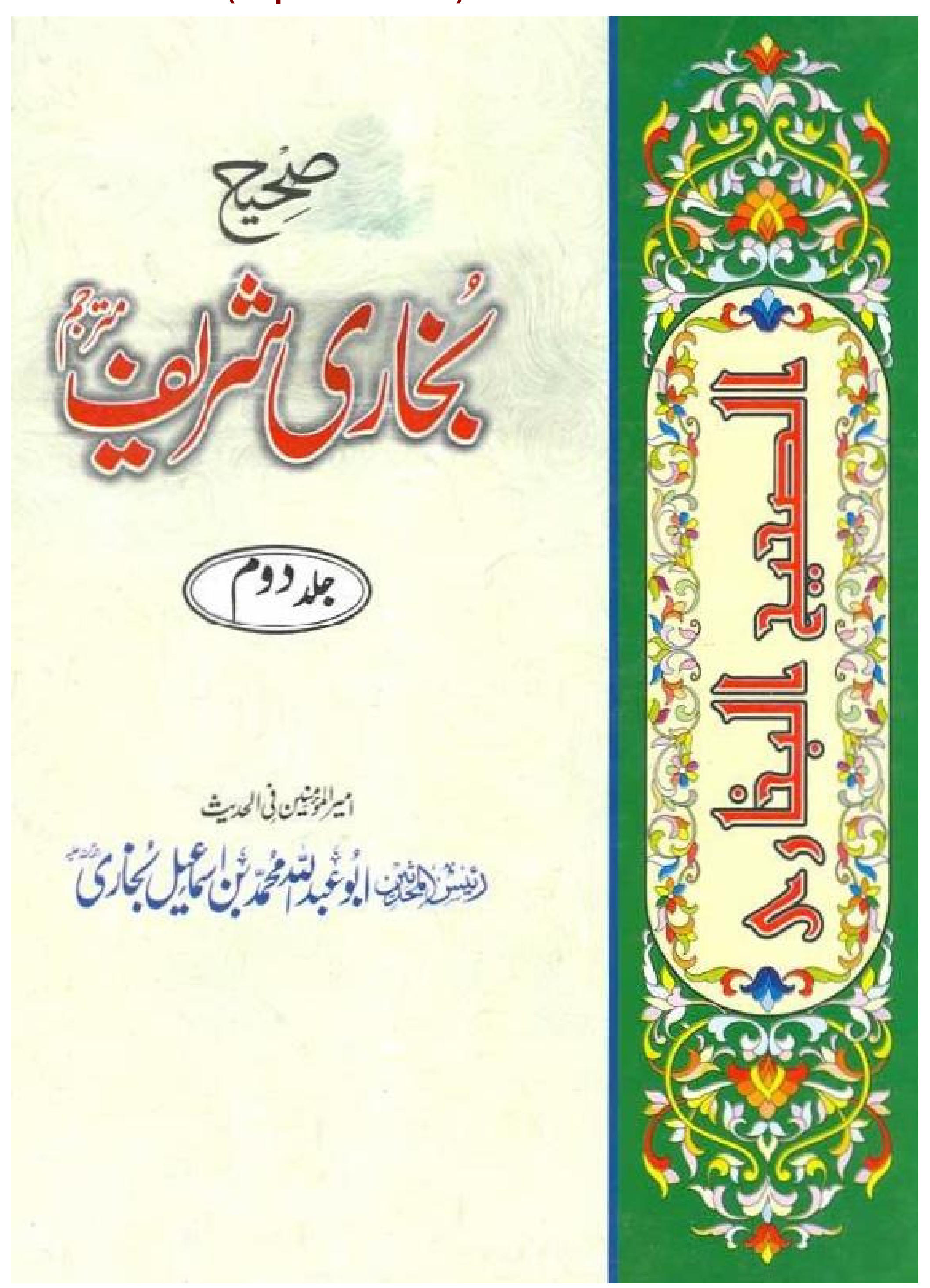
صحیح بخاری پر حملے: صحیح بخاری پر منکرین حدیث کے حملے اور ان کا مدلل جواب

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح ترین کتاب ہے بخاری و مسلم ان دونوں کتابوں کو ساری امت نے قبول کر لیا ہے سوائے تھوڑے حروف کے جن پر بعض حفاظ مثلا دار قطنی نے تنقید کی ہے لیکن ان دونوں کی صحت پر امت کا اجماع ہے اور اجماع امت اس پر عمل کرنے کو واجب کرتا ہے اس کتاب میں مصنف نے بخاری کی چند احادیث پر دور حاضر کے منکرین حدیث نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کا بالتفصیل جواب دیا ہے جس کے مطالعہ سے ان حضرات کی علمی قابلیت اور دیانت وامانت کا خوب نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

http://kitabosunnat.com/kutub-library/article/urdu-islami-kutub/4-radd-fitna-inkar-e-hadees/260-sahee-bukhari-par-munkirin-e-hadeeth-k-hamlay-aur-un-ka-mudallil-jawab.html

The compiler is not rejecting Ahadith, but waiting for point to point reply by producing a Sahih Hadith from Sahih Bukhari (not other books) prohibiting Anal Sex.

Sahih Bukhari (Reprint Edition) Said on Sex Matters "in Anus"



مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کیا کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (وہی حدیث جو اوپر گزری ہے)

٦٠٠- باب قوله ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - إِلَى - قَرِيبٌ﴾

باب ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - إِلَى - قَرِيبٌ﴾ کی تفسیر

١٦٣٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا﴾ خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلاَ : ﴿حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيبٌ﴾. فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَعَاذَ اللهِ، وَاللهِ مَا وَعَدَ اللهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلاَءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ، فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا ﴿وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا﴾ مُثَقَّلَةً.

۱۶۳۳- مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا ﴿حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا﴾ تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے۔ یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی ﴿حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيبٌ﴾ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا- میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی- انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہوگا- بات یہ ہے کہ پیغمبر کی آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے- (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو ان کی امت کے لوگ ان کو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں ﴿وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا﴾ تشدید سے-

٦٠١- باب قوله تعالى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ﴾ الآيَةَ

باب ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر

١٦٣٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا،

۱۶۳۴- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمر جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے- ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے) پڑھ

فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ: تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى.
وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

رہے تھے - جب اس آیت پر پہنچے نسائکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اتری؟ میں نے کہا نہیں - ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا فلاں فلاں باب میں - پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا فاتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے اور اس حدیث کو محمد بن یحیٰی بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے -

١٦٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾.

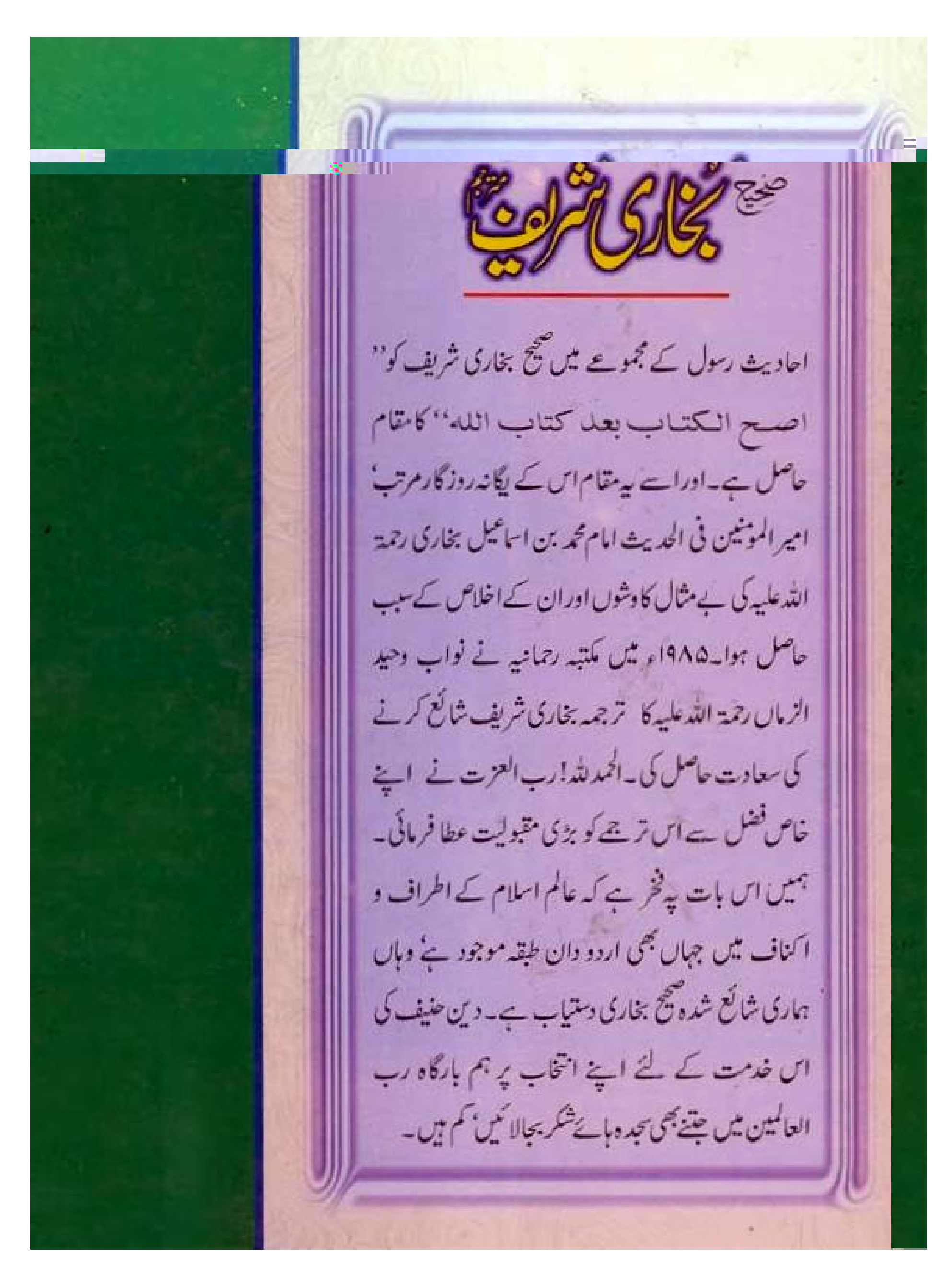
۱۶۳۵- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالٰی نے یہ آیت اتاری -

٦٠٢- باب قوله ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾

باب ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ کی تفسیر

١٦٣٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ح. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ ﴿فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾.

۱۶۳۶- ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے عباد بن راشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا میری ایک بہن تھی اس کو (اس کے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا - (دوسری سند) اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری سے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے بیان کیا (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے کہ معقل بن یسار کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دی اور عدت گزرنے تک اس کو چھوڑ دیا - (رجعت نہیں کی) جب عدت گزر گئی (طلاق بائن ہو گیا) تو پھر اس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا (گو عورت چاہتی تھی) اس وقت اللہ تعالٰی نے یہ آیت اتاری ﴿فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ -



http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari3.pdf
http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari2.pdf
http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari1.pdf

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٌ ـ

١٦٤٠ ـ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال سمعت ابن أبي مليكة يقول قال ابن عباس حتى إذا استيأس الرسل وظنوا أنهم قد كذبوا خفيفة ذهب بها هناك وتلا حتى يقول الرسول والذين آمنوا معه متى نصر الله ألا إن نصر الله قريب فلقيت عروة بن الزبير فذكرت له ذلك فقال قالت عائشة معاذ الله والله ما وعد الله رسوله من شيء قط إلا علم أنه كائن قبل أن يموت ولكن لم يزل البلاء بالرسل حتى خافوا أن يكون من معهم يكذبونهم فكانت تقرؤها وظنوا أنهم قد كذبوا مثقلة ـ

باب ٥٩٧ قوله نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الآية ـ

١٦٤١ ـ حدثنا إسحاق أخبرنا النضر بن شميل أخبرنا ابن عون عن نافع قال كان ابن عمر إذا قرأ القرآن لم يتكلم حتى يفرغ منه فأخذت عليه يوما فقرأ سورة البقرة حتى انتهى إلى مكان قال تدري فيما أنزلت قلت لا قال أنزلت في كذا وكذا ثم مضى وعن عبد الصمد حدثني أبي حدثني أيوب عن نافع عن ابن عمر فأتوا حرثكم أنى شئتم قال يأتيها في ـ رواه محمد بن يحيى بن سعيد عن أبيه عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ـ

١٦٤٢ ـ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن ابن المنكدر سمعت جابرا قال كانت اليهود

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی افتاد نہیں پڑی کہ ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت :۔ یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ یہ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اسوقت ہماری مدد آئی (سورۂ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت : حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ کی تلاوت فرمائی ۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے ۔ جب ایک روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے ؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے ۔ عبدالصمد ان کے والد ، ایوب ، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت : " تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو " اسی بارے میں نازل ہوئی ہے (رجماع کے متعلق) ۔ محمد بن یحییٰ بن سعید ، یحییٰ بن سعید ، عبید اللہ ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے ۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

کتاب حدیث صحیح بخاری کی غلطی

Sahih Bukhari is Silent (Dash) about Sex Matters: Arabic Urdu English

مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اعلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے۔

Urdu Translator Does Tahrif Of Hadiths When He Finds The Text Uncomfortable

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب تفاسیر کا بیان

باب اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔

حدیث نمبر 4177

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1646 حدیث موف مکررات 11 علیہ 5

اسحق، نضر، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اعلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے یہی حدیث یحیی، قطان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

The underlined part in Urdu is not a part of Arabic Hadith, an example of tampering of facts.

مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اعلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے

Prophetic Commentary on the Qur'an (Tafseer of the Prophet

(pbuh))

Bukhari :: Book 6 :: Volume 60 :: Hadith 50

Narrated Nafi':

*Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed? " I replied, "No." He said, "It was revealed in such-and-such connection." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:--"So go to your tilth when or how you will" Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife **in . ."** (**Dash, Dash, Dash**.)*

Pakistani Edition of Printed Sahih Bukhari Allows Anal Sex

فاتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے

See the two different versions of translation of the same narration.

Urdu Translation by Ahle Hadith Scholar Waheed-uz-Zaman

باب نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم ..... کی تفسیر
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمرؓ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔ ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے، نساءکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے، یہ آیت کس باب میں اتری۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں۔ پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ فاتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

Holy Quran, Sura 2, Al-Baqara, Verse: 223

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّكُم مُّلاَقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

Al-Bukhari: Prophetic Commentary on the Qur'an

100 — قرآن پاک کی تفسیر

٣٩- باب قوله تعالى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ﴾ الآيَةَ.

باب آیت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم الخ کی تفسیر یعنی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح سے چاہو اور اپنے حق میں آخرت کے لیے کچھ نیکیاں کرتے رہو۔"

٤٥٢٧- وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[راجع: ٤٥٢٦]

(۴۵۲۷) اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آیت "سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو۔" کے بارے میں فرمایا کہ (پیچھے سے بھی) آسکتا ہے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید بن قطان نے بھی اپنے والد سے، انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg

http://en.wikipedia.org/wiki/File:Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg

Anal Sex Or Intercourse And Islam (www.noorclinic.com)-وطی فی الدبر

وطی فی الدبر (ڈاکٹر سید مبین اختر)

(Anal Sex or Anal intercourse)

حدیث الکتاب الفیر (۱۸۵ علامہ وحیدالزماں) اللہ تعالی کے اس قول نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ۔کی تفسیر ہم سے اسحاق بن راھویہ نے بیان کی ۔کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی۔کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے ۔انہوں نے نافع سے ۔انہوں نے کہا۔ابن عمرؓ جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے ۔تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے ۔ایک دن میں ان کے پاس گیا، وہ قرآن شریف میں سے سورۃ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے،نساؤکم حرث لکم ؛تو مجھ سے کہنے لگے،تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اُتری؟ میں نے کہا۔نہیں ؛ابن عمرؓ نے کہا،فلاں فلاں باب میں، پھر تلاوت کرنے لگے۔عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہ میرے والد نے بیان کیا۔کہا مجھ سے ایوب نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا، اس آیت سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے دُبر یعنی مقعد (Anus) میں کرے، اس حدیث کو محمد بن یحیٰی بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے، انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا۔

اس روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس باب میں اتری ۔اسحاق بن راھوکی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ عورتوں سے دُبر یعنی مقعد (Anus) میں جماع کرنے کے باب میں اتری۔ابن عمرؓ سے اس کی اباحت منقول ہے ۔اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور شافعی رحمتہ اللہ علیہ بھی پہلے اس کے قائل تھے۔حاکم نے کہا کہ جدید قول شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ حرام ہے۔حافظ نے کہا کہ بہت سی حدیثیں اس کے منع میں وارد ہیں۔حاکم نے مناقب شافعی رحمتہ اللہ علیہ میں نقل کیا ہے کہ امام شافعی اور امام محمد میں وطی فی الدبر (Anal intercourse) کے باب میں بحث ہوئی۔

امام محمد نے کہا :حُرث تو فرج ہے۔دُبر (مقعد) حرث یعنی کھیتی نہیں ہے۔شافعی نے کہا: پھر اگر کوئی ران میں یا پنڈلیوں میں جماع کرے تو اس کو حرام کہنا چاہیے، امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔لفظ دُبر میں امام بخاری نے چھوڑ دیا۔اس کو ابن جریر نے موصول کیا ہے، اس میں صرف مذکور ہے۔یا تیہا فی الدبر۔اس کو طبرانی نے

وصل کیا۔اس میں صاف یوں ہے کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اتری۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے کہا میں نے جابر سے سنا۔وہ کہتے تھے،''یہودیوں کا یہ خیال تھا۔کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔نساؤکم حرث لکم فاتو احرا تکم انی شئتم''یعنی کیف شئتم(آیت کریمہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۳ پارہ دوم)

یعنی جس طرح چاہو۔لٹا کر، بٹھا کر، کھڑا کر کے مگر ہر حالت میں دخول فرج (Vagina) میں ہونا چاہیے، نہ کہ دبر میں۔اکثر علماء نے اس آیت کے یہی معنی رکھے ہیں۔بعضوں نے کہا۔انی این کے معنوں میں ہے۔یعنی جہاں چاہو۔قبل یا دبر میں اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے۔لیکن یہ قول مرجوح ہے۔مارزی نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔جو وطی فی الدبر کو درست کہتا ہے وہ انی کو این کو معنوں میں لیتا ہے۔جو حرام کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے دور میں اتری تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ آگے سے جماع کرو، یا پیچھے سے، مگر ہر حال میں جماع فرج میں ہونا چاہیے۔حافظ نے کہا، عموم لفظ کا اعتبار ہوا کرتا ہے، نہ خصوص کا۔تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلے گا۔مگر بہت سی حدیثیں اس کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ان سے آیت کا مفہوم خاص ہوسکتا ہے۔ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری، ذہلی، بزار، نسائی اور ابوعلی نیشاپوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔میں کہتا ہوں اس حدیث کے کئی طریق ہیں، اور سب طریق ملا کر وہ حجت لینے کے لائق ہوجاتی ہے۔جیسے خزیمہ بن ثابت کی حدیث اس کو امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا۔ابن حبان نے اس کو صحیح کہا، اسی طرح ابو ہریرہؓ کی حدیث اس کو ترمذی اور امام احمد نے نکالا۔ابن حبان نے اس کو بھی صحیح کہا اور ترمذی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو مرد یا عورت سے دبر میں جماع کرے۔''

(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر۔پارہ ۱۸۵۔حضرت علامہ وحید الزماں)

(کتاب: نوجوانوں کے خصوصی مسائل صفحہ: 90 مصنف: ڈاکٹر سید مبین اختر)

Anal Sex - 2 www.noorclinic.com

www.noorclinic.com

See What Bukhari Does

Abdullah Ibne Umar was reciting the Qur'an. When he reached verse 2:223, he asked Naaf'e whether he knew the application of this verse. Then he went on to explain: "Your women are your tilths therefore go to your tilths, as you please. If you wish, go into her . . . . . . (Bukhari 2:729).

It is astounding that even the original Arabic text leaves a blank space here.

Ref: Islam: The True History and False Beliefs by Shabbir Ahmed, M. D.

Ibn Hajar said in Fath al Baari

AlBukhaari narrated from Naafi' from Ibn Umar (may Allaah be pleased with him): "so go to your tilth when or how you will"; he said: "He approach her from …"

Ibn Hajar Said In Fath AlBaari (8/189): He May Approach Her in Her Back Passage

***This is how it appears in all the texts. It does not mention what comes after the word "from**". End quote.*

*And he quoted what is mentioned in some reports elsewhere than in Saheeh alBukhaari, that Ibn 'Umar said: **He may approach her in her back passage**, that is, Anal Sex.*

http://www.google.com.pk/url?sa=t&source=web&cd=1&ved=0CBMQFjAA&url=http%3A%2F%2Fen.wikipedia.org%2Fwiki%2FFile%3AInterpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg&rct=j&q=Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg&ei=MlqfTIa3AZGEvAOkvqCoAw&usg=AFQjCNHD6CzUMZIpYXrzWfbbzoxyksB5BA&cad=rja

http://www.scribd.com/doc/25487330/Analysis-of-Sahih-Bukhari-Narration-on-Anal-Sex-Permissibility

http://www.scribd.com/doc/10158965/Anal-Sex-Is-Allowed-by-Sahih-Bukhari-Narration-Prohibited-by-Others-in-Islam

Difference between "Intercourse in Vagina from Anal Side" & "Intercourse in Anus"

جماع (وطی من دبر فی قبل) اور (وطی فی دبر) فرق میں

Intercourse From Anal Side Into Vagina جماع (وطی من دبر فی قبل)

Intercourse In Anus جماع (وطی فی دبر)

Jama Fi Dubar, Wati Fi Dubar

جماع فی دبر وطی فی دبر

وطی من دبر فی قبل

الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا

وطی فی دبر

قَالَ يَأْتِيهَا فِي ......***dash,dash,dash***...... (بخاری شریف)

قَالَ يَأْتِيهَا فِي دبر **No dash** (امام طبری)

"یہاں سے اُن لوگوں کو غلطی لگی جنہوں نے ائمہ اور اَسلاف سے اس کی اِباحت اور جواز کو نقل کیا ہے، حالانکہ اسلاف اور ائمہ نے اس بات کو جائز مانا ہے کہ دُبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا جائے، نہ کہ دُبر کی طرف سے دُبر میں۔ سننے والے کو مِنْ [یعنی: سے] اور فِيْ [یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ [سے] کو فِيْ [میں] بنانے لگا، جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

حدیث نمبر 3435

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 1041　　حدیث موقوف　　مکررات 11　　علیہ 5

قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابو بکر، سفیان ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے اگلے مقام میں وطی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت مبارکہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ۔

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3363

Jabir (Allah be pleased with him) declared that the Jews used to say: When a man has intercourse with his wife through the vagina but being on her back. the child will have squint, so the verse came down:" Your wives are your tilth; go then unto your tilth as you may desire" (ii. 223)

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

حدیث نمبر 3436

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 1042　　حدیث موقوف　　مکررات 11　　علیہ 5

محمد بن رمح، لیث، ابن ہاد، ابن حازم، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب عورت سے اس کے پیچھے کی جانب سے اس کے اگلے حصہ میں وطی کی جائے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ) نازل کی گئی۔

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3364

Jabir (b. Abdullah) (Allah be pleased with him) reported that the Jews used to say that when one comes to one's wife through the vagina, but being on her back, and she becomes pregnant, the child has a squint. So the verse came down:" Your wives are your ti'lth; go then unto your tilth, as you may desire."

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

حدیث نمبر 3437

وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 1042 حدیث موقوف مکررات 11 علیہ 5

قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبدالوارث بن عبدالصمد، ایوب، محمد بن مثنی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن مثنی، عبدالرحمن، سفیان، عبیداللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ ابو معن، وہب ابن جریر، نعمان بن راشد، سلیمان بن معبد، معلی بن اسد، عبدالعزیز، ابن مختار، سہیل بن ابی صالح مختلف اسناد سے وہی حدیث مروی ہے زہری کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شوہر اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے اور اگر چاہے تو سیدھا لٹا کر صحبت کرے مگر جماع ایک سوارخ میں کرے یعنی آگے والے حصہ میں

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3365

This hadith has been reported on the authority of Jabir through another chain of transmitters, but in the hadith transmitted on the authority of Zuhri there is an addition (of these words):" If he likes he may (have intercourse) being on the back or in front of her, but it should be through one opening (vagina)."

زہری کی حدیث میں یہ اضا ہے کہ ہر اگر ہے تو اپنی بیوی کو او ھا کر جماع کرے اور اگر ہے تو سیدھا کر صحبت کرے مگر جماع ایک سوار میں کرے یعنی آگے وا حصہ میں۔

Jama Fi Dubar, Wati Fi Dubar

بَاب جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ کہ دبر میں

٣٥٣٥- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

٣٥٣٥- جابرؓ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے کہ ایک چیز کو دو دو دیکھتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنویں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگے نہ کہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

٣٥٣٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

٣٥٣٦- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٣٥٣٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

٣٥٣٧- جابر سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قبل میں۔

بَاب تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے

٣٥٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

٣٥٣٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

(٣٥٣٧) ☆ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر۔ اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

(٣٥٣٨) ☆ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر تو

کسی نے کہا بخاری میں یہ روایت قول رسول نہیں ہے بلکہ صحابی کا بیان ہے۔

ساری ہی احادیث پہلے قول راوی پھر قول صحابی پھر قول رسول ہیں ۔

اگر صحابی کا قول غلط اور ناقابل اعتبار ہے تو پھر صحابی کا بیان کردہ قول رسول کیسے قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟

اب کس صحابی کی بات مانیں؟

اگر بخاری میں بیان کردہ حدیث قول رسول نہیں تو مسلم میں بھی قول رسول والی حدیث نہیں ہے۔

اب پہلی دو کتابیں (بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ اور مسلم) تو اس مسئلے پر فارغ ہیں۔

اب اور کتنی کتابیں پڑھیں ؟

اسلام کی جنسی تعلیم کے لیے کم سے کم کتنی کتابوں کی ضرورت ہے ؟

How many Books are required for Sexual Education in Islam?

مسکررات ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾

بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 1646 حدیث مو ف مکررات 11 علیہ 5

کتاب بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1646 مکررات 1 ریکارڈ 1/11 ریکاڈنمبر 1121646

ا ق، ،عبداللہ بن عون،نافع،مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی وت کے در ن کسی سے بات نہ کرتے ایک دن میں ان کے پاس گیاتو وہ سورہ ہ رہے جب اس آیت پر ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾2۔ا ة:223) تو فرمایاتم کو معلوم ہے کہ یہ آیت وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کاا رکیا،تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور وت میں وف ہو گئے (دوسری سند) عبدا ،عبدالوارث،ایوب،نافع سے،وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾2۔ ا ة:223) سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے لوگ ا م کرتے اس آیت سے اس سے روکا گیا ہے حدیث یحیی، ن، اللہ،نافع،ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

بخاری:جلد دوم:حدیث نمبر 1647 حدیث مو ف مکررات 11 علیہ 5

کتاب بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1647 مکررات 7 ریکارڈ 2/11 ریکاڈنمبر 1121647

ابو ! ، ن،ابن ر،حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا یہ ہ کہ جو آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے جماع کرتا ہے اس کی اولاد احول یعنی # پیدا ہوتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر یہود کے اس ہ اور خیال کو " قرار دیا اور فرمایا جس طرح ہو جماع کر ہو۔

$$$

مسلم:جلد دوم:حدیث نمبر 1041 حدیث مو ف مکررات 11 علیہ 5

کتاب مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1041 مکررات 7 ریکارڈ 3/11 ریکاڈنمبر 1221041

بن سعید،ابو بکر بن ابی شیبہ،عمرونا ،ابو بکر، ن ابن ر،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے ا & %م میں وطی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہو تو آیت مبارکہ (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) 2۔ ا ة:223) ری بیویاں ری) ں ہیں پس تم اپنی کو ' ہو آؤ۔

$$$

مسلم:جلد دوم:حدیث نمبر 1042 حدیث مو ف مکررات 11 علیہ 5

کتاب مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1042 مکررات 7 ریکارڈ 4/11 ریکاڈنمبر 1221042

محمد بن ر+، * ،ابن ہاد،ابن حازم،محمد بن ر،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب عورت (س کے پیچھے کی

جا , سے اس کے ا & حصہ میں وطی کی جائے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہو تو آیت (نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ) 2۔ا ۃ:223) نازل کی گئی۔

$$$

مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 1043 حدیث مرفوع مکررات 11 علیہ 5

کتاب مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1043 مکررات 7 ریکارڈ 11/5 ریکاڈ نمبر 1221043

بن سعید، ابو عوانہ، عبد الوارث بن عبدا ، ایوب، محمد بن - ، وہب بن جریر، . ، محمد بن - ، عبد الرحمن، ن، اللہ بن سعید، ہارون بن عبد اللہ ابو 2 ، وہب ابن جریر، 1 ن بن را 0، ن بن / ، معلی بن اسد، عبدا ، ابن ر، بن ابی اسناد سے و حدیث مروی ہے زہری کی حدیث میں یہ اضا ہے کہ ہر اگر ہے تو اپنی بیوی کو او ھا کر جماع کرے اور اگر ہے تو سیدھا کر صحبت کرے مگر جماع ایک سوار میں کرے یعنی آگے وا حصہ میں

$$$

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 396 حدیث مو ف مکررات 11

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 396 مکررات 7 ریکارڈ 11/6 ریکاڈ نمبر 1320396

ابن 3ر، عبد الرحمن، ن، محمد بن ر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر سے سنا کہ یہودی کہا کرتے کہ اگر آدمی پیچھے کے ر جماع کرتا ہے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے (تو اس کی تردید میں) اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تمھاری) ں ہیں پس اپنی 4 ں میں جس طرف ہو آؤ

$$$

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 397 حدیث مرفوع مکررات 11

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 397 مکررات 1 ریکارڈ 11/7 ریکاڈ نمبر 1320397

عبدا ، بن یحیی، محمد، ابن سلمہ، محمد بن ا ق، ابان بن ، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ اللہ تعالی ابن عمر رضی اللہ تعالی 5 کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے 6 میں) وہم ہوا ہے ا قصہ یہ ہے کہ انصاری کا ایک بت پر 7 یہودیوں کے ساتھ ر ; یہودی اہل کتاب اور انصاری 7 وا ان کو علم میں ا سے زیادہ جان کرا : معا9ت میں ان کی 8 وی کرتے اہل کتاب (یہود) کا طر > کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک = پر جماع کرتے (یعنی ? @کر) اور یہ حالت عورت کے لیے زیادہ A کی ہوتی ہے پس انصار کا یہ 7 اس بات میں بھی یہود کی 8 وی کرتا اور 7 قر C کے لوگ اپنی بیویوں کو طرح طرح سے بر B کرتے اور طریقوں سے جماع کی تE تے D آگے سے D پیچھے سے اور D ? @کر جب مہاجرین (قر C کے لوگ) مد F میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور ا طر > کے اس سے جماع کرنا ہا تو اس نے انکار کر دیا اور بولی کہ رے ہاں صرف ایک طر > پر جماع کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طر > پر کر یا H سے G ا رکر ۔ یہاں تک کہ ان کا معا بہت گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک J گیا I اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ) 2۔

ا ة:223) یعنی تمھاری بیویاں تمھاری ہیں پس اپنی میں جس طرف سے ہو آؤ یعنی سا پیچھے سے ? کریعنی(د ل اسی%م میں کرو) جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے (اور وہ فرج ہے نہ کہ دبر)

$$

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 892 حدیث مو ف مکررات 11

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 894 مکررات 1 ریکارڈ 10/11 ریکاڈ نمبر 1520894

عبد بن P ، حسن بن موسی، O ب بن عبد اللہ N ، M بن ابی L ة، سعید بن K ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی Q سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا طرح۔ عرض کیا۔ میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خامو رہے یہ آیت نازل ہوئی "نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ" 2۔

ا ة:223)(یعنی جس طرف سے ہو (قبل میں) صحبت کرو ا R پاخانے کی اور حیض سے ا S ب کرو) یہ حدیث ہے۔ O ب وہ عبد اللہ N ی کے U ہیں اور یہ O ب T ہیں۔

$$

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 82 حدیث مو ف مکررات 11

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 82 مکررات 7 ریکارڈ 11/11 ریکاڈ نمبر 1620082

W بن ابی W ، V بن حسن، ن، محمد بن ر، حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی کہا کرتے کہ جو شخص عورت کی آگے کی راہ میں پیچھے کی جا , سے صحبت کرے تو بچہ بھینگا ہو اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ری عورتیں) ں ہیں رے X ۔ سو اپنی 4 ں میں جس طرح ہو آؤ۔

$$

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 892 حدیث مو ف مکررات 11

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ Y

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 892 حدیث مو ف مکررات 11

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 892 مکررات 7 ریکارڈ 8/11 ریکاڈ نمبر 1520892

ابن ابی عمر، ن، حضرت ابن رکہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہودی کہا کرتے کہ جو شخص اپنی بیوی سے Z طرف سے اس طرح صحبت کرے کہ د ل قبل (یعنی آلہ \ ] کا د ل) ا & حصہ میں ہو تو ا [بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا

حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ" 2۔ا ة:223) ری عورتیں ری) ں ہیں ^ اپنی میں جہاں سے ہو دا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 893 حدیث مرفوع مکررات 11

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي a بِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ يَعْنِي b مًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ Y وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ d بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوَى فِي c مٍ وَاحِدٍ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 893 حدیث مرفوع مکررات 11

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 893 مکررات 1 ریکارڈ 11/9 ریکاڈ نمبر 1520893

محمد بن 3 ر، عبدالرحمن بن مہدی، ن، ابن f ، ابن ساe، فصۃ بن عبدالرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی 5 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) 2۔ا ة:223) کی نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک سورا (میں دا کرنا) ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن f کا نام عبداللہ بن ن بن f ہے اور ابن ساe وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن ساe g h ہیں اور i وہ عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق کی j ہیں۔ روایات میں فی سمام واحد کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

مــــرفوع حــدیــث کی تعــریفـــــ

سبق2: "مَرâُع" حدیث

مرفوع حدیث کی تعریف

l ی ا k رسے "مرفوع"، رفع کا ا p ل ہے جس کا معنی ہے o ہونا۔ حدیث کو یہ نام د n کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی s اس r کی طرف ہے q کا درجہ o ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔ ا u v w م میں ا t حدیث کو مرفوع کہا جاتا ہے جس کی s رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کی گئی ہو۔ اس حدیث میں آپ کا ار د، ، y یا x یر (یعنی خاموشی کے ذر z کسی کام کی اجازت د n) کو بیان کیا گیا ہوتا ہے۔

مرفوع حدیث کی تعریف کی وضاحت

مرفوع ا t حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ل، ، y یا x یر (یعنی خامو رہ کر اجازت د n) کی s رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کی گئی ہو۔ یہ s کسی صحابی نے بیان کی ہو یا کسی اور نے، اس سے کوئی فرق نہیں تا۔ حدیث کی سند اہ متصل ہو یا | ، وہ مرفوع } ئے ۔ اس تعریف کے ا k رسے مرفوع میں موصول، مر] ، متصل، | ہر قسم کی روایت ہو جاتی ہے۔ یہ تعریف مشہور ہے اس ~ میں د { نقطہ ہائے بھی موجود ہیں۔

مرفوع حدیث کی ا م

تعریف کے ا k رسے مرفوع حدیث کی را م ہیں:

مرفوع لی: جس میں کسی ل کی s رصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کی گئی ہو۔

مرفوع فعلی: جس میں کسی یا کی s رصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کی گئی ہو۔

مرفوع x یری: جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ کوئی کام رصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سا کیا گیا تو آپ نے اس سے روکا نہیں۔ اس سے اس کام کا جائز ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے۔

مرفوع و : جس میں کسی y کی s رصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کی گئی ہو۔

مرفوع حدیث کی لیں

مرفوع لی کی ل یہ ہے کہ صحابی یا کوئی اور یہ بیان کرے، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔۔۔"

مرفوع فعلی کی ل یہ ہے کہ صحابی یا کوئی اور یہ بیان کرے، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس طرح سے یہ کام کیا۔۔۔۔"

مرفوع x یری کی ل یہ ہے کہ صحابی یا کوئی اور یہ بیان کرے، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی موجود میں ا کیا گیا۔۔۔۔"۔ یہ بات روایت نہ کی گئی ہو کہ آپ نے اس کام کو د کر اس سے منع فرمایا۔

مرفوع و کی ل یہ ہے کہ صحابی یا کوئی اور یہ بیان کرے، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم لوگوں میں سے ہ اخلاق کے حا ۔"

http://www.mubashirnazir.org/ER/Hadith/L0004-0502-Hadith.htm

موقوف حدیث کی تعریف

سبق3: "مَو ف" حدیث

مو ف حدیث کی تعریف

l ی ا k رسے ‪‬مو ف‪‬، و کا ا p ل ہے یعنی ی ہوئی چیز۔ ا u v w م میں یہ اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سند صحابی پر J کر رک جائے اور اس کے د { ہائے اسناد نہ پائے جاتے ہوں۔ یہ وہ حدیث ہوتی ہے جس میں کسی ل، یا x یر کی s صحابی سے کی گئی ہو۔

مو ف حدیث کی تعریف کی وضاحت

مو ف حدیث وہ ہوتی ہے جس کا سند صحابی پر J کر ہو جاتا ہے اور اسے ایک یا ایک سے زا صحابہ سے منسوب کیا گیا ہوتا ہے۔ سند اہ متصل ہو یا | ، یہ حدیث مو ف } تی ہے۔

مو ف حدیث کی لیں

مو ف لی کی ل بخاری کی یہ روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "لوگوں سے و حدیث بیان کرو تم جانتے ہو۔ کیا تم اللہ اور اس کے رسول سے جھو منسوب کرو گے؟"

مو ف فعلی کی ل امام بخاری کا یہ ل ہے، "سیدنا ابن عباس رضی اللہ Q نے تیمم کی حالت میں ز کی امامت فرمائی۔" (ا ري- کتاب التیمم- ج-1 82)

مو ف x یری کی ل تا کا یہ ل ہے، "ایک صحابی کے سا یہ کام کیا گیا انہوں نے اس سے منع نہیں فرمایا۔"

"مو ف" کا د { ا ل

‪‬مو ف‪‬ کو ا t حدیث کے بارے میں ا ل کیا جاتا ہے جس کا سند صحابی کے علاوہ کسی اور پر جا کر رک گیا ہو۔ ا t صورت میں واضح ر پر نام لیا جاتا ہے۔ اس کی ل یہ ہے کہ کہا جائے، "یہ حدیث ابن ب زہری پر مو ف ہے یا ا اسانی پر مو ف ہے۔"

اسان کے نزدیک "مو ف" کی تعریف

(قرون و میں) اسان کے ر وا کے نزدیک مرفوع حدیث کو "خبر" اور مو ف حدیث کو "اثر" کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو "اثر" کہتے ہیں نکہ یہ "اثرت ا " سے ما ذ ہے جس کا معنی ہے روایت یا نقل کرنا۔

مرفوع قرار دی جانے والی مو ف احادیث سے احکام

او ت ا ہری الفاظ یا میں کوئی حدیث مو ف ہوتی ہے اس میں ے غور و سے ا ازہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث درا مرفوع ہے۔ اس حدیث کو "مرفوع i " کا نام دیا گیا ہے نکہ یہ حدیث ¢ ہر مو ف در مرفوع ہوتی ہے۔ اس کی یہ صورتیں ہیں:

صحابی کوئی ا t بات § جس میں ا د کرنے کی ¦ ¥ نہ ہو، نہ وہ بات کسی کی ¤ £ سے ہو اور نہ وہ صحابی اہل کتاب

سے روایت کرنے کے بارے میں مشہور ہوں تو وہ حدیث مرفوع ہوتی ہے۔

- ماضی کے واﹶ ت ' کا» ت کی a کی ا©او ہ سے حدیث۔
- ° کے امور سے خبریں ' ¯ ، ® اور قیامت کی علا - ۔
- کسی ± کام کو کرنے پر ´ اب یا ³ اب کی ² ' یہ کہا جائے، "اگر یہ کام کرو گے تو اس کا یہ اجر ۔"
- صحابی کوئی ا کام کر رہا ہو جس میں ا د کرنے کی کوئی ¦ ¥ نہ ہو µ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سورج گرہن کی ز میں ہر ر ¶ میں دو سے زیادہ رکوع کئے۔

صحابی یہ بیان کریں کہ ہم اس طرح کرتے یا یہ کہا کرتے یا اس میں ہمیں کوئی حرج · س نہیں ہوتا ۔

- اگر صحابہ کے اس ل و کا ¸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانے سے ہو تو نقطہ یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔ µ کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانے میں ل کیا کرتے ۔" (ا ري ومسلم)
- اگر صحابہ کے ل و کا ¸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانے سے ¹ نہ کیا گیا ہو تو اہل علم کی ا : یت کے نزدیک یہ حدیث مو ف ہے۔ µ کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ار د ہے، "جب ہم o ی کی طرف جاتے تو اللہ ا کہا کرتے اور جب º اترتے تو « ن اللہ کہا کرتے ۔" (ا ري)

اگر صحابی یہ § ، "ہمیں اس کام کا حکم دیا گیا یا اس کام سے منع کیا گیا" تو یہ بھی مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ اس کی ل یہ ہے:

- صحابہ کا یہ ار د ' "سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے ¼ت دو دو بار کہنے اور ا مت کے ¼ت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔" (ا ري ومسلم)
- سیدہ ام ½ رضی اللہ 5 فرماتی ہیں، "ہمیں ¬ زے کے پیچھے ¾ سے روک دیا گیا اور اسے رے سا نہ روکا جاتا۔" (ا ري ومسلم)
- ابو À بہ سیدنا ا Á رضی اللہ عنہ سے منسوب کرتے ہیں، "یہ Ã ہے کہ اگر کوئی دی 0 ہ شخص کسی Â اری Ä کی سے دی کرے تو اس کے ہاں دی کے فوراً بعد سات دن Å ارے۔" (ا ري ومسلم)

حدیث کا راوی، حدیث بیان کرتے ہوئے صحابی کے نام کے ساتھ ± الفاظ بو تو یہ حدیث مرفوع ہوتی ہے۔ یہ ± الفاظ ر ہیں: یر Æ (اسے o کیا گیا ہے)، ینمیہ (اسے ھایا گیا ہے)، یبلغ بہ (اسے یا گیا ہے) اور رواۃ (اسے روایت کیا گیا ہے)۔ اس کی ل اعرج کی حدیث ہے جو وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رواۃ بیان کرتے ہیں۔ "ہم لوگ ا t م سے Ë کریں گے q کی آ Ê ÉÈ ہوں ۔" (Ì Í یہاں تاتاری مراد ہیں۔) (ا ري)

صحابی کسی حدیث کو قرآن Î کی کسی آیت کے ن نزول سے بیان کر رہا ہو تو وہ حدیث بھی مرفوع ہوتی ہے۔ اس کی ل سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ل ہے، "یہودی یہ کہا کرتے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی شر Ï ہ (ÐÑÒÓÔ¨) میں اس کی Z جا , سے جنسی کرے تو اس کی اولاد # ہوتی ہے۔ اس (" Õ کو دور کرنے کے X) اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ری ا رے X کھیت کی

ماØہیں سو جس طر × سے ہوان سے ازدوا Ö ت 1 کرو۔" (مسلم)

: ان احادیث میں نکات ¤ £ ہیں:

اہل کتاب سے روایت نہ کرنے کی شر اس وجہ سے لگائی گئی ہے کہ ماضی یا ° کے وا¬ ت کو کوئی صحابی یہود و نصاری کے Ù سے Û کر بھی بیان کر ہیں۔ اگر وہ ا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہ بات لازلًا رصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے ہو نکہ ان کے علم کا اس کے علاوہ اور کوئی ذر Üنہ ۔

ل Þ ß à کا ایک رتی طر > ہے۔ ازدوا Ö ت میں جب مرد ا مادہ خاتون کے Ý سے باہر خارج کرے تو اسے ل کہا جاتا ہے۔ á رسالت میں لوگ اس طر × سے Þ ß à کیا کرتے ۔

ا کو نٖ زے کے پیچھے جانے سے رو ç کا æ یہ ہے کہ ا نٖ زوں پر ا : å ی کا ä ہرہ کرتے ہوئے ã ڈا â ہیں۔

Â اری Äکی کے پاس سات دن Åارنے سے حدیث میں ی é کی بات ہے کہ Â اری Äکی کو è خاو اور ê è میں اì ë ہونے کے X وقت درکار ہوتا ہے اس وجہ سے خاو کو اس کے پاس کم از کم سات دن Åارنے کا حکم دیا گیا ہے۔

Z جا , سے جنسی کرنے سے مراد یہ ہے کہ خاو ï î آے و ہ کے اí میں %م پر جنسی کرے نہ کہ ی کرنے لگے۔ د { احادیث میں واضح رپر ی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

کیا مو ف حدیث سے اð لال کیا جا سکتا ہے؟

µ کہ ہم جانتے ہیں کہ مو ف حدیث ، حسن، ضعیف بھی ہو سکتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مو ف حدیث اگر ‖ کے در ñ کی ہو تو کیا اس سے د ó امور میں اð لال کرتے ہوئے نتاõاò ô جا ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اپنی ا میں تو مو ف حدیث سے د ó احکام اò نہیں کئے جا نکہ یہ صحابہ کرام کے ا ال وا ل پر ö ہے (اور د ó حکم ثابت ہونے کے X اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے ہونا ضروری ہے۔)

µ کہ مر] کی ù میں ہم بیان کر ø ہیں کہ اگر مو ف حدیث ثابت ہو جائے تو اس کی مدد سے ضعیف حدیث، ÷ ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ ہر حال میں Ã کی 8 وی کرتے ۔ یہ اس صورت میں ہے اگر مو ف حدیث، مرفوع ¡ نہ ہو۔ اگر وہ مرفوع ¡ ہو تو یہ مرفوع حدیث کی طرح ú ہے۔

http://www.mubashirnazir.org/ER/Hadith/L0004-0503-Hadith.htm

Entire Collection of Hadith Is Available In Over 100 Books

Question:

Assalam U Alaekum

I really appreciate your work.

Please, I want to know the all books of Hadith in which I can find all the Hadith available, from which other books might have been derived.

Yours sincerely,

Kazi Muhammad Umar

Hyderabad, Pakistan

Dear Brother

Wa alaikum us salaam wa Rahmatullah wa Barakatuhu

Many thanks for your kind comments. It will be great if you please introduce yourself.

Regarding your question, entire collection of Hadith is available in over 100 books. Fortunately, they are available now in soft format. See the following links:

For Word Format: http://www.almeshkat.net/books/index.php See the section "Al-Hadith wa Kutub us Sunnah"

For Scanned PDF Format: http://www.waqfeya.net . See the section "Al-Hadith us Sharif wa U'loomuhu"

This collection includes Sahih & Za'eef, all type of Hadith. If you manage to collect Sihah Sitta, Musnad Ahmed, Musannaf Ibn Abi Sheba & Tabrani, you can get almost 95% of Ahadith.

Remember in your prayers

wassalaam

Mubashir

Sep 2009

Assalam U Alaekum

I am a programmer and a 3d animator, I have been studying Hadith and its knowledge for several years (but not proffesional one) I have hundred of books of Hadith in soft format but what I am interested in is, knowing a number of handful of books in which I can get the whole Ahadith without leaving a single one.

I heard about you from a friend whose name is Atif, he told me that he contacted you via email and learned from your site the Ilmul Hadith.

Kazi Muhammad Umar

Dear Brother

Wa alaikum us salaam wa Rahmatullah

Nice to hear about you. It is very nice that you have a strong interest in religion along with your profession. Some scholars in the past tried to prepare a comprehensive collection of all available Ahadith. For example, Imam Jalal ud Din Sayouti prepared a collection جمع الجوامع. It is available at:

http://www.almeshkat.net/books/open.php?cat=8&book=2307

All of these efforts were one-man efforts because working in teams was not the style of that time. Now it is possible to make a comprehensive collection due to development in IT. You can see the software of www.turath.com and Maktaba Shamela at www.shamela.ws . They have tried to collect all available books in Hadith at one place.

Practically it was a difficult task in earlier centuries because the books other than Sihah Sitta were not commonly available. Now it is possible due to a huge amount of work done on the books other than Sihah Sitta.

I'll really appreciate if you please share your views, comments and questions on the Hadith course I've developed.

wassalaam

Mubashir

Sep 2009

http://www.mubashirnazir.org/QA/000100/Q0085-Hadith.htm

No Narratives on the Prohibition of Anal Sex In Sahih Bukhari, the Sahih Muslim and the Mu'atta Imaam Malik And Directives of the Shari`ah

"Keeping in view the condition of these narratives (as discussed in full article, given later), it should be quite obvious why I have not based my argument on these narratives. Though the referred narratives have been reported in some of the collections of hadith, yet I cannot call the contents of these narratives "**directives of the Shari`ah**". There are two reasons for this. Firstly because, as is pretty obvious from the discussion above that the **sanad** (chain of narrators) of these narratives is not reliable to qualify for ascription of the saying to the Prophet (pbuh). This weakness in **sanad** is actually a hinderance for me in ascribing something to the Prophet (pbuh) which has not reached us through reliable sources. Secondly, because in my opinion, the nature of **Khabr-e-wahid** (**hadith**) is such that it does not allow us to base the directives of **Shari`ah** on it alone. It seems that even if the Prophet (pbuh) had said something about the prohibition of anal sex, it should be placed as a natural prohibition (as I have done in my referred answer) rather than a prohibition of the **Shari`ah**. Prohibitions mentioned in **khabr-e-wahid** (**hadith**) are those that are either natural prohibitions or clear corollories of prohibitions mentioned in the Qur'an (**Shari`ah**). Unless a prohibition mentioned in a **khabr-e-wahid** (**hadith**) clearly relates to a natural prohibition or is clearly related to a prohibition mentioned in the Qur'an, the ascription of such **khabr-e-wahid** (**hadith**) to the Prophet (pbuh) becomes quite questionable.

In the referred case, although it is quite clear that prohibition of anal sex is a natural prohibition but the reason that I avoided quoting these narratives ascribed to the Prophet (pbuh) was that, in my opinion, the **sanad** of these narratives is not reliable enough to ascribe these to the Prophet (pbuh).

Moreover, we see that none of the three most accepted collections of the sayings ascribed to the Prophet (pbuh), that is the **Sahih Bukhari**, the **Sahih Muslim** and the **Mu'atta Imaam Malik** contain any of these narratives ascribed to the Prophet (pbuh). This fact obviously, creates serious doubts regarding the ascription of such narratives to the Prophet (pbuh).

I hope this helps. In case any aspect of my answer remains unclear, please feel free in writing back to me at your convenience".

Regards

The Learner

http://www.understanding-islam.com/rb/mb-061.htm

لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔

حدیث نمبر 3496

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

محمد بن بشار غندر شعبہ حکم حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے عمار اور حسن کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کریں تو عمار نے خطبہ پڑھ کر بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقینا حضرت عائشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی۔

Companions of the Prophet

Bukhari :: Book 5 :: Volume 57 :: Hadith 116

Narrated Abu Wail:

When 'Ali sent 'Ammar and Al-Hasan to (the people of) Kufa to urge them to fight, 'Ammar addressed them saying, "I know that she (i.e. 'Aisha) is the wife of the Prophet in this world and in the Hereafter (world to come), but Allah has put you to test, whether you will follow Him (i.e. Allah) or her."

Sahih Bukhari - 5

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ((أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ. تَقْدَمِيْنَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ. عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ)).

[طرفاه في : ٤٧٥٣، ٤٤٥٤].

عبدالمجید نے بیان کیا' ہم سے ابن عون نے بیان کیا' ان سے قاسم بن محمد نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لئے آئے اور عرض کیا' ام المومنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے پاس۔ (عالم برزخ میں ان سے ملاقات مراد تھی)

٣٧٧٢- حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حدّثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: ((لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْصِرَهُمْ، خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللهَ ابْتَلاَكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا)).

[طرفاه في : ٧١٠٠، ٧١٠١].

(٣٧٧٢) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے حکم نے اور انہوں نے ابووائل سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا تاکہ لوگوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا' مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی رضی اللہ عنہ کا اتباع کرتے ہو (جو برحق خلیفہ ہیں) یا عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

تشریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے بھڑکانے میں آ گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بات پر لڑنے کو مستعد ہو گئیں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں کو ایک ہو جانے دو' پھر اچھی طرح دریافت کر کے جس پر قتل ثابت ہو گا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ خدا کے حکم سے یہ آیت مراد ہے ﴿ وَ قَرْنَ فِي بُيُوْتِكُنَّ (الاحزاب: ٣٣) جو خاص آنحضرت ﷺ کی بیویوں کے لیے اتری ہے۔ یہاں تک ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی تھیں میں تو اونٹ پر سوار ہو کر حرکت کرنے والی نہیں جب تک آنحضرت ﷺ سے نہ مل جاؤں یعنی مرنے تک اپنے گھر میں رہوں گی۔ حافظ نے کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات مجتہد تھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں میں آپس کے اندر اتفاق کرا دینا ضروری ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص نہ لیا جاتا۔ (وحیدی)

٣٧٧٣- حدّثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلاَدَةً فَهَلَكَتْ. فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ. فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ. فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ،

(٣٧٧٣) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لے لیا تھا' اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آنحضرت ﷺ کی

Sahih Bukhari - 5

Ibn Umar Misunderstood (The Qur'anic Verse, So Come To Your Tilth However You Will)

٣٩٧ - حدثنا عبد العزيز بن يحيى أبو الأصبغ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحق عن أبان بن صالح عن مجاهد عن ابن عباس قال إن ابن عمر والله يغفر له أوهم إنما كان هذا الحي من الأنصار وهم أهل وثن مع هذا الحي من يهود وهم أهل كتاب وكانوا يرون لهم فضلا عليهم في العلم فكانوا يقتدون بكثير من فعلهم وكان من أمر أهل الكتاب أن لا يأتوا النساء إلا على حرف وذلك أستر ما تكون المرأة فكان هذا الحي من الأنصار قد أخذوا بذلك من فعلهم وكان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحا منكرا ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم امرأة من الأنصار فذهب يصنع بها ذلك فأنكرته عليه وقالت إنما كنا نؤتى على حرف فاصنع ذلك وإلا فاجتنبني حتى شري أمرهما فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم أي مقبلات ومدبرات ومستلقيات يعني بذلك موضع الولد۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ابن عمر کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہ انہیں وہم ہوا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بت پرست تھا۔ اُن کے ساتھ یہود کا قبیلہ تھا جو اہل کتاب تھے یہ علم کے باعث انہیں اپنے سے افضل جانتے اور کتنے ہی افعال میں ان کی پیروی کرتے۔ اہل کتاب کا ایک فعل یہ تھا کہ وہ عورتوں کے پاس ایک ہی طریقے سے جاتے تھے اور اس میں عورت کی پردہ پوشی ہے سو انصار کا وہ قبیلہ اس فعل میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا۔ جب کہ قبیلہ قریش والے عورت کو ننگی کر کے مختلف طریقوں کے ساتھ اُن سے لذت حاصل کرتے یعنی آگے سے، پیچھے سے اور چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو اُن میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق اُس کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو اُس نے اسکا برا منایا اور کہا کہ یہ کام ایک طریقے سے کرو، ورنہ مجھ سے جدا ہو جاؤ۔ دونوں کا معاملہ مشہور ہو گیا۔ پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا: عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ پس آؤ اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو۔ یعنی سامنے سے پیچھے سے یا چت لٹا کر لیکن یہ کام ہو پیدائش کی جگہ میں۔

باب ١٢٧ - في إتيان الحائض ومباشرتها۔

٣٩٨ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد أنا ثابت البناني عن أنس بن مالك أن اليهود كانت إذا حاضت منهم امرأة أخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله عز وجل يسئلونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض إلى آخر الآية فقال رسول الله صلى

حائضہ سے مباشرت کرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا ہے تو نہ اُسے ساتھ کھلاتے پلاتے اور نہ گھر میں اپنے ساتھ رہنے دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں فرما دو کہ وہ ناپاکی ہے، پس حیض میں عورتوں سے ایک طرف رہو" (۲: ۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُنہیں گھروں میں اپنے ساتھ رہنے دو، اور جماع کے علاوہ

SunanIbneDaudJ2.pdf

اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے سمجھنے میں) وہم ہوا ہے

کتاب حدیث سنن ابو داؤد

کتاب نکاح کا بیان

باب نکاح کے کا بیان

حدیث نمبر 2147

حَدَّثَنَا عَبْدُ ا ... يزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَا ... عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ ... هَذَا الْحَيِّ مِنْ ... وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

سنن ابو داؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 397 **حدیث مرفوع** مکررات 11

عبدا ، بن یحیی، محمد، ابن سلمہ، محمد بن اسحق، ابان بن ، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ **اللہ تعالی ابن عمر رضی اللہ تعالی 5 کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے 6 میں) وہم ہوا ہے** ا قصہ یہ ہے کہ انصاری کا ایک بت پر 7 یہودیوں کے ساتھ ر ; یہودی اہل کتاب اور انصاری 7 وا ان کو علم میں ا سے زیادہ جان کرا : معا9ت میں ان کی 8 وی کرتے اہل کتاب (یہود) کا طر > کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک = پر جماع کرتے (یعنی ?@کر) اور یہ حالت عورت کے لیے زیادہ A کی ہوتی ہے پس انصار کا یہ 7 اس بات میں بھی یہود کی 8 وی کرتا اور 7 قر C کے لوگ اپنی بیویوں کو طرح طرح سے بر B کرتے اور طریقوں سے جماع کی تE ت D آگے سے D پیچھے سے اور D ?@کر جب مہاجرین (قر C کے لوگ) مد F میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور ا طر > کے اس سے جماع کرنا ہا تو اس نے انکار کر دیا اور بولی کہ رے ہاں صرف ایک طر > پر جماع کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طر > پر کر یا H سے G ا رکر ۔ یہاں تک کہ ان کا معا بہت گیا اور رسول صلی للہ علیہ وآلہ وسلم تک J گیا I اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ یعنی تمھاری بیویاں تمھاری ہیں پس اپنی میں جس طرف سے ہو آؤ یعنی سا پیچھے سے ? کر یعنی (د ل اسی %م میں کرو) جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے (اور وہ فرج ہے نہ کہ دبر)

Marriage (Kitab Al-Nikah)

Dawud :: Book 11 : Hadith 2159

Narrated Abdullah Ibn Abbas:

Ibn Umar misunderstood (the Qur'anic verse, "So come to your tilth however you will")--may Allah forgive him. The fact is that this clan of the Ansar, who were idolaters, lived in the company of the Jews who were the people of the Book. They (the Ansar) accepted their superiority over themselves in respect of knowledge, and they followed most of their actions. The people of the Book (i.e. the Jews) used to have intercourse with their women on one side alone (i.e. lying on their backs). This was the most concealing position for (the vagina of) the women. This clan of the Ansar adopted this practice from them. But this tribe of the Quraysh used to uncover their women completely, and seek pleasure with them from in front and behind and laying them on their backs.

When the muhajirun (the immigrants) came to Medina, a man married a woman of the Ansar. He began to do the same kind of action with her, but she disliked it, and said to him: We were approached on one side (i.e. lying on the back); do it so, otherwise keep away from me. This matter of theirs spread widely, and it reached the Apostle of Allah (peace_be_upon_him).

So Allah, the Exalted, sent down the Qur'anic verse: "Your wives are a tilth to you, so come to your tilth however you will," i.e. from in front, from behind or lying on the back. But this verse meant the place of the delivery of the child, i.e. the vagina.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھول گئے ہیں

But He (Ibn 'Umar) Misunderstood

مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2148 حدیث مرفوع مکررات 43 علیہ 24

حَدَّثَنَا أَبُو یْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَائِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَ يئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَاكَ مِثْلُ āقَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَ لُ وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَ لُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّئُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنْ النَّارِ

مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2148 حدیث مرفوع مکررات 43 علیہ 24

ابو کر ، ابو اسا ، ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ 5 کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعا نقل کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں ا اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے 3 اب دیا جاتا ہے تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ 5 نے فرمایا وہ بھول گئے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ وہ ا گناہ اور خطاؤں کی وجہ سے 3 اب پاتا ہے اور اس کے اہل پر جواب رو رہے ہیں، ان کو یہ ل اسی ل کی طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے دن Âیں پر کھڑے ہوئے اور اس Âیں میں مشرکین کے بدری مقتول تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا جو فرمایا کہ وہ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں، حالانکہ وہ بھول گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا R وہ جانتے ہیں جو میں ان کو کہتا وہ حق ہے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ 5 نے آیت (اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى) 27۔ النمل:80) وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) 35۔ طر:22) تو نہیں سنا سکتا جو مردہ ہیں اور جو قبروں میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سنانے وا نہیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ ان کے حال کی خبر د ہے کہ وہ دوز میں اپنی پر J Ø ہیں۔

The Book of Prayers (Kitab Al-Salat)

Muslim :: Book 4 : Hadith 2027

Hisham narrated on the authority of his father that it was mentioned to 'A'isha that Ibn 'Umar had narrated as marfu' hadith from the Apostle of Allah (may peace be upon him) that the dead would be punished in the grave because of the lamentation of his family for him. Upon this she said: He (Ibn 'Umar) missed (the point). The Messenger of Allah (may peace be upon him) had (in fact) said: He (the dead) is punished for his faults or for his sins, and the members of his family are wailing for him now. (This misunderstanding of Ibn 'Umar is similar to his saying:) The Messenger of Allah (may peace be upon him) stood by the well in which were lying the dead bodies of those polytheists who had been killed on the Day of Badr, and he said to them what he had to say, i. e.: They hear what I say. But he (Ibn 'Umar) misunderstood. The Holy Prophet (may peace be upon him) had only said: They (the dead) understand that what I used to say to them was truth. She then recited:" Certainly, thou canst not make the dead hear the call" (xxvii. 80), nor can you make those hear who are in the graves, nor can you inform them when they have taken their seats in Hell.

Interpretation of Al-Baqarah - verse 223

تفسير سورة البقرة – الاية 223 Interpretation of Al-Baqarah - verse 223

قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم** ، الحرث مصدر بمعنى الزراعة و يطلق كالزراعة على الأرض التي يعمل فيها الحرث و الزراعة، و أنى من أسماء الشرط يستعمل في الزمان كمتى، و ربما استعمل في المكان أيضا قال تعالى **: «يا مريم أنى لك هذا قالت هو من عند الله:»** آل عمران - 37، فإن كان بمعنى المكان كان المعنى من أي محل شئتم، و إن كان بمعنى الزمان كان المعنى في أي زمان شئتم، و كيف كان يفيد الإطلاق بحسب معناه و خاصة من حيث تقييده بقوله: شئتم، و هذا هو الذي يمنع الأمر أعني قوله تعالى: فأتوا حرثكم، أن يدل على الوجوب إذ لا معنى لإيجاب فعل مع إرجاعه إلى اختيار المكلف و مشيته. Says: **"Your wives are your tillage tilth for you like,** the source of the sense of tillage agriculture and called on the ground such as agriculture, which employs tillage and agriculture, and the condition of the names that I used in Kmty time, and may also be used in the place he **says:« O Mary, that I You said this is from God: »Al-Imran** - 37, if the sense of place was the meaning of any place you like, and if the sense of the meaning of time in any time you like, and how it is useful at all, according to its meaning, especially in terms of the restriction by saying : if you like, and this is what I mean, it prevents the verse: Bring tillage, indicating that it is obligatory that it makes no sense to do with the obligatory return to the selection of the costly and gait.

ثم إن تقديم قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** ، على هذا الحكم و كذا التعبير عن النساء ثانيا بالحرث لا يخلو عن الدلالة على أن المراد التوسعة في إتيان النساء من حيث المكان أو الزمان الذي يقصدن منه دون المكان الذي يقصد منهن، فإن كان الإطلاق من حيث المكان فلا تعرض للآية للإطلاق الزماني و لا تعارض له مع قوله تعالى في الآية السابقة: **فاعتزلوا النساء في المحيض و لا تقربوهن حتى يطهرن** الآية، و إن كان من حيث الزمان فهو مقيد بآية المحيض، و الدليل عليه اشتمال آية المحيض على ما يأبى معه أن ينسخه آية الحرث، و هو دلالة آية المحيض على أن المحيض أذى و أنه السبب لتشريع حرمة إتيانهن في المحيض و المحيض أذى دائما، و دلالتها أيضا على أن تحريم الإتيان في المحيض نوع تطهير من القذارة و الله سبحانه يحب التطهر دائما، و يمتن على عباده بتطهيرهم كما قال تعالى **: «ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج و لكن يريد ليطهركم و يتم نعمته عليكم:»** المائدة - 6. The provision then says: **"Your wives are your tillage,** and this provision as well as the expression of women Bahart II is not without significance for the expansion that you want to have intercourse with women in terms of space or time, which without him whom they intended to place them, if

ever in terms of where there was a portent for the launch of temporal and not oppose him with the verse in the previous verse: **interpretation of the menses, and not unto them till they are purified** of the verse, and if in time it is restricted to a verse of menstruation, and evidenced by the inclusion verse menstruation what will refuse him that abrogated verse tillage, and is a sign of verse menses that menstruation harm and that is why the legislation of the sanctity of Itianhen in menstruation and menstruation harm always, and meaning also that the prohibition bring in menstruation kind of cleansing of the filth and God loves purification always, and die on the slaves Pttherhm as Allah **said: «What God wants to place you in difficulty, but he wants to purify you and complete His Favour to you:»** Table - 6.

و من المعلوم أن هذا اللسان لا يقبل التقييد بمثل قوله تعالى: نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم، المشتمل أولا على التوسعة، و هو سبب كان موجودا مع سبب التحريم و عند تشريعه و لم يؤثر شيئا فلا يتصور تأثيره بعد استقرار التشريع و ثانيا على مثل التذييل الذي هو قوله تعالى **: و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه و بشر المؤمنين** ، و من هذا البيان يظهر: أن آية الحرث لا تصلح لنسخ آية المحيض سواء تقدمت عليها نزولا أو تأخرت. It is known that the tongue does not accept such a restriction is the verse: "Your wives are your tillage tilth for you like, that contains the first expansion, and is the reason it exists with the reason for the prohibition and when the legislation did not affect anything and do not imagine its impact after the stability of legislation and secondly on such as the appendix, which is the **verse: and made for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh and people who believe,** and this statement appears: a verse that tillage is not suitable to copy any of menstruation, both made it down or delayed.

فمحصل معنى الآية: أن نسبة النساء إلى المجتمع الإنساني نسبة الحرث إلى الإنسان فكما أن الحرث يحتاج إليه لإبقاء البذور و تحصيل ما يتغذى به من الزاد لحفظ الحياة و إبقائها كذلك النساء يحتاج إليهن النوع في بقاء النسل و دوام النوع لأن الله سبحانه جعل تكون الإنسان و تصور مادته بصورته في طباع أرحامهن، ثم جعل طبيعة الرجال و فيهم بعض المادة الأصلية مائلة منعطفة إليهن، و جعل بين الفريقين مودة و رحمة، و إذا كان كذلك كان الغرض التكويني من هذا الجعل هو تقديم الوسيلة لبقاء النوع فلا معنى لتقييد هذا العمل بوقت دون وقت، أو محل دون محل إذا كان مما يؤدي إلى ذلك الغرض و لم يزاحم أمرا آخر واجبا في نفسه لا يجوز إهماله و بما ذكرنا يظهر معنى قوله تعالى و قدموا لأنفسكم. Vmahsal meaning of the verse: the ratio of women to the humanitarian community the proportion of tillage to humans the same way that tillage is needed to keep the seeds and the collection is nourished by it from the intake to save life and keep them as well as women need them type in the survival of offspring and Time kind

because God made the human and imagine article image in temperament womb, and then make the nature of men and including some original material slashes Mnattvp them, and make between the two teams love and mercy, and if so, the purpose of formative of this scarab is to provide the means for survival of our species there is no meaning to restrict this work well without time, or money without the place if leading to that purpose and did not compete with something else and a duty to himself not to be overlooked and what we show the meaning of the verse and made for yourselves.

و من غريب التفسير الاستدلال بقوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** الآية، على جواز العزل عند الجماع و الآية غير ناظرة إلى هذا النوع من الإطلاق، و نظيره تفسير قوله تعالى و قدموا لأنفسكم، بالتسمية قبل الجماع. And a strange interpretation of inference, saying the Almighty: **"Your wives are your tillage** verse, it is permissible to have intercourse when the insulation and the verse is looking at this type of release, and his interpretation of the meaning and came to yourselves, label before sexual intercourse.

قوله تعالى: **و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه و بشر المؤمنين** ، قد ظهر: أن المراد من قوله: قدموا لأنفسكم و خطاب الرجال أو مجموع الرجال و النساء بذلك الحث على إبقاء النوع بالتناكح و التناسل، و الله سبحانه لا يريد من نوع الإنسان و بقائه إلا حياة دينه و ظهور توحيده و عبادته بتقويهم العام، قال تعالى: **«و ما خلقت الجن و الإنس إلا ليعبدون:»** الذاريات - 56، فلو أمرهم بشيء مما يرتبط بحياتهم و بقائهم فإنما يريد توصلهم بذلك إلى عبادة ربهم لا إخلادهم إلى الأرض و انهماكهم في شهوات البطن و الفرج، و تيههم في أودية الغي و الغفلة. Says: **and have made for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh and people who believe,** has emerged: that what is meant by saying: Ascribe to yourselves and speech of men or all men and women that urge to keep the type Baltnakh and reproduction, and God does not want type of rights and survival but the lives of his religion and the emergence of unification and worship Ptqoehm year, he says: **«And what created the jinn and mankind except to worship Me:»** Monotheism - 56, if ordered with something which is linked to their lives and their survival for he wants to bring them back to the worship of their Lord, do not Ikhaladhm Anhmakem to the ground and in the lusts of the abdomen and vagina, and in the valleys Tiham canceled and negligence.

فالمراد بقوله: قدموا لأنفسكم و إن كان هو الاستيلاد و تقدمه أفراد جديدي الوجود و التكون إلى المجتمع الإنساني الذي لا يزال يفقد أفرادا بالموت و الفناء، و ينقص عدده بمرور الدهر لكن لا لمطلوبيتهم في نفسه بل للتوصل به إلى إبقاء ذكر الله سبحانه ببقاء النسل و حدوث أفراد صالحين ذوي أعمال صالحة تعود مثوباتها و خيراتها إلى أنفسهم و إلى صالحي آبائهم المتسببين إليهم كما قال تعالى: **«و نكتب ما قدموا و آثارهم:»** يس - 12. What is meant by saying:

Ascribe to yourselves, and that was the breeding and provided by personnel Jedidi existence and formation to the humanitarian community, which is still losing members die, and the yard, and bent numbering over a lifetime but not for Mtlubithm in himself, but to reach him to keep the remembrance of Allah Almighty the survival of offspring and occurrence of individuals with good work of the valid return Msoubadtha and its resources to themselves and to their parents Salehi instigators them as he says: **«and write what they and their works:»** Yassin - 12.

و بهذا الذي ذكرنا يتأيد: أن المراد بتقديمهم لأنفسهم تقديم العمل الصالح ليوم القيامة كما قال تعالى: **«يوم ينظر المرء ما قدمت يداه:»** النبأ - 40، و قال تعالى أيضا **: «و ما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا و أعظم أجرا:»** المزمل - 20، فقوله تعالى: **«و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه** «إلخ»، مماثل السياق لقوله تعالى: **«يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله و لتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا الله إن الله خبير بما تعملون:»** الحشر - 18، فالمراد و الله أعلم بقوله تعالى: و قدموا لأنفسكم تقديم العمل الصالح، و منه تقديم الأولاد برجاء صلاحهم للمجتمع، و بقوله تعالى: و اتقوا الله، التقوى بالأعمال الصالحة في إتيان الحرث و عدم التعدي عن حدود الله و التفريط في جنب الله و انتهاك محارم الله، و بقوله تعالى **: و اعلموا أنكم ملاقوه** «إلخ»، الأمر بتقوى الله بمعنى الخوف من يوم اللقاء و سوء الحساب كما أن المراد بقوله تعالى في آية الحشر و اتقوا الله إن الله خبير بما تعملون الآية، التقوى بمعنى الخوف، و إطلاق الأمر بالعلم و إرادة لازمه و هو المراقبة و التحفظ و الاتقاء شائع في الكلام، قال تعالى: **«و اعلموا أن الله يحول بين المرء و قلبه:»** الأنفال - 24، أي اتقوا حيلولته بينكم و بين قلوبكم و لما كان العمل الصالح و خوف يوم الحساب من اللوازم الخاصة بالإيمان ذيل تعالى كلامه بقوله: و بشر المؤمنين، كما صدر آية الحشر بقوله: يا أيها الذين آمنوا.

And that what we have mentioned Itoid: that what is meant by presenting themselves to provide good work for the day of Resurrection, as he says: **«On one looks at what has his hands:»** news - 40, and he says **also: «And what for yourselves, good find it with Allah is better and the greatest reward: »Muzzammil** - 20 quoted above, **says:« and have for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh** «etc.», a similar context to the verse: **«O ye who believe, fear Allah and to consider the same as what the morrow and fear Allah, Allah is well acquainted what you do: »Hashr** - 18, what is meant and God knows, saying the Almighty: and gave yourself to make good work, and to submit children please righteous society, and saying the Almighty: and fear Allah, piety, good deeds in the Etienne tillage and non-infringement of the limits of God and negligence in the side of God and the violation of the tissues of God, and saying the **Almighty: and know that you Mlaqoh** «etc.», the command to fear God in the sense of fear on the meeting, and

miscalculation and that what is meant in the verse, saying the Almighty Hashr And fear Allah: for Allah is Aware of what ye do verse , piety, the sense of fear, and launch it with science and the will of the crisis and is the control and the reservation and prophylaxis is common in speech, he says: **«And know that Allah comes between a man and his heart:»** Anfal - 24, any fear Hilolth between you and your hearts and Since the good work and fear on account of supplies for his faith in the Almighty's tail, saying: humans and the faithful, as issued Hashr verse by saying: "O ye who believe.

بحث روائي Search Feature

و في تفسير العياشي،: في قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** الآية،: عن معمر بن خلاد عن أبي الحسن الرضا (عليه السلام) أنه قال: أي شيء تقولون في إتيان النساء في أعجازهن؟ And in the interpretation of Ayashi,: in the verse: **"Your wives are your tillage** verse: for Khallad bin Muammar Abu Hassan Reza (peace be upon him) said:" anything you say about the women came in Oajaizen? قلت بلغني أن أهل المدينة لا يرون به بأسا، قال (عليه السلام): إن اليهود كانت تقول إذا أتى الرجل من خلفها خرج ولده أحول فأنزل الله: نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، يعني من خلف أو قدام، خلافا لقول اليهود في أدبارهن. I heard that the people of the city do not see anything wrong with it, he (peace be upon him): The Jews used to say that if a man from behind her came out and his son turn Allah revealed: Your wives are a tillage for you - a tilth for you like, I mean, behind or before, contrary to the words of the Jews in Odbarhn.

و فيه، عن الصادق (عليه السلام): في الآية فقال (عليه السلام): من قدامها و من خلفها في القبل. And which, for al-Sadiq (peace be upon him): He said in verse (peace be upon him): From her eyes and behind her in kisses.

و فيه، عن أبي بصير عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: سألته عن الرجل يأتي أهله في دبرها فكره ذلك و قال: و إياكم و محاش النساء، و قال: إنما معنى **نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم** ، أي ساعة شئتم. And which, from Abu Basir from Abu Abdullah (peace be upon him) said: I asked him about the man comes in his family that hatched the idea and said: "Beware and Mhac and women, and said:" The meaning of **your wives, till you - a tilth for you like,** any time if you like.

و فيه، عن الفتح بن يزيد الجرجاني قال: كتبت إلى الرضا (عليه السلام) في مثله، فورد الجواب سألت عمن أتى جارية في دبرها و المرأة لعبة لا تؤذى و هي حرث كما قال الله. And where, for opening more than Jorjani Ben said: "I wrote to the satisfaction (peace be upon him) in like, the answer I asked Ford who came running in her rectum and women's game does not hurt and are plowing as God said.

أقول: و الروايات في هذه المعاني عن أئمة أهل البيت كثيرة، مروية في الكافي، و التهذيب، و تفسيري العياشي، و القمي، و هي تدل جميعا: أن الآية لا تدل على أزيد من الإتيان من قدامهن، و على ذلك يمكن أن يحمل قول الصادق (عليه السلام) في رواية العياشي عن عبد الله بن أبي يعفور، قال: سألت أبا عبد الله (عليه السلام) عن إتيان النساء في أعجازهن قال: لا بأس ثم تلا هذه الآية: نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم. I say: and stories in these meanings for many leading scholars of the house, irrigated in enough, and polite, and Legend Ayashi, and apical, and is indicative of all: that the verse does not indicate more than to come up from Kdamhn, and it can have a say Sadiq (peace be upon him) in the novel Ayashi Abdullah ibn Abi Yafour, said: I asked Abu Abdullah (peace be upon him) for having intercourse with women in Oajaizen said: "There is nothing wrong then he recited this verse:" Your wives are plowing your tilth as you like.

أقول: الظاهر أن المراد بالإتيان في أعجازهن هو الإتيان من الخلف في الفرج، و الاستدلال بالآية على ذلك كما يشهد به خبر معمر بن خلاد المتقدم. I say: It seems that to be injurious in Oajaizen is to come up from behind in the vagina, and verse on that reasoning, as evidenced by the news of Khallad bin Muammar advanced.

و في الدر المنثور،: أخرج ابن عساكر عن جابر بن عبد الله، قال: كانت الأنصار تأتي نساءها مضاجعة، و كانت قريش تشرح شرحا كثيرا فتزوج رجل من قريش امرأة من الأنصار فأراد أن يأتيها فقالت: لا إلا كما يفعل فأخبر بذلك رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) فأنزل: **«فأتوا حرثكم أنى شئتم»** أي قائما و قاعدا و مضطجعا بعد أن يكون في صمام واحد. In Durr Wallflowers,: Ibn Asaker Jabir bin Abdullah, said: "The fans come sleep with their women, and the Quraish explains explanation often married a man from Quraish woman from the Ansar wanted to have intercourse with her, she said: No, unless you do as it was told by the Messenger of Allah (may Allah bless him and his family and him) revealed: **«tilth for you like»** any place and sitting and lying down after a valve in one.

أقول: و قد روي في هذا المعنى بعدة طرق عن الصحابة في سبب نزول الآية، و قد مرت الرواية فيه عن الرضا (عليه السلام). I say: it was narrated in this sense in many ways from the companions in the cause of the descent of the verse, and has passed the novel on which Reza (peace be upon him).

و قوله: في صمام واحد أي في مسلك واحد، كناية عن كون الإتيان في الفرج فقط، فإن الروايات متكاثرة من طرقهم في حرمة الإتيان من أدبار النساء، رووها بطرق كثيرة عن عدة من الصحابة عن النبي (صلى الله عليه وآله وسلم)، و قول أئمة أهل البيت و إن كان هو الجواز على كراهة شديدة على ما روته أصحابنا بطرقهم الموصولة إليهم (عليهم السلام) إلا أنهم (عليهم السلام) لم يتمسكوا فيه بقوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم** الآية، كما مر

بيانه بل استدلوا عليه بقوله تعالى حكاية عن لوط: قال: «إن هؤلاء بناتي إن كنتم فاعلين:» الحجر - 71، حيث عرض « (عليه السلام)» عليهم بناته و هو يعلم أنهم لا يريدون الفروج و لم ينسخ الحكم بشيء من القرآن. And saying: In the valve, and one that is, in the conduct of one, a metaphor for the universe to come up in the vagina only, novels Mtcatherp of their ways in the sanctity of come up from the declining of women, they told in many ways from a number of companions of the Prophet (Allah bless him and his family), and the words Ahlulbait and that was the passport to the very hatred of what our companions narrated Boutrgahm connected to them (peace be upon them), they (peace be upon them) did not adhere to the Almighty, saying: **"Your wives are your tillage tilth for you like** the verse, but also over the statement quoted him saying says a story about Lot: he said: «These daughters if you are active:» Stone - 71, where he offered «(peace be upon him)» them his daughters and he knows they do not want chicken and did not rule in some copies of the Koran.

و الحكم مع ذلك غير متفق عليه فيما رووه من الصحابة، فقد روي عن عبد الله بن عمر و مالك بن أنس و أبي سعيد الخدري و غيرهم: أنهم كانوا لا يرون به بأسا و كانوا يستدلون على جوازه بقوله تعالى: نساؤكم حرث لكم الآية حتى إن المنقول عن ابن عمر أن الآية إنما نزلت لبيان جوازه. With the government and that is not agreed upon by the narrated the hadeeth of the prophet, has narrated from Abdullah bin Omar and Malik bin Anas and Abu Sa'eed and others: they do not see anything wrong with it and they were just used on his passport, saying the Almighty: "Your wives are your tillage verse so that transferred from Ibn Umar that the verse, but I got to show his passport.

ففي الدر المنثور، عن الدارقطني في غرائب مالك مسندا عن نافع قال: قال لي ابن عمر: أمسك على المصحف يا نافع! In Durr Wallflowers, for Daaraqutni oddity in entrusting the beneficial owner said: Ibn Umar said to me: caught on the Koran, O wholesome! فقرأ حتى أتى على، نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، قال لي: تدري يا نافع فيمن نزلت هذه الآية؟ Recited until he came on, your wives, till you - a tilth for you like, told me: "O Nafi know who this verse was revealed? قلت: لا، قال: نزلت في رجل من الأنصار أصاب امرأته في دبرها فأعظم الناس ذلك، فأنزل الله **«نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم»** الآية، قلت له: من دبرها في قبلها قال لا إلا في دبرها. I said: No, he said: I got a man from the Ansar struck his wife in her rectum time greatest people, the God revealed **«wives cultivate a tilth for you if you like»** verse, I said to him: in her rectum before it said not only in her rectum.

أقول: و روي في هذا المعنى عن ابن عمر بطرق كثيرة، قال: و قال ابن عبد البر: الرواية بهذا المعنى عن ابن عمر صحيحة معروفة عنه مشهورة. I say: and Roy

in this sense that Ibn Omar in many ways, he said: and Ibn Abdul-Barr said: The novel in this sense that Ibn Omar correct known him famous.

و في الدر المنثور، أيضا: أخرج ابن راهويه و أبو يعلى و ابن جرير و الطحاوي في مشكل الآثار و ابن مردويه بسند حسن عن أبي سعيد الخدري: أن رجلا أصاب امرأته في دبرها، فأنكر الناس عليه ذلك، فأنزلت نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، الآية. In Durr Wallflowers, too: Ibn Raahawayh and Abu Ali and Ibn Jarir and Tahhaawi in problem Mrdoih effects and I'm a good chain from Abu Sa'eed al: The man hit his wife in her rectum, so it denied people, wreaking Your wives are your tillage - tillage Bring wherever you like, the verse.

و فيه، أيضا أخرج الخطيب في رواة مالك عن أبي سليمان الجوزجاني، قال: سألت مالك بن أنس عن وطي الحلائل في الدبر. And where, also directed the owner of the narrators of al-Khatib Abu Suleiman Aljosjani, said: "I asked Maalik ibn Anas from homo Allail in the anus. فقال لي: الساعة غسلت رأسي عنه. He said to me: I washed my head at him.

و فيه، أيضا: أخرج الطحاوي من طريق أصبغ بن الفرج عن عبد الله بن القاسم، قال: ما أدركت أحدا أقتدي به في ديني يشك في أنه حلال يعني: وطي المرأة في دبرها ثم قرأ: نساؤكم حرث لكم، ثم قال: فأي شيء أبين من هذا؟ And it, too: out of Tahhaawi through the vagina repaint bin Abdullah bin Qasim, said: "What I realized no one followed him in my religion that he doubted the old means: turn the woman in her rectum and then read:" Your wives are your tillage, and then said: "Anything Abyan Who is this?
و في سنن أبي داود، عن ابن عباس قال: إن ابن عمر و الله يغفر له أوهم أنما كان هذا الحي من الأنصار و هم أهل وثن مع هذا الحي من يهود و هم أهل كتاب، و كان يرون لهم فضلا عليهم في العلم، فكانوا يقتدون بكثير من فعلهم و كان من أمر أهل الكتاب أن لا يأتوا النساء إلا على حرف، و ذلك أثر ما تكون المرأة، و كان هذا الحي من الأنصار قد أخذوا بذلك من فعلهم، و كان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحا منكرا، و يتلذذون مقبلات و مدبرات و مستلقيات فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم امرأة من الأنصار فذهب يصنع بها ذلك فأنكرته عليه فقالت: إنما كنا نؤتى على حرف فاصنع ذلك و إلا فاجتنبني فسرى أمرهما فبلغ ذلك رسول الله، فأنزل الله عز و جل: نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، أي مقبلات و مدبرات و مستلقيات، يعني بذلك موضع الولد: أقول: و رواه السيوطي في الدر المنثور، بطرق أخرى أيضا عن مجاهد، عن ابن عباس. And in Sunan Abu Dawood, Ibn Abbas said: Ibn Umar and God will forgive him but that he deceived the neighborhood of the Ansar and the people are living with this idol of the Jews and they are People of the Book, and it was them, they see them as well as in science, were oriented to much of their reaction and it was the people of the book is that women do not come only on the character, and that the impact of what women are, and this was the neighborhood of supporters have taken this from their actions, and this was the living

from the Quraish explain women's explanation of evil, and are enjoying the appetizers and housekeepers and Mstlkiet migrants came when the city, including a woman married a man from the Ansar went to make out that it Vonkerth She said: "We were only congratulations on the character, then do that and instruct them to only Vajtnebeni Explain that reached the Messenger of Allah, Allah revealed the Almighty:" Your wives are your tillage - Bring be born if you like, any appetizer and housekeepers and Mstlkiet, which means that the subject of a child: I say: and narrated by Suyuti in Al-Durr Wallflowers, in other ways also Mujahid from Ibn Abbas.

و فيه، أيضا: أخرج ابن عبد الحكم: أن الشافعي ناظر محمد بن الحسن في ذلك، فاحتج عليه ابن الحسن بأن الحرث إنما يكون في الفرج فقال له: فيكون ما سوى الفرج محرما فالتزمه فقال: أ رأيت لو وطئها بين ساقيها أو في أعكانها الأعكان جمع. And it, too: Ibn Abd al-Hakam: The Shafi'i Nazr Mohammed bin Hassan in it, protested the son of Hassan that tillage can only be in the vagina and said to him: it is the only vagina taboo Valtzmh said: a saw if intercourse with her between her legs, or in Oekanha Aloekan collection. عكنة بضم العين: ما انطوى و ثنى من لحم البطن أ في ذلك حرث: قال: لا، قال، أ فيحرم؟ Eknp annexation of the eye: What is involved and drape of the flesh of the abdomen in a plow that: he said: No, he said, a haraam? قال: لا قال: فكيف تحتج بما لا تقولون به؟ He said: No. He said: How did the protests, including not say it? و فيه، أيضا: أخرج ابن جرير و ابن أبي حاتم عن سعيد بن جبير، قال: بينا أنا و مجاهد جالسان عند ابن عباس إذ أتاه رجل فقال: أ لا تشفيني من آية المحيض؟ And it, too: Ibn Jarir and Ibn Abi Hatim Saeed bin Jabir, he said: "Whilst I was sitting, and Mujahid by Ibn Abbas as a man came to him and said: healed, not a verse of menstruation? قال: بلى فاقرأ: و يسألونك عن المحيض إلى قوله: **فأتوهن من حيث أمركم الله** فقال: ابن عباس: من حيث جاء الدم من ثم أمرت أن تأتي فقال: كيف بالآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم؟ He said: "Yes then read: And they ask you about menstruation to say: **Votohn from where God has commanded you,** he said: Ibn Abbas: In terms of blood was then ordered to come and said: How the verse" Your wives are your tillage tilth for you like? فقال: أي، ويحك، و في الدبر من حرث؟ He said: that is, scratching, and in the back passage of the plow? لو كان ما تقول حقا كان المحيض منسوخا إذا شغل من هاهنا جئت من هاهنا، و لكن أنى شئتم من الليل و النهار. If what you say is true, menstruation was copied from the job if I came here from here, but wherever you like night and day.

أقول: و استدلاله كما ترى مدخول، فإن آية المحيض لا تدل على أزيد من حرمة الإتيان من محل الدم عند المحيض فلو دلت آية الحرث على جواز إتيان الأدبار لم يكن بينها نسبة التنافي أصلا حتى يوجب نسخ حكم آية المحيض؟ I say: As you can see and reasoning intake, menstruation, the verse does not

indicate more than bring the sanctity of the place of the blood at menstruation if tillage verse indicates that it is permissible Etienne backs, not including the proportion of incompatibility originally so requires copies of the rule of Ayatollah menstruation? على أنك قد عرفت أن آية الحرث أيضا لا تدل على ما راموه من جواز إتيان الأدبار، نعم يوجد في بعض الروايات المروية عن ابن عباس: الاستدلال على حرمة الإتيان من محاشيهن بالأمر الذي في قوله تعالى: **فأتوهن من حيث أمركم الله** الآية، و قد عرفت فيما مر من البيان أنه من أفسد الاستدلال، و أن الآية تدل على حرمة الإتيان من محل الدم ما لم يطهرن و هي ساكتة عما دونه، و أن آية الحرث أيضا غير دالة إلا على التوسعة من حيث الحرث، و المسألة فقهية إنما اشتغلنا بالبحث عنها بمقدار ما تتعلق بدلالة الآيات. That you may know that verse tillage also does not indicate what Ramoh of intercourse is permissible backs, yes there are some reports are irrigated from Ibn Abbas: reasoning on the sanctity of Mhacihn come up with something that says: **Votohn of the** verse **where Allah commanded you,** and have been known As passed by the statement that it spoiled the reasoning, and that the verse indicates the sanctity of the place bring blood unless purified and is silent about Him, and that verse tillage is also a function only on the expansion in terms of tillage, and doctrinal issue but we worked searched by it relates to the terms of the verses.

Translation of Arabic Text: Anal Sex

It was narrated by Abu Kilaba, narrated by Abdel Samad, who said that it was narrated by his father who narrated from Ayub, narrated from Nafi', narrated by Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will' means (فِي الدُّبُرِ) in anus.

– 3468حَدَّ ثَنِي أَبُوقِلَابَةَقَالَ: ثنا عَبْدُالصَّمَدِ, قَالَ: ثني أَبِي , عَنْ أَيُّوب , عَنْ نَافِع, عَنْ ابْنِ عُمَرَ: { فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ} قَالَ: فِي الدُّبُرِ

http://quran.al-islam.com/Tafseer/DispTafs...&tashkeel=0

Yaqub - Hushaym - Ibn A'wn - Nafi' who related that whenever Ibn Umar read the Quran he would not speak, but one day I read the verse, "Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will" (Sura 2:223). So he said, "Do you know about whom this verse was revealed?" I replied, "No." He said, "<u>This verse was revealed about penetrating women in their anus."</u>

Ibrahim ibn Abdullah ibn Muslim Abu Muslim - Abu Umar Al-Dariri -Ismail Ibn Ibrahim (owner of) Al-Karabisi - Ibn A'wn - Nafi' who said,

"I used to (inquire) from Ibn Umar whenever he read the verse in the Quran, 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will' (Sura 2:223), he would say, 'Meaning to have intercourse with women <u>in their anus</u>."

Abdur-Rahman ibn Abdullah ibn Abdul-Hakam - Abdul-Malik ibn Maslama -Al Darawardi who stated that it was related to Zayd ibn Aslam that Muhammad ibn Al-Munkadir used to forbid penetrating women through their anus. Zayd responded, "I bear witness against Muhammad that he informed me that he performed this."

Al-Harith ibn Yaqub - Abi Al-Habab Sa'id ibn Yassar that he asked Ibn Umar and said, "O Abu Abdul Rahman! We buy slave girls, so may we commit 'Tahmid' with them?" So he replied, "And what is this 'Tahmid'?" He responded, "(Penetrating) the anus." Ibn Umar said, "Uff, Uff! Does a believer do that?"

Abu Kilaba - Abdus-Samad - his father - Ayub - Nafi' - Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will,' <u>was revealed regarding the anus</u>.

The majority of the reports show that Ibn Umar believed that the verse was revealed about anal sex. This is why Ibn Abbas accused him of mistake in this regard:

Narrated Abdullah Ibn Abbas:

<u>Ibn Umar misunderstood</u> (the Qur'anic verse, "So come to your tilth however you will")—may Allah forgive him. The fact is that this clan of the Ansar, who were idolaters, lived in the company of the Jews who were the people of the Book. They (the Ansar) accepted their superiority over themselves in respect of knowledge, and they followed most of their actions. The people of the Book (i.e. the Jews) used to have intercourse with their women on one side alone (i.e. lying on their backs). This was the most concealing position for (the vagina of) the women. This clan of the Ansar adopted this practice from them. But this tribe of the Quraysh used to uncover their women completely, and seek pleasure with them from in front and behind and laying them on their backs.

When the muhajirun (the immigrants) came to Medina, a man married a woman of the Ansar. He began to do the same kind of action with her, but she disliked it, and said to him: We were approached on one side (i.e. lying on the back); do it so, otherwise keep away from me. This matter of theirs spread widely, and it reached the Apostle of Allah (peace_be_upon_him).

So Allah, the Exalted, sent down the Qur'anic verse: "Your wives are a tilth to you, so come to your tilth however you will," i.e. from in front, from behind or lying on the back. But this verse meant the place of the delivery of the child, i.e. the vagina.
<u>Sunan Abu Dawud, Book 11, Number 2159</u>

Imam al-Suyuti in his Durr al-Manthur, commentary of 2:223, states:

وأخرج ابن راهويه والدارمي وأبوداود وابن جرير وابن المنذر والطبراني والحاكم وصححه والبيهقي في سننه من طريق مجاهد عن ابن عباس قال " إن ابن عمر - والله يغفر له - أوهم إنما كان هذا الحي من الأنصار، وهم أهل وثن مع هذا الحي من اليهود، وهم أهل كتاب كانوا يرون لهم فضلاً عليهم في العلم، فكانوا يقتدون بكثير من فعلهم، فكان من أمر أهل الكتاب لا يأتون النساء إلا على حرف وذلك استر ما تكون المرأة، فكان هذا الحي من الأنصار قد أخذوا بذلك من فعلهم، وكان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحاً ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات، فلما قدم المهاجرون المدينة تزوّج رجل منهم امرأة من الأنصار، فذهب يصنع بها ذلك، فأنكرته عليه وقالت: إنما كنا نؤتى على حرف واحد فاصنع

ذلك وإلا فاجتنبني، فرأى أمرهما فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنزل الله {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} يقول: مقبلات ومدبرات بعد أن يكون في الفرج، وإنما كانت من قبل دبرها في قبلها. زاد الطبراني فقال ابن عباس : قال ابن عمر: في دبرها فأوهم ابن عمر -والله يغفر له - وإنما كان الحديث على هذا."

http://altafsir.com/Tafasir.asp?tMadhNo=2&...mp;LanguageId=1

He shows that al-Hakim has declared the above hadith from Sunan Abu Dawud to be sahih. He goes on to cite an additional report from Imam al-Tabarani, which runs this way:

Ibn Abbas said: Ibn Umar said "in her anus". But, he made a mistake, and may Allah (swt) forgive him.

But, there is more. Imam al-Suyuti in his Durr al-Manthur writes:

وقال ابن عبد البر: الرواية عن ابن عمر بهذا المعنى صحيحة معروفة عنه مشهورة."

"Ibn Abdul Barr stated: 'Traditions wherein Abdullah Ibn Umar believed in anal sex with women are well known and Sahih'".
http://altafsir.com/Tafasir.asp?tMadhNo=2&...mp;LanguageId=1

Imam al-Bukhari also indirectly confirms this in his Sahih:

Narrated Nafi':

Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed?" I replied, "No." He said, "It was revealed in such-and-such connection." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:-- "So go to your tilth when or how you will." Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife in …"
Sahih al-Bukhari, Volume 6, Book 60, Number 50

Why has Imam al-Bukhari omitted mentioning the circumstance of descent as explained by Ibn Umar?

Oftentimes, Imam al-Bukhari does tahrif of hadiths when he finds the text uncomfortable.

http://wilayat.net/index.php?option=com_content&view=article&id=225:umars-anal-sex-exploits&catid=70:biographies-of-sahaba--general

Tafseer Tabari is not silent about Sex Matters (Arabic)

تفسير الطبري

جامع البيان عن تأويل آي القرآن

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
(٢٢٤هـ - ٣١٠هـ)

تحقيق
الدكتور/ عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر
الدكتور/ عبد السند حسن يمامة

الجزء الثالث

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ .

يعنى تعالى ذِكرُه بذلك : نساؤكم مُزْدَرَعُ أولادِكم ، فأْتوا مُزْدَرَعَكم كيف شِئْتُم ، وأين شِئْتُم ، وإنما عنَى بالحرثِ وهو (١) الزَّرْعُ ، المُحْتَرَثَ (١) والمُزْدَرَعَ ، ولكنهنَّ لما كنَّ من أسبابِ الحرثِ جُعِلن حرثًا ، إذ كان مَفْهومًا معنى الكلامِ .

وبنحوِ الذى قلنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

٣٩٢/٢

/ ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا محمدُ بنُ عُبَيْدٍ (٢) المُحاربيُّ ، قال : ثنا ابنُ المباركِ ، عن يونسَ ، عن عكرمةَ ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ ﴾ . قال : مَنْبَتُ الولدِ (٣) .

حدَّثنى موسى ، قال : ثنا عمرٌو ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّىِّ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ : أمَّا الحرثُ فهى مَزْرَعةٌ يُحْرَثُ فيها (٤) .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ .

يعنى تعالى ذكرُه بذلك : فانْكِحوا مُزْدَرَعَ أولادِكم من حيثُ شِئْتُم من وجوهِ المأْتَى . والإتيانُ فى هذا المَوْضِعِ كنايةٌ عن اسمِ الجماعِ .

واخْتَلف أهلُ التأويلِ فى معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . **فقال بعضُهم** : معنى ﴿ أَنَّىٰ ﴾ : كيفَ .

(١ - ١) فى ص : « المزرع الحرث » .

(٢) فى ت ٢ : « عبيد الله » . وينظر تهذيب الكمال ٢٦/ ٧٠.

(٣) عزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦٣/١ إلى المصنف .

(٤) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٢.

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا ابنُ عطيةَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عطاءٍ ، عن سعيدِ ابنِ جُبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيفَ شاء ، ما لم يكنْ يأْتِيها فى دُبُرِها أو فى الحيضِ [(١)] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عطاءٍ ، عن سعيدِ بنِ جُبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ قولَه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . قال : ائْتِها أَنَّى شئتَ ، مُقْبِلةً ومُدْبِرةً ، ما لم تأْتِها فى الدُّبُرِ والمَحِيضِ .

حدَّثنا عليُّ بنُ داودَ ، قال : ثنا أبو صالحٍ ، قال : ثنى معاويةُ ، عن عليٍّ ، عن ابنِ عباسٍ قولَه : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ : يعنى بالحرثِ الفرجَ ، يقولُ : تأْتِيه كيف شِئتَ ، مُسْتَقبِلَه ومُسْتَدْبِرَه ، وعلى أىِّ ذلك أردتَ ، بعدَ ألا تُجاوِزَ الفرجَ إلى غيرِه ، وهو قولُه : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ [(٢)] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ الأَهْوازىُّ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عبدِ الكريمِ ، عن عكرمةَ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيف شاء ، ما لم يَعْمَلْ عملَ قومِ لوطٍ [(٣)] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ صالحٍ ، عن ليثٍ ، عن مجاهدٍ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيف شاء ، واتَّقِ الدُّبُرَ

---

(١) أخرجه الدارمى ١/٢٥٨ من طريق عطاء به بنحوه .

(٢) أخرجه البيهقى ٧/ ١٩٦، من طريق أبى صالح به .

(٣) أخرجه الخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٧١) من طريق عبد الكريم به ، وأخرجه ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، والدارمى ١/٢٥٩ من طريق خالد ، عن عكرمة .

والحيضَ[(١)] .

حدَّثنى عُبيدُ اللهِ بنُ سعدٍ ، قال : ثنا[(٢)] عمِّى ، قال : ثنى أبى[(٣)] ، قال : ثنى يزيدُ ، أن ابنَ كعبٍ كان يقولُ : إنما قولُه : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : ائْتِها مُضطجِعةً وقائمةً ومُنحرفةً ومقبِلَةً ومدبِرةً كيف شِئتَ ، إذا كان فى قُبُلِها .

حدَّثنى يعقوبُ بنُ إبراهيمَ ، قال : ثنا هُشَيْمٌ ، قال : أخبَرَنا حُصَيْنٌ ، عن مُرَّةَ الهَمْدانيِّ ، قال : سمِعتُه يُحَدِّثُ أن رجلًا من اليهودِ لقِى رجلًا من المسلمين ، فقال له : أيأتِى أحدُكم أهلَه بارِكًا ؟ قال : نعم . قال : فذُكِر ذلك لرسولِ اللهِ ﷺ ، قال : فنزَلتْ هذه الآيةُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : كيف شاء ، بعدَ أن يكونَ فى الفرجِ[(٤)] .

حدَّثنا بشرٌ ، قال : ثنا يزيدُ ، قال : ثنا سعيدٌ ، عن قتادةَ قولَه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟/ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : إن شئتَ قائمًا أو قاعدًا أو على جَنْبٍ ، إذا كان يأْتِيها من الوجهِ الذى يأتى منه المحيضُ ، ولا يتعدَّى ذلك إلى غيرِه . ٣٩٣/٢

حدَّثنا موسى بنُ هارونَ ، قال : ثنا عمرُو بنُ حمادٍ ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّيِّ : ﴿فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : ائتِ حَرْثَك كيف شِئتَ من قُبُلِها ، ولا تأتِها فى دُبُرِها . ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . قال : كيف شِئتم .

حدَّثنى يونسُ ، قال : أخبَرَنا ابنُ وهبٍ ، قال : أخبَرَنا عمرو بنُ الحارثِ ، عن

---

(١) أخرجه ابن أبى شيبة ٤/٢٣٠ من طريق ليث به .
(٢) فى م : « ثنى أبى قال ثنى » . ينظر تهذيب الكمال ٣٢/ ٣٠٨.
(٣) بعده فى م : « عن أبيه » . وسيأتى موصولًا عن ابن عباس فى ص ٧٣٣.
(٤) أخرجه ابن أبى شيبة ٤/٢٣١ من طريق حصين به . وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ١/٢٦١ إلى عبد بن حميد .

سعيدِ بنِ أبي هلالٍ ، أن عبدَ اللهِ بنَ عليٍّ حدَّثه أنه بلَغه أن ناسًا من أصحابِ رسولِ اللهِ ﷺ جلَسوا يومًا ورجلٌ من اليهودِ قريبٌ منهم ، فجعَل بعضُهم يقولُ : إنِّي لآتي امرأتي وهي مضطجِعَةٌ . ويقولُ الآخرُ : إني لآتيها وهي قائمةٌ . ويقولُ الآخرُ : إني لآتيها على جَنْبِها و[1] باركةً . فقال اليهوديُّ : ما أنتم إلا أمثالُ البهائمِ ، ولكنَّا إنما نأتيها على هيئةٍ واحدةٍ . فأنزَل اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ . فهو القُبُلُ[2] .

وقال آخَرون : معنى : ﴿أَنَّى شِئْتُمْ﴾ : من حيثُ شِئتم ، وأيِّ وجهٍ أحببتُم[3] .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا سهلُ بنُ موسى الرازيُّ ، قال : ثنا ابنُ أبي فُدَيْكٍ ، عن إبراهيمَ بنِ إسماعيلَ بنِ أبي حبيبةَ الأشهلِ ، عن داودَ بنِ الحُصَينِ[4] ، عن عكرمةَ ، عن ابنِ عباسٍ أنه كان يَكْرَهُ أن تُؤتَى المرأةُ في دُبُرِها ، [١/٢٦٤و] ويقولُ : إنما المحترثُ[5] من القُبُلِ الذي يكونُ منه النسلُ والحيضُ . ويَنْهَى عن إتيانِ المرأةِ في دُبُرِها ويقولُ : إنما نزَلت هذه الآيةُ : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ . يقولُ : من أيِّ وجهٍ شِئتمُ[6] .

حدَّثنا ابنُ حُميدٍ ، قال : ثنا ابنُ واضحٍ ، قال : ثنا العَتَكيُّ ، عن عكرمةَ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ . قال : ظَهْرَها لبَطْنِها غيرَ مُعاجَزَةٍ ، يعني الدُّبُرَ .

حدَّثنا عبيدُ اللهِ بنُ سعدٍ ، قال : ثني عمِّي ، قال : ثني أبي ، عن يزيدَ[7] ، عن

(١) في ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « وهي » .
(٢) عزاه السيوطي في الدر المنثور ٢٦٢/١ إلى المصنف .
(٣) في ت ٢ : « أصبتم » .
(٤) في ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « الحسين » . وينظر تهذيب الكمال ٨/ ٣٧٩.
(٥) في م : « الحرث » .
(٦) عزاه السيوطي في الدر المنثور ٢٦٣/١ إلى المصنف .
(٧) في ت ١ : « زيد » .

الحارثِ[١] بنِ كعبٍ، عن محمدِ بنِ كعبٍ، قال: إن ابنَ عباسٍ كان يقولُ: اسْقِ نَباتَك من حيثُ نباتُه[٢].

حُدِّثْتُ عن عمارٍ، قال: ثنا ابنُ أبي جعفرٍ، عن أبيه، عن الربيعِ قولَه: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾. يقولُ: مِن أين شئْتُم[٣]. ذكِر لنا، واللهُ أعلمُ، أن اليهودَ قالوا: إن العربَ يأتون النساءَ من قِبَلِ أعجازِهنَّ، فإذا فعَلوا ذلك جاء الولدُ أحولَ، فأكْذَب اللهُ أُحدُوثتَهم، فقال: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾.

حدَّثنا القاسمُ، قال: ثنا الحسينُ، قال: ثنا حَجَّاجٌ، عن ابنِ جُرَيْجٍ، عن مجاهدٍ، قال: يقولُ: ائتوا النساءَ في غيرِ[٤] أدبارِهن على كلِّ نحوٍ.

قال ابنُ جُريجٍ: سمِعتُ عطاءَ بنَ أبي رباحٍ قال: تذاكرْنا هذا عندَ ابنِ عباسٍ، فقال ابنُ عباسٍ: ائْتوهنَّ من حيثُ شِئتُم، مقبِلةً ومدبِرةً. فقال رجلٌ: كأن هذا حلالٌ! فأنكر عطاءٌ أن يكونَ هذا هكذا، وأنكره. كأنه إنما يُرِيدُ الفرجَ، مقبلةً ومدبرةً في الفرجِ.

وقال آخَرون: معنى قولِه: ﴿أَنَّى شِئْتُمْ﴾: متى شِئتم.

---

(١) كذا في النسخ، ولعله تحريف. وينظر مصدرى التخريج.

(٢) أخرجه النسائى فى الكبرى (٩٠٠٣) من طريق بكر بن مضر، عن يزيد، عن عثمان بن كعب، عن محمد بن كعب به. وأخرجه البيهقى ١٩٦/٧ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، عن يزيد، عن محمد بن كعب به.

(٣) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٣.

(٤) سقط من النسخ، وهى زيادة لابد منها، إذ المشهور عن مجاهد فى مسألة الوطء فى الدبر أنه لا يحله، وقد أخرج ابن أبى شيبة ٢٣٢/٤ من طريق ابن أبى نجيح عن مجاهد: ائتوا النساء فى أقبالهن على كل نحو. وينظر المغنى ١٠/ ٢٢٦، وتفسير القرطبى ٩١/٣ - ٩٦، وتفسير ابن كثير ٣٨٦/١ - ٣٨٩.

٢/٣٩٤

/ ذكرُ مَن قال ذلك

حُدِّثتُ عن حسينِ بنِ الفرجِ ، قال : سمِعتُ أبا مُعاذٍ الفضلَ بنَ خالدٍ ، قال : أخبرَنا عُبَيْدُ بنُ سليمانَ ، قال : سمِعتُ الضحَّاكَ يقولُ فى قولِه : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . يقولُ : متى شِئتم[1] .

حدَّثنى يونسُ بنُ عبدِ الأعلى ، قال : أخبرَنا ابنُ وهبٍ ، قال : ثنا أبو صخرٍ ، عن أبى معاويةَ البَجَلىِّ ، وهو عمَّارٌ الدُّهْنِىُّ[2] ، عن سعيدِ بنِ جُبيرٍ أنه قال : بيْنا أنا ومجاهدٌ جالسان عندَ ابنِ عباسٍ ، أتاه رجلٌ فوقَف على رأسِه فقال : يا أبا العباسِ - أو : يا أبا الفضلِ - ألا تَشْفِينى عن[3] آيةِ المحيضِ ؟ فقال : بلى . فقرأ : ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ﴾ . حتى بلَغ آخرَ الآيةِ ، فقال ابنُ عباسٍ : من حيثُ جاء الدمُ ، مِن ثَمَّ أُمِرتَ أن تأتىَ . فقال له الرجلُ : يا أبا الفضلِ ، كيف بالآيةِ التى تَتْبَعُها ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ؟ فقال : إى ! ويحَك ! وفى الدبُرِ من حرثٍ ؟ لو كان ما تقولُ حقًّا لكان المحيضُ منسوخًا ، إذا اشتغَل من هلهنا جئتَ من هلهنا ، ولكن ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ من الليلِ والنهارِ[4] .

وقال آخرون : بل معنى ذلك : أين شئْتُم ، وحيث شئْتُم .

---

(١) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٣، والبحر المحيط ٢/ ١٧٠، ١٧١.

(٢) فى ت ١، ت ٢، ت ٣: «الذهبى».

(٣) فى م : «من».

(٤) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/٤٠٢، ٤٠٥ (٢١٢٠، ٢١٣٥) من طريق يونس بن عبد الأعلى به . وتقدم أوله فى ص ٧٣٦.

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنى يعقوبُ ، قال : ثنا (١ ابنُ عليةَ ١) ، قال : أخبَرَنا ابنُ عونٍ ، عن نافعٍ ، قال : كان ابنُ عُمرَ إذا قرَأ القرآنَ لم يتكلَّمْ . قال : فقرَأْتُ ذاتَ يومٍ هذه الآيةَ : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . فقال : أتدرى فى من نزَلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ : لا . قال : نزَلت فى إتيانِ النساءِ فى أدبارِهنَّ (٢) .

حدَّثنى إبراهيمُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ مسلمٍ أبو مسلمٍ ، قال : ثنا أبو عمرَ الضريرُ ، قال : ثنا إسماعيلُ بنُ إبراهيمَ صاحبُ الكَرابِيسىِّ ، عن ابنِ عونٍ ، عن نافعٍ ، قال : كنتُ أُمْسِكُ على ابنِ عمرَ المصحفَ ، إذ (٣) تلا هذه الآيةَ : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . فقال : أن يأتيَها فى دبُرِها (٤) .

حدَّثنى عبدُ الرحمنِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ الحكمِ ، قال : ثنا عبدُ الملكِ بنُ مَسْلَمَةَ ، قال : ثنا الدَّرَاوَرْدِىُّ ، قال : قيل لزيدِ بنِ أسلمَ : إن محمدَ بنَ المُنْكَدِرِ يَنْهَى عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهنَّ ، فقال زيدٌ : أَشْهَدُ على محمدٍ لأَخْبَرَنى أنه يَفْعَلُه (٥) .

حدَّثنى عبدُ الرحمنِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ الحكمِ ، قال : ثنا أبو زيدٍ عبدُ الرحمنِ

(١ - ١) فى م : « هشيم » .

(٢) أخرجه إسحاق بن راهويه فى مسنده وفى تفسيره - كما فى الفتح ١٩٠/٨ - ومن طريقه البخارى (٤٥٢٦) - وأبو عبيد فى فضائله ص ٩٧ من طريق ابن عون به ، وأخرجه الطبرانى فى الأوسط (٣٨٢٧) من طريق عبيد الله بن عمر ، عن نافع به نحوه ، وعلقه البخارى عقب (٤٥٢٧) .

(٣) فى ت ١، ت ٢، ت ٣: « إذا » .

(٤) ذكره الحافظ فى الفتح ١٩٠/٨ من طريق إسماعيل بن إبراهيم الكرابيسى ، وعزاه إلى المصنف .

(٥) عزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦٦/١ إلى المصنف .

ابنُ أحمدَ بنِ أبي الغَمْرِ[١] ، قال : ثنى عبدُ الرحمنِ بنُ القاسمِ ، عن مالكِ بنِ أنسٍ ، أنه قيل له : يا أبا عبدِ اللهِ ، إن الناسَ يرْوون عن سالمٍ : كذَب العبدُ ، أو العِلْجُ ، على أبى . فقال مالكٌ : أَشْهَدُ على يزيدَ بنِ رُومانَ أنه أخبرَنى ، عن سالمِ بنِ عبدِ اللهِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ . فقيل له : فإن الحارثَ بنَ يعقوبَ يروى عن أبى الحُبابِ سعيدِ بنِ يسارٍ أنه سأل ابنَ عمرَ ، فقال له : يا أبا عبدِ الرحمنِ ، إنا نشترى الجوارىَ ، فنُحَمِّضُ[٢] لهنَّ . فقال : وما التحميضُ[٣] ؟ [٤]فذكر له[٤] الدُّبُرَ . فقال ابنُ عمرَ : أفٍّ أفٍّ ! يفعلُ ذلك مؤمنٌ ؟ - أو قال : مسلم - فقال مالكٌ : أشهدُ على ربيعةَ لأَخْبَرَنى عن أبى الحُبَابِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ[٥] .

حدَّثنى محمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : أخبَرَنا عَمرُو بنُ طارقٍ ، قال : أخبرَنا يحيى ابنُ أيوبَ ، عن موسى بنِ أيوبَ الغافِقىِّ ، قال : قلتُ لأبى ماجدٍ الزِّيَادىِّ : إن نافعًا يُحَدِّثُ عن ابنِ عمرَ فى دُبُرِ المرأةِ . فقال : / كذَب نافعٌ ، صحِبتُ ابنَ عمرَ ونافعٌ مملوكٌ ، فسمِعتُه يقولُ : ما نظَرتُ إلى فرجِ امرأتى منذُ كذا وكذا . ٣٩٥/٢

حدَّثنى أبو قِلابَةَ ، قال : ثنا عبدُ الصمدِ ، قال : ثنى أبى ، عن أيوبَ ، عن نافعٍ ،

---

(١) فى ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « العمر » . وينظر تهذيب الكمال ١٧/ ٣٤٥ .
(٢) فى ص ، ت ١ ، ت ٣ : « فتحمص » ، وفى ت ٢ : « فتمحص » .
(٣) فى ص ، ت ١ ، ت ٣ : « التحميص » ، وفى ت ٢ : « التمحيص » .
(٤ - ٤) فى م : « قال » .
(٥) ذكره ابن كثير فى تفسيره ١/ ٣٨٨ عن المصنف ، وأخرجه الطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤١ من طريق أبى زيد وأصبغ بن الفرج ، عن عبد الرحمن بن القاسم به بشطره الأول ، وأخرجه الدارمى ١/ ٢٦٠ ، والطحاوى ٣/ ٤١ من طريق الحارث بن يعقوب به بشطره الثانى ، وأخرجه النسائى فى الكبرى (٨٩٧٩) من طريق عبد الرحمن بن القاسم به مختصرا ، وأخرج النسائى (٨٩٨٠) من طريق يزيد بن رومان ، عن عبيد الله ابن عبد الله بن عمر ، عن ابن عمر أنه كان لا يرى بأسا أن يأتى الرجل امرأته فى دبرها .

Said on Sex Matters "in Anus"

عن ابنِ عمرَ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . قال : في الدُّبُرِ(١) .

حدَّثني أبو مسلمٍ ، قال : ثنا أبو عمرَ الضريرُ ، قال : ثنا يزيدُ بنُ زُرَيْعٍ ، قال : ثنا رَوْحُ بنُ القاسمِ ، عن قتادةَ ، قال : سُئِل أبو الدرداءِ عن إتيانِ النساءِ في أدبارِهنَّ ، فقال : هل يفعلُ ذلك إلا كافرٌ ؟ قال رَوْحٌ : فشهِدتُ ابنَ أبي مُلَيْكَةَ يُسألُ عن ذلك ، فقال : قد أرَدتُه(٢) من جاريةٍ لي البارحةَ فاعتاص(٣) عليَّ ، فاسْتَعنتُ بدُهْنٍ ، أو : بشحمٍ . قال : فقلتُ له : سبحانَ اللهِ ! أخبَرَنا قتادةُ أن أبا الدرداءِ قال : هل(٤) يفعلُ ذلك إلا [١/٢٦٤ظ] كافرٌ(٥) ؟ فقال : لعَنك اللهُ ولعَن قتادةَ . فقلتُ : لا أُحَدِّثُ عنك شيئًا أبدًا ، ثم ندِمتُ بعدَ ذلك(٦) .

واعتلَّ قائلو هذه المقالةِ لقولِهم بما **حدَّثني** به محمدُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ(٧) الحكمِ ، قال : أخبَرَنا أبو بكرِ بنُ أبي أُوَيْسٍ الأَعْشَى ، عن سليمانَ بنِ بلالٍ ، عن زيدِ بنِ أسلمَ ، عن ابنِ عمرَ ، أن رجلاً أتَى امرأتَه في دُبُرِها فوجَد في نفسِه من ذلك ، فأنزَل اللهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾(٨) .

---

(١) أخرجه البخاري (٤٥٢٧)، وأبو نعيم في مستخرجه – كما في التغليق ٤/١٨١ – من طريق عبد الصمد به .

(٢) في م : « أوردته » .

(٣) في : ت ١، ت ٢، ت ٣: « فاعتاض » . واعتاص عليه الأمر : اشتد . التاج (ع و ص) .

(٤) في النسخ : « من » .

(٥) في النسخ : « كافرا » .

(٦) أخرجه معمر في جامعه (٢٠٩٥٧) ومن طريقه البيهقي في شعب الإيمان (٥٣٧٩) عن قتادة به .

وقول أبي الدرداء أخرجه أحمد ١١/٥٥٤ (٦٩٦٨) ، وابن أبي شيبة ٤/ ٢٥٢، والبيهقي ٧/١٩٩ من طرق عن قتادة ، عن عقبة بن وساج ، عن أبي الدرداء .

(٧) سقط من : ت ١، ت ٢، ت ٣.

(٨) أخرجه النسائي في الكبرى (٨٩٨١) عن محمد بن عبد الله به ، وأخرجه الطبراني في الأوسط (٦٢٩٨) من طريق نافع ، عن ابن عمر .

(تفسير الطبري ٣/٤٨)

حدَّثني يونسُ ، قال : أخبَرَني ابنُ نافعٍ ، عن هشامِ بنِ سعدٍ ، عن زيدِ بنِ أسلمَ ، عن عطاءِ بنِ يَسارٍ ، أن رجلاً أصاب امرأتَه في دُبُرِها على عهدِ رسولِ اللهِ ﷺ ، فأنكر الناسُ ذلك وقالوا : أَثْفَرَها[(١)] ! فأنزل اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ الآيةَ[(٢)] .

وقال آخَرون : معنى ذلك : ائْتُوا حرثَكم كيف شِئتم ؛ إن شِئْتُم فاعْزِلوا ، وإن شِئتمُ فلا تَعْزِلوا .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ صالحٍ ، عن ليثٍ ، عن عيسى بن سِنانٍ ، عن سعيدِ بنِ المُسَيَّبِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : إن شِئتم فاعْزِلوا ، وإن شِئتم فلا تَعْزِلوا[(٣)] .

حدَّثنا أبو كُريبٍ ، قال : ثنا وكيعٌ ، عن يونسَ ، عن أبي إسحاقَ ، عن زائدةَ بنِ عُميرٍ ، عن ابنِ عباسٍ ، قال : إن شِئتَ فاعْزِلْ ، وإن شِئتَ فلا تَعْزِلْ[(٤)] .

---

(١) في مسند أبي يعلى : « أبعرها » ، وفي نسخة من شرح المعاني : « أتعزبها » ، وفي نسخة كالمثبت ، وأثفرها ، من الثفر ، وهو السير يشد تحت ذنب البعير ، والمراد تشبيه فعل الرجل بوضع الثفر على دبر الدابة . وينظر اللسان والتاج (ث ف ر) .

(٢) سقط من : م . والحديث أخرجه أبو يعلى (١١٠٣) ، والطحاوي في شرح المعاني ٣/ ٤٠ من طريق عبد الله بن نافع به ، موصولا عن أبي سعيد ، وأخرجه النسائي في الكبرى (٨٩٨١) عن هشام به .

(٣) أخرجه ابن أبي شيبة ٤/ ٢٣٢، من طريق عيسى به .

(٤) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢/ ٤٠٥ (٢١٣٦) من طريق وكيع به ، وأخرجه ابن منيع في مسنده – كما في الإتحاف للبوصيري (٥٢٧٥) ، والطبراني (١٢٦٦٣) من طريق يونس به ، وأخرجه ابن أبي شيبة ٤/ ٢٢٩، والطحاوي في شرح المعاني ٣/ ٤١، والطبراني في الأوسط (١١٧١) ، والحاكم في المستدرك ٢/ ٢٧٩، من طريق أبي إسحاق به . وعزاه السيوطي في الدر المنثور ١/ ٢٦٧ إلى وكيع وعبد بن حميد وابن المنذر وابن مردويه والضياء في المختارة .

وأمّا الذين قالوا : معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : كيف شِئتم ؛ مقبلةً ومدبرةً فى الفرجِ والقُبُلِ . فإنهم قالوا : إن الآيةَ إنما نزَلت فى استنكارِ قومٍ من اليهودِ اسْتَنكروا إتيانَ النساءِ فى أقْبالهنَّ من قِبَلِ أدْبارِهنَّ . قالوا : وفى ذلك دليلٌ على صحَّةِ ما قلنا ، من أن معنى ذلك على ما قلنا .

واعتلُّوا لقِيلِهم ذلك بما **حدَّثنى** به أبو كُريبٍ ، قال : ثنا المُحاربِىُّ ، قال :ثنا محمدُ بنُ إسحاقَ ، عن أبانِ بنِ صالحٍ ، عن مجاهدٍ ، قال : عرَضتُ المصْحفَ على ابنِ عباسٍ ثلاثَ عرَضاتٍ من فاتحتِه إلى خاتمتِه ، أُوقِفُه عندَ كلِّ آيةٍ ، وأسألُه عنها ، حتى انتهى إلى هذه الآيةِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال ابنُ عباسٍ : إن هذا الحيَّ من قريشٍ كانوا يَشْرَحُون النساءَ بمكةَ ، ويتلذَّذون بهنَّ مُقْبلاتٍ ومُدبراتٍ ، فلمَّا قدِموا المدينةَ تزوَّجوا فى الأنصارِ ، فذهَبوا ليَفعلوا بهنَّ كما كانوا يَفعلون بالنساءِ بمكةَ ، فأنكرْنَ ذلك وقُلْنَ : هذا شىءٌ لم نكنْ نُؤْتَى عليه . فانتشر الحديثُ حتى انتهى إلى رسولِ اللهِ/ ﷺ ، فأنزَل اللهُ تعالى ذكرُه فى ذلك : ٣٩٦/٢ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : إن شئتَ فمقبلةً ، وإن شئتَ فمدبرةً ، وإن شئتَ فباركةً ، وإنما يعنى بذلك موضعَ الولدِ للحرثِ ، يقولُ : ائتِ الحرثَ من حيثُ شِئتَ [1] .

حدَّثنا أبو كُريبٍ ، قال : ثنا يونسُ بنُ بُكيْرٍ ، عن محمدِ بنِ إسحاقَ بإسنادِه نحوَه .

حدَّثنا محمدُ بنُ بشَّارٍ ، قال : ثنا ابنُ مَهْدِىٍّ ، قال : ثنا سفيانُ ، عن محمدِ بنِ

(١) أخرجه الطبرانى (١١٠٩٧) من طريق المحاربى به ، وأخرجه أبو داود (٢١٦٤) ، والحاكم ٢/ ١٩٥، والبيهقى ١٩٥/٧، ١٩٦ من طريق ابن إسحاق به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦٣/١ إلى ابن راهويه والدارمى وابن المنذر ، وتقدم تخريجه مختصرا عند الدارمى فى ص ٧٣٦.

المُنْكدِرِ ، قال : سمِعتُ جابرًا يقولُ : إن اليهودَ كانوا يقولون : إذا جامَعَ الرجلُ أهلَه في فرجِها من ورائِها كان ولدُه أحولَ . فأنْزَلَ اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾[1] .

حدَّثنا[2] مجاهدُ بنُ موسى ، قال : ثنا يزيدُ بنُ هارونَ ، قال : أخبرَنا الثوريُّ ، عن محمدِ بنِ المُنْكدِرِ ، عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ ، قال : قالت اليهودُ : إذا أتَى الرجلُ امرأتَه في قُبُلِها من دبُرِها وكان بينَهما ولدٌ كان أحولَ ، فأنْزَل اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ .

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا عبدُ الرحيمِ[3] بنُ سليمانَ ، عن عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ بنِ خُثَيْمٍ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ بنِ أبي بكرٍ ، عن أمِّ سلمةَ زوجِ النبيِّ ﷺ ، قالت : تزَوَّج رجلٌ امرأةً ، فأراد أن يُجَبِّيَها[4] ، فأبَت عليه وقالت : حتى أسألَ رسولَ اللهِ ﷺ . قالت أمُّ سلمةَ : فذكَرتْ ذلك لي . فذكَرتْ أمُّ

---

(١) أخرجه أبو داود (٢١٦٣) ، والبيهقى ١٩٤/٧ من طريق ابن بشار به ، وأخرجه مسلم (١١٩/١٤٣٥) من طريق ابن مهدى به ، وأخرجه البخارى (٤٥٢٨) ، ومسلم (١١٧/١٤٣٥) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٦) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠ ، وابن أبى حاتم فى تفسيره ٤٠٤/٢ (٢١٣٣) من طريق سفيان به ، وأخرجه عبد الرزاق فى تفسيره ١/ ٨٩ ، وسعيد بن منصور فى سننه (٣٦٦ ، ٣٦٧ - تفسير) ، والحميدى (١٢٦٣) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩ ، والدارمى ١/ ٢٥٨ ، ٢/ ١٤٥ ، ومسلم (١١٩/١٤٣٥) ، والترمذى (٤٠٦٢) ، وابن ماجه (١٩٢٥) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٤ ، ٨٩٧٥) ، وفى التفسير (٥٨) ، وأبو يعلى (٢٠٢٤) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠ ، وابن حبان (٤١٥٤ ، ٤١٨٥) ، والطبرانى فى الأوسط (٥٧١ ، ٨٨٠٦) ، وأبو نعيم فى الحلية ٣/ ١٥٤ ، والخطيب ١٣/ ٢٦٢ ، والبيهقى ٧/ ١٩٤ ، ١٩٥ ، والبغوى (٢٢٩٦) ، وفى تفسيره ١٩٨/١ من طرق عن محمد بن المنكدر به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦١/١ إلى عبد بن حميد وابن المنذر .

(٢) بعده فى ت ١ ، ت ٣ : « عن » .

(٣) فى ت ١ : « الرحمن » .

(٤) يجبيها : أى يكبها على وجهها ، تشبيها بهيئة السجود . النهاية ١/ ٢٣٨.

سلمةَ ذلك لرسولِ اللهِ ﷺ ، فقال : « أرْسِلى إليها » . فلمَّا جاءت قرَأ عليها رسولُ اللهِ ﷺ : « ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صمامًا[1] واحدًا ، صمامًا واحدًا » .

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا معاويةُ بنُ هشامٍ ، عن سفيانَ ، عن[2] عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ ، عن [3]ابنِ سابطٍ[3] ، عن حفصةَ ابنةِ[4] عبدِ الرحمنِ بنِ[5] أبى بكرٍ ، عن أمِّ سلمةَ ، قالت : قدِم المهاجرون فتزوَّجوا فى الأنصارِ ، وكانوا يُجَبُّون ، وكانت الأنصارُ لا تفعلُ ذلك ، فقالت امرأةٌ لزوجِها : حتى آتىَ النبىَّ ﷺ فأسْألَه عن ذلك . فأتتِ النبىَّ ﷺ فاسْتَحْيتْ أن تسألَه ، فسألتُ أنا ، فدعاها رسولُ اللهِ ﷺ ، فقرَأ عليها[6] : « ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صمامًا واحدًا ، صمامًا واحدًا » .

حدَّثنى أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا سفيانُ ، عن عبدِ اللهِ ابنِ عثمانَ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ ، عن أمِّ سلمةَ ، عن النبىِّ ﷺ بنحوِه .

حدَّثنا ابنُ بشَّارٍ وابنُ المُثنَّى ، قالا : ثنا ابنُ مَهْدِىٍّ ، قال : ثنا سفيانُ الثورىُّ ، عن عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ بنِ خُثَيْمٍ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ ابنةِ عبدِ الرحمنِ ، عن أمِّ سلمةَ ، عن النبىِّ/ ﷺ قولَه : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ ٣٩٧/٢

---

(١) الصمام واحد : أى : مسلك واحد ، الصمام : ما تسد به الفرجة ، فسمى الفرج به ، ويجوز أن يكون فى موضع صمام ، على حذف المضاف . النهاية ٣/ ٥٤.

(٢) فى م ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « بن » .

(٣ - ٣) فى ص ، ت ١ ، ت ٢ : « ابن سليط » ، وفى ت ٣ : « سليط » . وينظر تهذيب الكمال ١٧/ ١٢٣ .

(٤) بعده فى ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « عبد الله عن سفيان بن » :

(٥) فى ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « عن » .

(٦) فى ص : « علينا » .

شِئۡتُمۡ ﴾ . قال : « صمامًا واحدًا ، صمامًا واحدًا »[(١)] .

حدَّثني محمدُ بنُ مَعْمَرٍ البَحْرانيُّ[(٢)] ، قال : ثنا يعقوبُ بنُ إسحاقَ الحَضْرَميُّ[(٣)] ، قال : ثني وُهيبٌ ، قال : ثني عبدُ اللهِ بنُ عثمانَ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، قال : قلتُ لحفصةَ : إني أُريدُ [١/٢٦٥و] أن أسألَكِ عن شيءٍ وأنا أستَحْيِي منكِ أن أسألَكِ . قالت : سَلْ يا بُنَيَّ عمَّا بدا لك . قال : قلتُ : أسألُكِ عن غشيانِ النساءِ في أدبارِهنَّ . قالت : حدَّثَتني أمُّ سلمةَ ، قالت : كانت الأنصارُ لا تُجَبِّي ، وكان المهاجرون يُجَبُّون ، فتزوَّج رجلٌ من المهاجرين امرأةً من الأنصارِ . ثم ذكَر نحوَ حديثِ أبي كُريبٍ ، عن معاويةَ بنِ هشامٍ[(٤)] .

حدَّثنا ابنُ المُثنَّى ، قال : ثني وهبُ بنُ جريرٍ ، قال : ثنا شعبةُ ، عن ابنِ المنكدِرِ ، قال : سمِعتُ جابرَ بنَ عبدِ اللهِ يقولُ : إن اليهودَ كانوا يقولون : إذا أتَى الرجلُ امرأتَه باركةً جاء الولدُ أحولَ . فنزَلت : ﴿ نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٞ لَّكُمۡ فَأۡتُواْ حَرۡثَكُمۡ أَنَّىٰ شِئۡتُمۡ ﴾[(٥)] .

حدَّثني محمدُ بنُ أحمدَ بنِ عبدِ اللهِ الطُّوسيُّ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ موسى ، قال : ثنا يعقوبُ القُمِّيُّ ، عن جعفرٍ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ ، قال : جاء عمرُ إلى النبيِّ ﷺ فقال : يا رسولَ اللهِ ، هلكتُ ! قال : « وما الذي أهْلَكك ؟ »

---

(١) أخرجه الترمذى (٢٩٧٩) عن محمد بن بشار به ، وأخرجه أحمد ٣١٨/٦ (الميمنية) عن عبد الرحمن بن مهدى به .

(٢) فى ص : « النحراى » . وينظر : تهذيب الكمال ٢٦/ ٤٨٥.

(٣) فى ص : « الحصرى » . وينظر : تهذيب الكمال ٣٢/ ٣١٤.

(٤) أخرجه أحمد ٣٠٥/٦ (الميمنية) ، والدارمى ١/ ٢٥٦، والطحاوى فى شرح معانى الآثار ٣/ ٤٢، من طريق وهيب به .

(٥) أخرجه مسلم (١١٩/١٤٣٥) عن محمد بن المثنى به ، وأخرجه البغوى فى الجعديات (١٦٨٩) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠، والبيهقى ١٩٤/٧ من طريق شعبة به .

قال : حوَّلتُ رحلي الليلةَ . قال : فلم يَرُدَّ عليه شيئًا ، قال : فأوْحَى اللهُ إلى رسولِ اللهِ ﷺ هذه الآيةَ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ « أقْبِلْ وأدْبِرْ ، واتَّقِ الدُّبُرَ والحيضةَ »[1] .

حدَّثنا زكريا بنُ يحيى المصريُّ ، قال : ثنا أبو صالحٍ الحَرَّانيُّ ، قال : ثنا ابنُ لَهِيعةَ ، عن يزيدَ بنِ أبي حَبيبٍ ، أن عامرَ بنَ يحيى أخبَره ، عن حَنَشٍ الصنعانيِّ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن ناسًا مِن حِمْيَرَ أتَوْا إلى رسولِ اللهِ ﷺ يسألُونه عن أشياءَ ، فقال رجلٌ منهم : يا رسولَ اللهِ ، إني رجلٌ أُجَبِّي[2] النساءَ ، فكيف تَرَى في ذلك ؟ فأنْزَل اللهُ تعالى ذِكرُه في سورةِ « البقرة » بيانَ ما سألُوا عنه ، وأنْزَل فيما سأَل عنه الرجلُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال رسولُ اللهِ ﷺ : « ائْتِها مُقْبِلةً ومُدْبِرةً إذا كان ذلك في الفَرْجِ »[3] .

والصوابُ من القولِ في ذلك عندَنا قولُ مَن قال : معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : من أيِّ وجهٍ شِئتم . وذلك أن « أنَّى » في كلامِ العربِ كلمةٌ تَدُلُّ - إذا ابْتُدِئ بها في الكلامِ - على المسألةِ عن الوجوهِ والمذاهبِ ، فكأنَّ القائلَ إذا قال لرجلٍ : أنَّى لك هذا المالُ ؟ يريدُ : من أيِّ الوجوهِ لكَ . ولذلك يُجِيبُ المجيبُ فيه بأن يقولَ : مِن كذا

(١) أخرجه أحمد ٤/٤٣٤ (٢٧٠٣) ، والترمذى (٢٩٨٠) عن الحسن بن موسى به ، وأخرجه النسائى فى الكبرى (٨٩٧٧) ، وأبو يعلى (٢٧٣٦) ، والخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٦٩) ، وابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/٤٠٥ (٢١٣٤) ، وابن حبان (٤٢٠٢) ، والطبرانى (١٢٣١٧) ، والبيهقى ٧/ ١٩٨، والبغوى فى تفسيره ١/١٩٨ من طريق يعقوب به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ١/٢٦٢ إلى عبد بن حميد وابن المنذر والضياء فى المختارة .

(٢) فى النسخ : « أحب » . وفى تفسير ابن أبى حاتم : « أجب » . وليس المراد ، ولفظ الأحاديث قبله دالة عليه ، وينظر ص ٧٥٦.

(٣) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/٤٠٤ (٢١٣٠) ، والخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٧٠) ، والطحاوى فى شرح معانى الآثار ٣/ ٤٣، والطبرانى (١٢٩٨٣) من طريق ابن لهيعة به .

وكذا . كما قال تعالى ذِكرُه مخبِرًا عن زكريا فى مسألتِه مريمَ : ﴿ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ﴾ [آل عمران : ٣٧] . وهى مقاربةٌ « أين » ، و « كيف » فى المعنى ، ولذلك تداخَلَت معانيها ، فأشكلَت « أنى » على سامعِها ومُتأوِّلها حتى تأوَّلها بعضُهم بمعنى « أين » ، وبعضُهم بمعنى « كيف » ، وآخَرون بمعنى « متى » ، وهى مخالفةٌ جميعَ ذلك فى معناها ، وهنَّ لها مخالفاتٌ ؛ وذلك أن « أين » إنما هى حرفُ استفهامٍ عن الأماكنِ والمَحالِّ ، وإنما يُسْتَدَلُّ على افتراقِ معانى هذه الحروفِ بافتراقِ الأجوبةِ عنها ، ألا تَرَى أن سائلًا لو سأل آخرَ فقال : أين مالُك ؟ لقال : بمكانِ ٣٩٨/٢ / كذا . ولو قال له : أين أخوك ؟ لكان الجوابُ أن يقولَ : ببلدةِ كذا . أو : بموضعِ كذا . فيُجيبُه بالخبرِ عن محَلِّ ما سأله عن محَلِّه ، فيُعْلَمُ أن « أين » مسألةٌ عن المحَلِّ . ولو قال قائلٌ لآخرَ : كيف أنت ؟ لقال : صالحٌ . أو : بخيرٍ . أو : فى عافيةٍ . وأخبرَه عن حالِه التى هو فيها ، فيُعْلَمُ حينَئذٍ أن « كيف » مسألةٌ عن حالِ المسئولِ عن حالِه . ولو قال له : أنَّى يُحْيِى اللهُ هذا الميتَ ؟ لكان الجوابُ أن يقالَ : مِن وجهِ كذا ووجهِ كذا . فيَصِفُ قولًا ، نظيرَ ما وصَف اللهُ تعالى ذكرُه للذى قال : ﴿ أَنَّىٰ يُحْيِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴾ [البقرة : ٢٥٩] فعلًا حين بعَثه من بعدِ مماتِه .

وقد فرَّقتِ الشُّعراءُ بينَ ذلك فى أشعارِها ، فقال الكُمَيْتُ بنُ زيدٍ[(١)] :

تَذكَّرَ مِن أنَّى ومن أينَ شُرْبُه   يُؤامِرُ[(٢)] نَفْسَيْهِ كَذِى الهَجْمَةِ[(٣)] الأَبِلْ[(٤)]

وقال أيضًا[(٥)] :

(١) شعر الكميت ٢/ ٩٧.
(٢) يؤامر : يشاور . التاج (أ م ر) .
(٣) الهجمة : القطعة من الإبل ؛ ما بين الثلاثين والمائة . اللسان (هـ ج م) .
(٤) يقال : رجل أبِل وآبل : ذو إبل : إذا كان حاذقًا برِعْية الإبل ومصلحتها . اللسان (أ ب ل) .
(٥) مجاز القرآن ١/ ٩١، والمفصل ٤/ ١١١.

أنَّى ومِن أين آبَكَ[1] الطَّرَبُ   من حيثُ لاصَبْوَةٌ ولا رِيَبُ

فيُجَاءُ بـ « أنَّى » للمسألِةِ عن الوجهِ ، وبـ « أين » للمسألِةِ عن المكانِ ، فكأنه قال : مِن أيِّ وجهٍ ، ومن أيِّ موضعٍ راجَعك الطربُ ؟

والذى يَدُلُّ على فسادِ قولِ مَن تأوَّلَ قولَ اللهِ تعالى ذكرُه : ﴿فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : كيف شِئتم . أو تأوَّلَه بمعنى : حيثُ شِئتم . أو بمعنى : متى شئتم . أو بمعنى : أين شئتم – أن قائلًا لو قال لآخرَ : أنَّى تأتى أهلَك ؟ لكان الجوابُ أن يقولَ : مِن قُبُلِها . أو : من دُبُرِها . كما أخبرَ اللهُ تعالى ذكرُه عن مريمَ إذ سُئِلت : ﴿أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا﴾ . أنها قالت : ﴿هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ﴾ . وإذ كان ذلك هو الجوابَ ، فمعلومٌ أن معنى قولِ اللهِ تعالى ذكرُه : ﴿ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ إنما هو : فائتوا حرثَكم من حيثُ شِئتم من وجوهِ المأتَى . وأن ماعدا ذلك من التأويلاتِ فليس للآيةِ بتأويلٍ .

وإذ كان ذلك هو الصحيحَ ، فبيِّنٌ خطأُ قولِ مَن زعَم أن قولَه : ﴿ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . دليلٌ على إباحةِ إتيانِ النساءِ فى الأدبارِ ؛ لأن الدُّبُرَ لا مُحترَثَ فيه ، وإنما قال تعالى ذكرُه : ﴿ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ فائتوا الحَرْثَ من أيِّ وجُوهِه شِئتم ، وأيُّ مُحتَرَثٍ فى الدبرِ فيقالَ : ائتِه من وجهِه ؟!

وبيِّنٌ بما بيَّنَّا صحةُ معنى ما رُوِى عن جابرٍ وابنِ عباسٍ من أن هذه الآيةَ نزَلت فيما كانت اليهودُ تقولُه للمسلمين : إذا أتَى الرجلُ المرأةَ من دُبُرِها فى قُبُلِها جاء الولدُ أحولَ .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى :﴿ وَقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُمْ ﴾ .

اختَلف أهلُ التأويلِ فى معنى ذلك ؛ **فقال بعضُهم**: معنى ذلك : قدِّموا

(١) فى م : « نابك » .

لأنفسِكم الخيرَ .

٣٩٩/٢ / ذكرُ مَن قال ذلك

[٢٦٥/١ظ] **حدَّثني** موسى ، قال : ثنا عمرٌو ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّيِّ : أمَّا قولُه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ ، فالخيرَ[1] .

وقال آخَرون : بل معنى ذلك : وقدِّموا لأنفسِكم ذِكْرَ اللهِ عندَ الجماعِ وإتيانِ الحرثِ قبلَ إتيانِه .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا القاسمُ ، قال : ثنا الحسينُ ، قال : ثني محمدُ بنُ كثيرٍ ، عن عبدِ اللهِ بنِ واقدٍ ، عن عطاءٍ ، قال : أُرَاه عن ابنِ عباسٍ : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ . قال : يقولُ : باسمِ اللهِ . التسميةَ عندَ الجماعِ[2] .

والذى هو أَوْلَى بتأويلِ الآيةِ ما روَيْنا عن السُّدِّيِّ ، وهو أن قولَه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ . أمرٌ من اللهِ تعالى ذكرُه عبادَه بتقديمِ الخيرِ والصالحِ من الأعمالِ ليومِ مَعَادِهم إلى ربِّهم ، عُدَّةً منهم ذلك لأنفسِهم عندَ لقائِه فى موقفِ الحسابِ ، فإنه قال تعالى ذكرُه : ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [البقرة : ١١٠، المزّمل : ٢٠] .

وإنما قلنا : ذلك أولى بتأويلِ الآيةِ ؛ لأن اللهَ تعالى ذكرُه عقَّب قولَه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ بالأمرِ باتقائِه فى ركوبِ معاصيه ، فكان الذى هو أَوْلَى بأن يكونَ[3] قبلَ التهددِ على المعصيةِ عامًّا ، الأمرَ بالطاعةِ عامًّا .

(١) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٤٠٦/٢ (٢١٣٩) من طريق عمرو بن حماد به .

(٢) ذكره ابن كثير فى تفسيره ١/ ٣٨٩، عن المصنف .

(٣) بعده من ص، م، ت ١: «الذى» .

فإن قال لنا قائلٌ : وما وجهُ الأمرِ بالطاعةِ بقولِه : ﴿ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ﴾ . من قولِه : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ؟

قيل : إن ذلك لم يُقْصَدْ به ما توهَّمَته ، وإنما عُنِى به : وقدِّموا لأنفسِكم من الخيراتِ التى ندَبْناكم إليها بقولِنا : ﴿ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ [البقرة : ٢١٥] . وما بعده من سائرِ ما سألوا رسولَ اللهِ ﷺ فأُجيبوا عنه مما ذكَره اللهُ تعالى ذكرُه فى هذه الآياتِ . ثم قال تعالى ذكرُه : قد بيَّنَّا لكم ما فيه رَشَدُكم وهدايتُكم[1] إلى ما يُرْضِى ربَّكم عنكم ، فقدِّموا لأنفسِكم الخيرَ الذى أمَركم به ، واتَّخِذوا عنده به عهدًا لِتَجِدوه لديه إذا لَقِيتُموه فى معادِكم ، واتَّقُوه فى معاصيه أن تَقْرَبوها ، وفى حدودِه أن تُضَيِّعوها ، واعْلَموا أنكم - لا محالةَ - مُلاقُوه فى معادِكم ، فمُجازى المحسن منكم بإحسانِه ، والمسيءَ بإساءتِه .

القولُ فى تأويلِ قولِه عزَّ ذكرُه : ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾﴾ .

وهذا تحذيرٌ من اللهِ تعالى ذكرُه عبادَه أن يأتوا شيئًا ممَّا نهاهم عنه من معاصيه ، وتخويفٌ لهم عقابَه عند لقائِه ، كما قد بيَّنَّا قبلُ[2] ، وأمرٌ لنبيِّه محمدٍ ﷺ أن يُبَشِّرَ مِن عبادِه ، بالفوزِ يومَ القيامةِ ، وبكرامةِ الآخرةِ ، وبالخلودِ فى الجنةِ ، مَن كان منهم محْسنًا مؤْمنًا[3] بكُتُبِه ورُسُلِه وبلقائِه ، مصدِّقًا إيمانَه قولًا بعملِه ما أمَره به ربُّه ، وافْتَرض عليه مِن فرائضِه ، [4]وفيما[4] ألزَمه من حقوقِه ، وبتجَنُّبِه ما أمَره بتجنُّبِه من معاصيه .

---

(١) فى ت ١ ، ت ٣ : « تدابركم » .
(٢) ينظر ما تقدم فى ١/ ٦٣٢ .
(٣) سقط من : ص .
(٤ - ٤) فى م : « فيما » .

Tafsir Durre Mansor J1 told about Anal Sex (Urdu)

مذکورہ کلمہ شہادت اور دعا پڑھتے تھے۔

امام القشیری نے الرسالہ میں اور ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس کی شخص کی طرح ہوتا ہے جس کا گناہ ہوتا ہی نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ توبہ کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت (شرمندگی)

امام وکیع، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الشعب میں حضرت الشعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس کا گناہ ہی نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابوالمنذر اور بیہقی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر انسان خطا کرنے والا ہے اور بہتر خطا کرنے والے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں (2)۔

امام احمد نے الزہد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی تھی اولاد آدم خطا کرنے والی ہے اور بہتر خطا کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ان سے پوچھا گیا کیا میں احرام کی حالت میں اپنے اوپر پانی ڈالوں؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو تم آؤ اپنے کھیت میں جس طرح چاہو اور پہلے پہلے کرلو اپنی بھلائی کے کام اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ تم ملنے والے ہو اس سے اور (اے حبیب) خوش خبری دو مومنوں کو''۔

امام وکیع، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابونعیم حلیہ میں اور بیہقی نے سنن میں روایت فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہود کہتے تھے کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے فرج میں وطی کرے، اور وہ حاملہ ہو جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ...... تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وطی فرج میں ہو تو آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف ہو (دونوں طرح جائز ہے) (3)

امام سعید بن منصور، دارمی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہود نے

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 388 (7040)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت　2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 420 (7127)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 474

مسلمانوں سے کہا جو اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے فرج میں وطی کرتا ہے اس کا بیٹا بھینگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے جب کہ وطی فرج میں ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے (المصنف میں)، عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مرہ الہمدانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی ایک مسلمان سے ملا اور اسے کہا تم عورتوں کی پیٹھ کی طرف سے جماع کرتے ہو گویا اس نے اس کیفیت کو ناپسند کیا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دے دی کہ وہ عورتوں سے جیسے چاہیں ان کی فروج میں جماع کریں، چاہیں تو آگے کی طرف سے کریں، چاہیں تو ان کے پیچھے کی طرف سے کریں(2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود مسلمانوں سے مزاح کرتے تھے کہ وہ عورتوں کے ساتھ پیچھے کی طرف سے ہو کر فرج میں جماع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی(3)۔

امام ابن عساکر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار اپنی عورتوں سے حقوق زوجیت ادا کرتے جب کہ وہ پہلو کے بل لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور قریش چت لٹا کر جماع کرتے تھے۔ ایک قریشی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اس نے اپنے طریقہ سے حقوق زوجیت کا ارادہ کیا تو عورت نے کہا نہیں ایسے کرو جیسے وہ کرتے تھے۔ اس واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، پہلو کے بل لیٹ کر جیسے چاہو مجامعت کرو جب کہ وہ عمل ایک سوراخ (فرج) میں ہو۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن ابی ہلال رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ نے اسے بتایا کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ کچھ صحابہ کرام ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، ایک یہودی بھی ان کے قریب تھا۔ کسی صحابی نے کہا میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہوں جب کہ وہ پہلو کے بل لیٹی ہوئی ہوتی ہے۔ دوسرے نے کہا میں اس سے مجامعت کرتا ہوں جب کہ وہ کھڑی ہوتی ہے۔ تیسرے نے کہا میں اس سے وطی کرتا ہوں جب کہ وہ بیٹھی ہوتی ہے، یہودی نے کہا تمہاری مثال چوپائیوں والی ہے۔ لیکن ہم (یہود) تو ایک ہیئت پر جماع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (4)

امام وکیع، ابن ابی شیبہ اور دارمی نے الحسن سے روایت کیا ہے کہ یہود مسلمانوں کے سخت احکام پر اعتراض کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے، وہ کہتے تھے اے اصحاب محمد اللہ کی قسم تمہارے لئے عورتوں کے پاس آنے کا صرف ایک طریقہ حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنی خواہش کو ہر طریقہ سے پورا کرنے کی رخصت عطا فرمادی(5)۔

1۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 45-840 (366,68) مطبوعہ دار الصمیعی مکہ مکرمہ
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 470
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16671) مطبوعہ مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 470
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 518، (16673)

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہود ایک حسد کرنے والی قوم تھی، انہوں نے کہا اے اصحاب محمد ﷺ اللہ کی قسم تمہارے لئے عورتوں کے پاس آنے کا صرف ایک طریقہ ہی حلال ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی اور یہ آیت نازل فرمادی، پس اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمادی کہ مرد اپنی بیوی سے جیسے چاہے لطف اندوز ہو، چاہے تو آگے کی طرف آئے، چاہے تو پیچھے کی طرف آئے لیکن راستہ ایک ہی استعمال کرتے (یعنی فرج میں خواہش پوری کرے)

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا تم اپنی عورتوں کے پاس جانوروں کی طرح آتے ہو اونٹ کی طرح انہیں بٹھاتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فرمایا مرد عورت کے پاس آئے جیسے چاہے جب کہ عمل ہو فرج میں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہود نے عورتوں کے پاس آنے کے متعلق مسلمانوں کو عار دلائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہود کو جھٹلایا اور مسلمانوں کو اپنی عورتوں کے پاس آنے کی ہر طرح کی رخصت دے دی۔

امام ابن عساکر نے حضرت محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو ہمیں بتاتے ہیں کہ عورتوں کے پاس مرد آتے تھے جب کہ وہ الٹی سوئی ہوئی ہوتی تھیں۔ یہود نے کہا جو اس کیفیت میں عورت کے پاس آئے اس کا بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور بیہقی نے الشعب میں حضرت صفیہ بنت شیبہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے اپنی عورتوں کے پاس ان کی فرج میں ان کی پچھلی طرف سے آنے کا ارادہ کیا، عورتوں نے اس طریقہ سے انکار کیا۔ عورتیں ام سلمہ کے پاس آئیں اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا، حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہے تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ، لیکن راستہ ایک ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، دارمی، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سنن میں حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے کہا میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے وہ بات پوچھنے میں حیا آ رہا ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے پوچھ جو تیرے دل میں ہے، انہوں نے کہا میں آپ سے عورتوں کی دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرنے کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا مجھے ام سلمہ نے بتایا کہ انصار اس طرح نہیں کرتے تھے جب کہ مہاجر اس طرح کرتے تھے اور یہود کہتے تھے کہ جو اپنی عورت سے دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرے گا اس کا بچہ بھینگا ہو گا۔ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے نکاح کیا، پس انہوں نے دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرنی چاہی تو عورت نے اپنے خاوند کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس نے کہا ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ

1۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 1، صفحہ 341(265)

ﷺ سے مسئلہ پوچھ لیں۔ وہ عورت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور یہ مسئلہ عرض کیا، انہوں نے کہا بیٹھ جا ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے۔ جب آپ تشریف لائے تو انصاری عورت نے سوال کرنے میں شرم محسوس کی، وہ باہر نکل گئی اور حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے مسئلہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس عورت کو بلاؤ۔ وہ بلائی گئی تو آپ ﷺ نے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا راستہ ایک ہے (1)۔

امام مسند ابی حنیفہ میں حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند میرے پیچھے کی طرف سے آگے کی طرف آتا ہے میں پیچھے کے عمل کو ناپسند کرتی ہوں۔ جب یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب کہ راستہ ایک ہو۔

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے)، نسائی، ابویعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، طبرانی، الخرائطی (مساوی الاخلاق) اور بیہقی نے سنن میں اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ عرض کی آج رات میں نے اپنی بیوی سے دبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کی طرف سے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا آگے کی طرف آؤ، پیچھے کی طرف آؤ، لیکن دبر اور حیض سے اجتناب کرو (2)۔

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت انصار کے چند لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مسئلہ دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر حالت (وکیفیت) میں آؤ جب کہ ہو فرج میں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور الخرائطی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حمیر قبیلہ کے چند لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل دریافت کئے۔ ایک شخص نے کہا میں عورتوں سے محبت کرتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ دبر کی طرف سے آؤں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت ان کے سوالوں کے جواب میں نازل کی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اس کے پاس آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے جب کہ ہو فرج میں (3)۔

امام ابن راہویہ، دارمی، ابوداؤد، ابن جریر، ابن المنذر، طبرانی، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے سنن میں مجاہد عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابن عمر۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ نے خیال کیا کہ یہ انصار

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 475　2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 476　3۔ ایضاً

کا قبیلہ ہے اور یہ بت پرست ہیں اور ان کے ساتھ یہود کا قبیلہ ہے اور یہ یہود اہل کتاب ہیں اور یہود کو علم میں فضیلت سمجھی جاتی تھی اور لوگ اکثر معاملات میں ان کی پیروی کرتے تھے اور اہل کتاب کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں کے پاس ایک طریقہ سے آتے تھے، یہ عورت کو زیادہ ڈھانپنے والا تھا اور انصار نے اسی طریقہ کو اپنایا اور قریش چت لٹا کر جماع کرتے تھے اور وہ ان سے لطف اندوز ہوتے تھے جب کہ وہ سیدھی یا الٹی یا چت لیٹی ہوتی تھی۔ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ایک شخص نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ وہ اس کے پاس پیچھے کی طرف سے آنے لگا تو اس نے انکار کیا۔ اس نے کہا ہم تو ایک طریقہ سے آتے ہیں، اس طرح کرو ورنہ مجھ سے دور ہو جاؤ۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سیدھی ہوں یا الٹی ہوں لیکن ہو فرج میں تو جیسے چاہو آؤ۔ یعنی دبر کی طرف سے قبل (فرج) میں ہو۔ طبرانی نے یہ زائد روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابن عمر نے فرمایا اس کی دبر میں، پس ابن عمر وہم میں پڑ گئے۔ پس حدیث اسی طرح نقل کی ہے (1)۔

امام عبد بن حمید اور دارمی نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ حالت حیض میں عورتوں سے اجتناب کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ دبر میں وطی کرتے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی فرج میں اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اس سے تجاوز نہ کرو۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ایک شخص آیا اور کہا کیا تم آیت حیض کے متعلق میری تشفی نہیں فرماؤ گے؟ ابن عباس نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس نے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تلاوت کی تو ابن عباس نے فرمایا اللہ نے تمہیں اس جگہ وطی کرنے کا حکم دیا ہے جہاں سے خون آتا ہے پھر تمہیں ان کے پاس آنے کا حکم ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ نے فرمایا نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔ یعنی تم اپنی کھیتی میں آؤ جیسے چاہو (پس دبر میں وطی بھی جائز ہے)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا افسوس! دبر میں وطی بھی حرث میں شامل ہے؟ اگر مسئلہ اس طرح ہوتا جیسے تو کہہ رہا ہے تو پھر حیض کا حکم منسوخ ہوتا۔ جب فرج میں حیض آتا تو دبر میں وطی کر لیتا لیکن اَنّٰى شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات جس وقت چاہو (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی پیٹ کی طرف سے پیٹھ کی طرف جیسے چاہو لیکن دبر اور حیض میں نہ ہو (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو صالح سے روایت کیا ہے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی اگر تو چاہے تو اس کے پاس آ جب کہ وہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 474 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 472 3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16668)

چت لیٹی ہو[اگر چاہے تو اس کے پاس آ جب کہ وہ الٹی ہو[اگر تو چاہے تو وہ گھٹنوں اور ہاتھوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تو اس کے پاس آئے اس کے سامنے سے، اس کے پیچھے سے جب کہ وطی دبر میں نہ ہو(2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تم اپنے عورتوں کے فروج میں ہر طرح سے آؤ(3)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا تھا فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ، میں سمجھا تھا کہ یہ میرے لئے حلال ہے۔ آپ نے فرمایا اے بیوقوف، اَنّٰى شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے تم چاہو وہ بیٹھی ہو، کھڑی ہو۔ چت لیٹی ہو، الٹی لیٹی ہو لیکن ہو فرج میں۔ اس سے تجاوز نہ کر۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حرث سے مراد جائے ولادت ہے(4)۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپنی کھیتی میں آ جہاں سے کچھ اگتا ہے(5)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تم جیسے چاہو اپنی بیوی کے پاس آؤ جب کہ وطی دبر میں نہ ہو اور عورت حالت حیض میں نہ ہو(6)۔

امام ابن جریر اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حرث سے مراد فرج ہے۔ وہ فرماتے تھے تم جیسے چاہو وہ چت لیٹی ہو، الٹی لیٹی ہو جیسے تم چاہو لیکن فرج سے کسی دوسری طرف تجاوز نہ ہو مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ کا یہی مطلب ہے(7)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ عورت کی دبر میں وطی کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے الحرث سے مراد قبل (فرج) ہے جس سے نسل اور حیض آتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ یعنی تم جس طریقہ سے چاہو آؤ(8)۔

امام دارمی اور الخرائطی نے مساوی الاخلاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد اپنی بیوی کے پاس آئے وہ کھڑی ہو یا بیٹھی ہو، آگے سے، پیچھے سے جیسے چاہے لیکن عمل ہو آنے کی جگہ میں۔

امام بیہقی نے سنن میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تو اس کے پاس آ جہاں سے حیض آتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے(9)۔ بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو اس کے پاس فرج میں آئے جب وہ چت لیٹی ہو یا الٹی لیٹی ہو(10)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16665)	2۔ ایضاً، (16672)	3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 518 (16677)

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 469

5۔ سنن کبری از بیہقی، باب اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 196، مطبوعہ دار الفکر بیروت

6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 469	7۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 470	8۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 471

9۔ سنن کبریٰ، از بیہقی، جلد 7، صفحہ 196، مطبوعہ دار الفکر بیروت	10۔ ایضاً

امام ابن ابی شیبہ اور خرائطی نے مساوی الاخلاق میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ اس کے پاس آئے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو جس حال میں آئے جب کہ دبر میں نہ ہو(1)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، دارمی اور بیہقی نے حضرت ابو القعقاع الحرمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا میں جیسے چاہوں اپنی بیوی کے پاس آؤں۔ ابن عباس نے فرمایا ہاں۔ پوچھا جہاں چاہوں، ابن مسعود نے فرمایا ہاں، اس نے پوچھا جب چاہوں؟ ابن مسعود نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے ابن مسعود کو سمجھایا کہ وہ اس کی مقعد (دبر) میں آنا چاہتا ہے، ابن مسعود نے فرمایا نہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے(2)۔

امام احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد اور نسائی نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ہم اپنی عورتوں کے کس حصہ میں آئیں اور کیا چھوڑ دیں؟ فرمایا وہ تیری کھیتی ہے جیسے چاہے آ لیکن اس کے چہرے پر نہ مار اور اسے برا بھلا نہ کہہ اور نہ اسے چھوڑ مگر گھر میں اسے کھلا جب تو کھائے، اسے پہنا جب تو پہنے اور یہ کیسے نہ ہو تم ایک دوسرے سے علیحدگی میں مل چکے ہو، مگر جو اس پر حلال ہو۔

امام شافعی نے (الام میں)، ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن المنذر اور بیہقی نے سنن میں حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ عورتوں کی دبر میں وطی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا حلال ہے یا فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب وہ واپس مڑا تو فرمایا تو نے کیسے سوال کیا تھا کہ دبر کی طرف سے قبل میں ہو تو جائز ہے لیکن دبر کی طرف سے دبر میں وطی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے نہیں شرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو(3)۔

امام الحسن بن عرفہ نے اپنے جزء میں اور ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا کرو، اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کی دبر میں وطی حلال نہیں ہے(4)۔

ابن عدی نے جابر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر (میں وطی کرنے سے) بچو۔

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی مرد سے بدفعلی کرتا ہے یا عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے(5)۔

امام ابو داؤد، الطیالسی، احمد اور بیہقی نے اپنی سنن میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ نبی

3۔ سنن ابن ماجہ، باب النھی عن الاتیان النساء فی ادبارھن، جلد 2، صفحہ 456 (1924)
4۔ سنن الدارقطنی، باب النکاح، جلد 3، صفحہ 288 (108) مطبوعہ دار المحاسن قاہرہ
5۔ جامع ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 5، صفحہ 90 (1165) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے یہ چھوٹی لواطت ہے(1)۔

امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے حیاء کرو جیسے حیاء کرنے کا حق ہے، اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام احمد، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ملعون ہے جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے۔

امام ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مرد یا عورت کی دبر میں لواطت کی اس نے کفر کیا۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مردوں اور عورتوں کی دبر میں وطی کرنا کفر ہے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ موقوف اصح ہے(2)۔ وکیع اور البزار نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام نسائی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ سے حیاء کرو، اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے نہیں شرماتا تم عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو (ابن کثیر کہتے ہیں موقوف اصح ہے)

امام ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام ابن وہب اور ابن عدی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتوں کی دبر میں وطی کرتا ہے وہ ملعون ہے۔

امام احمد نے حضرت طلق بن یزید یا یزید بن طلق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے حیاء نہیں فرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے حیا نہیں فرماتا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو، اللہ تعالیٰ حق کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا(3)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب الاتیان فی ادبار ہن، جلد 7، صفحہ 198، مطبوعہ دارالفکر بیروت 2۔ ایضاً
3۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 355 (5375) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنی عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر عنایت نہیں فرمائے گا(1)۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، نسائی اور بیہقی نے الشعب میں طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن عباس سے اس شخص کے بارے پوچھا گیا جو بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو ابن عباس نے فرمایا یہ شخص مجھ سے کفر کے متعلق پوچھتا ہے۔

امام عبدالرزاق اور بیہقی نے الشعب میں عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایسا کرنے والے شخص کو سزا دی تھی۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایسا نہیں کرتا مگر کافر(2)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق روایت کیا گیا جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے(3)۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرات سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہما اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے اس کو ناپسند کیا اور منع فرمایا۔ عبداللہ بن احمد اور بیہقی نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے عقبہ بن وشاح نے بتایا کہ ابودرداء نے فرمایا ایسا نہیں کرتا مگر کافر(4)۔ فرماتے ہیں مجھے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے) فرماتے ہیں کچھ چیزیں قرب قیامت کے وقت اس امت میں پائی جائیں گی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی یا اپنی لونڈی کی دبر میں لواطت کرے گا۔ یہ ان چیزوں میں ہے جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور اس پر اللہ اور اس کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ عورت عورت سے وطی کرے گی اور یہ بھی اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، ان لوگوں کی نماز ہی نہیں جب تک یہ اس عمل پر قائم رہیں حتی کہ اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرلیں، حضرت زر فرماتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے پوچھا توبہ نصوح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا توبہ نصوح یہ ہے کہ جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو گناہ پر شرمندہ ہو اور اپنی ندامت کے ساتھ اپنی برائی کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے(5)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے

1۔ سنن ابن ماجہ، باب النہی عن اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 2، صفحہ 456 (1923)

2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 7۔ صفحہ 199 3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 198

4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 97-198 5۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 375، (5457)

Tafsir Durre Mansor J1 Told That All 20 Ahadith (مرفوع احادیث) Prohibiting Anal Sex Are Weak (Urdu)

جیسے مرد سے بدفعلی کرتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ یعنی جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حیض کی حالت میں جدا ہونے کا حکم دیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ اور فرمایا اگر تو چاہے تو وہ کھڑی ہو، بیٹھی ہو سیدھی لیٹی ہو یا الٹی لیٹی ہو لیکن ہو فرج میں۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طاؤس سے عورتوں کی دبر میں وطی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ کفر ہے، یہ عمل قوم لوط سے شروع ہوا، وہ اپنی عورتوں کی دبر میں وطی کرتے تھے اور مرد مرد سے لواطت کرتا تھا۔

امام ابوبکر الاثرم نے سنن میں، اور ابوبشر دولابی نے الکنی میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، دارمی اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ موقوف حدیث اصح ہے۔ حفاظ حدیث فرماتے ہیں اس مسئلہ کے متعلق تمام مرفوع احادیث جن کی تعداد تقریباً بیس ہے سب کی سب ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے اور ان میں سے موقوف صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں منکر ہے کسی طریق سے بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ بخاری، البزار، نسائی اور دوسرے علماء نے تصریح کی ہے۔

امام نسائی، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابوالنضر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نافع مولیٰ بن عمر سے کہا کہ تمہارے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ تم اکثر کہتے ہو کہ ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کا فتویٰ دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا لوگوں نے مجھ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ میں ابھی آپ کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔ ابن عمر قرآن پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے پاس تھا۔ جب آپ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا اے نافع تم اس آیت کے نزول کے متعلق جانتے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا ہم قریشی لوگ عورتوں کی دبر کی طرف سے قبل میں وطی کرتے تھے۔ ہم جب مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے انصار کی عورتوں سے نکاح کئے ہم نے اپنے طریقہ پر ان سے وطی کرنی چاہی تو انہوں نے اس طریقہ کو ناپسند کیا اور اس کا انکار کیا اور انصار کی عورتیں یہود کے طریقہ پر تھیں پہلو کے بل ان سے وطی کی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ۔

امام دارمی نے حضرت سعید بن یسار ابوالحباب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ لونڈیوں کی دبر میں وطی کے بارے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان بھی ایسا کرتا ہے۔

امام بیہقی نے سنن میں عکرمہ بن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ وہ دبر میں وطی کو انتہائی عیب شمار کرتے تھے (1)۔

الواحدی نے الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ مہاجرین کے متعلق نازل ہوئی، جب وہ مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے انصار اور یہود کے درمیان عورتوں کے آگے اور پیچھے کی طرف سے وطی کرنے کا ذکر

1۔ سنن کبری از بیہقی، باب اتیان الرجال فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 199

Bukhari & Tabari said: "in Anus"

کیا جب کہ وطی فرج میں ہو۔ یہود نے پیچھے کی طرف سے آنے کو معیوب کہا، انہوں نے کہا یہ صرف آگے کی طرف سے ہی جائز ہے۔ یہود نے کہا ہم اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ جو عورتوں کے ساتھ ایسی حالت میں وطی کرتے ہیں جب کہ وہ چت لیٹی ہوئی نہیں ہوتی ہیں تو وہ اللہ کے نزدیک گندے ہیں۔ اسی طریقہ کی وجہ سے بھینگا پن اور اعضاء کی خرابی ہے۔ مسلمانوں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کی ہم زمانہ جاہلیت میں اور زمانہ اسلام میں جیسے چاہتے تھے عورتوں کے پاس آتے تھے اب یہود نے ہم پر اعتراض کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہود کو جھٹلایا اور یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیہ۔ فرمایا فرج ہی بچے کی کھیتی ہے۔ پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جیسے چاہو آگے سے، پیچھے سے (لیکن) ہو فرج میں۔

مذکورہ آیت کریمہ کے متعلق دوسرا قول

امام اسحٰق بن راہویہ (نے اپنی سند اور تفسیر میں) بخاری اور ابن جریر نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پڑھی تو ابن عمر نے فرمایا کیا تم اس آیت کا شان نزول جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ آیت کریمہ عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کے متعلق نازل ہوئی (1)۔

امام بخاری ابن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ فرمایا دبر میں آؤ (2)

امام الخطیب نے رواۃ مالک میں نضر بن عبداللہ الازدی کے طریق سے حضرت عن مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے آیت کریمہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کے متعلق روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا مرد اگر چاہے تو قبل (فرج) میں وطی کرے، اگر چاہے تو دبر میں کرے۔

امام الحسن بن سفیان نے اپنی مسند میں، طبرانی نے الاوسط میں، حاکم اور ابونعیم نے مستخرج میں حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کی رخصت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

امام ابن جریر، طبرانی (الاوسط میں)، ابن مردویہ اور ابن النجار نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی عورت کی دبر میں وطی کی تو لوگوں نے اس کو عجیب سمجھا اور انہوں نے کہا اس کے لنگوٹ کر دو، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۔ (3)

امام الخطیب نے رواۃ مالک میں احمد بن حکم العبدی کے طریق سے حضرت مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے نقل کیا ہے ابن عمر فرماتے ہیں ایک انصاری عورت اپنے خاوند کی شکایت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (الآیہ)۔

امام نسائی اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم عن ابن عمر کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی پھر اس کو بڑا دکھ ہوا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔ (4)

امام دارقطنی نے غرائب مالک میں ابوبشر الدولابی کے طریق سے بیان کرتے ہیں سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 472 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 473 3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 473 4۔ ایضاً

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ابن عمر نے فرمایا اے نافع میرے سامنے قرآن پکڑو۔ انہوں نے قرآن پڑھا جب نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو مجھے فرمایا اے نافع تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیوں نازل ہوئی۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک انصاری کے متعلق نازل ہوئی جس نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تھی، لوگوں نے اس کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ میں نے ابن عمر سے پوچھا کیا دبر کی طرف سے قبل میں اس نے وطی کی تھی؟ ابن عمر نے فرمایا نہیں دبر میں وطی کی تھی۔ الرفا نے فوائد تخریج الدارقطنی میں نبانا ابواحمد بن عدوس نبأ نا علی بن جعد نبأ نا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر کے سلسلے سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا ایک شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی ذئب سے کہا آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے بعد اس کے متعلق میں کیا کہوں۔

امام طبرانی، ابن مردویہ اور حضرت احمد بن اسامہ التجیبی رحمہ اللہ نے اپنے فوائد میں نافع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقرہ پڑھی پھر جب اس آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سے گزرے تو فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیوں نازل ہوئی؟ فرمایا نہیں فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنی عورتوں کی دبروں میں وطی کرتے تھے۔

امام دارقطنی اور دعلج دونوں نے غرائب مالک میں ابومصعب اور اسحٰق بن محمد القروی کے طریق سے حضرت نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھ پر قرآن پکڑو پھر انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی حتی کہ وہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا اے نافع کیا تم جانتے ہو یہ آیت کیوں نازل ہوئی؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ آیت ایک انصاری کے متعلق نازل ہوئی جس نے بیوی کی دبر میں وطی کی تھی پھر اسے دل میں پریشانی لاحق ہوئی، اس نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ دارقطنی کہتے ہیں یہ حدیث حضرت امام مالک سے ثابت ہے، ابن عبدالبر کہتے ہیں اس معنی کی ابن عمر سے روایت صحیح معروف اور مشہور ہے۔

امام ابن راہویہ، ابویعلی، ابن جریر، الطحاوی (مشکل الآثار) اور ابن مردویہ نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۔ (1)

امام نسائی، طحاوی، ابن جریر اور دارقطنی نے حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم عن مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ لوگ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ العبد یا العلج نے میرے باپ کے متعلق جھوٹ بولا، مالک نے کہا میں یزید بن ہارون پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے سالم بن عبداللہ عن ابن عمر کے سلسلے سے بالکل اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح نافع نے کیا ہے، مالک سے کہا گیا کہ حارث بن یعقوب ابوالحباب سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن ہم لونڈیاں خریدتے ہیں، کیا ہم ان کے لئے تحمیض کرلیا کریں، ابن عمر نے پوچھا تحمیض کیا ہے، انہوں نے دبر (میں وطی کا) ذکر کیا، ابن عمر نے کہا اف

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 473

P¨ÒÑ No. 687 & 688 Ós mÓssÑd ÓÔ soft copy.

پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شے کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی (7)۔

امام عبد الرزاق، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم عزل کرتے تھے جب کہ یہود کہتے ہیں کہ یہ موءودۃ صغریٰ ہے (چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کچھ مانع نہیں (1)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد اور بیہقی نے حضرت ابوسعید الخدری سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میری لونڈی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں اور میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور میں اس سے وہی ارادہ کرتا ہوں جو مرد کرتے ہیں اور یہود کہتے ہیں کہ عزل موءودۃ صغریٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود نے جھوٹ بکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر اسے پیدا فرمانے کا ارادہ فرماتا تو تو کبھی اس کو نہ روک سکتا (2)۔ البزار اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا گیا کہ یہود کہتے ہیں یہ موءودۃ صغریٰ ہے فرمایا یہود نے جھوٹ بکا ہے (3)۔

امام مالک، عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے عزل کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا تیری کھیتی ہے، اگر تو چاہے تو اسے سیراب کر چاہے تو پیاسا رکھ (4)۔

امام عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابن آدم کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس نفس کو قتل کر دے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے، وہ تیری کھیتی ہے، اگر تو چاہے تو اسے پیاسا رکھ، اگر چاہے تو اسے سیراب کر (5)۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا (6)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرمایا لونڈی سے عزل کیا جائے گا اور آزاد عورت سے مشورہ لیا جائے گا (7)۔

امام عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزل کے بارے آزاد عورت سے مشورہ کیا جائے گا اور لونڈی سے مشورہ نہیں کیا جائے گا (8)۔

امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دس عادتوں کو ناپسند فرماتے

1۔ جامع ترمذی، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 135، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ
2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 230، مطبوعہ دار الفکر بیروت 3۔ ایضاً، باب العزل، جلد 7، صفحہ 230
4۔ موطا امام مالک کتاب الطلاق، جلد 2، صفحہ 595 (99) مطبوعہ بیروت
5۔ مصنف عبد الرزاق، باب العزل، جلد 7، صفحہ 146 (12572) مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت
6۔ سنن ابن ماجہ باب العزل، جلد 2، صفحہ 458 (1928) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
7۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب قال یعزل عن الحرۃ باذنھا، جلد 7، صفحہ 231
8۔ مصنف عبد الرزاق، باب الحرۃ فی العزل جلد 7، صفحہ 143 (12561)

تھے، سونے کی انگوٹھی پہننا، تہبند کا گھسیٹنا، ایسی خوشبو استعمال کرنا جس کا رنگ ہو، بڑھاپے کو بدلنا، معوذات کے علاوہ دم کرنا، تعویز لٹکانا، چوسر کے پانسے پھینکنا، غیر محل میں زینت کا اظہار، آزاد عورت سے عزل کرنا اور بچے کو بگاڑنا، یہ دس حرام ہیں (1)

اس آیت کے متعلق چوتھا قول

امام عبد بن حمید نے ابن الحنفیہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں اَنّٰی شِئْتُمْ سے مراد اِذَا شِئْتُمْ ہے یعنی جب چاہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ کے تحت فرمایا کہ اس سے مراد بچہ ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے (2)۔

امام عبد الرزاق (المصنف میں) ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا اگر ان کے لئے بچہ مقدر کیا گیا تو اسے کبھی شیطان نقصان نہیں پہنچائے گا (3)۔

امام عبد الرزاق اور العقیلی (الضعفاء میں) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم سامان نہ بنائیں مگر مسافر جیسا سامان بنائیں۔ ہم قیدی نہ بنائیں مگر جن سے خود نکاح کریں یا آگے ان کا کسی سے نکاح کریں اور ہمیں حکم دیا کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے اہل پر داخل ہو تو نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو حکم دے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ وہ دعا کرے اور اہلیہ کو حکم دے کہ وہ آمین کہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک نوجوان لڑکی سے نکاح کیا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھ سے لڑے گی، عبد اللہ نے فرمایا الفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھگڑنا شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ ناپسند کر رہا ہے جو اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو اسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دے پھر یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ وَارْزُقْنِيْ مِنْهُمْ وَارْزُقْهُمْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰى خَيْرٍ۔ (4)

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے ابوسعید مولی بنی اسد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور میں نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو دعوت دی۔ ان میں حضرات ابوذر اور ابن مسعود بھی تھے۔ انہوں نے مجھے سکھایا کہ جب تیری اہلیہ تیرے پاس آئے تو تو دو رکعت نماز پڑھ اور اسے حکم دے کہ وہ تیرے پیچھے نماز پڑھے پھر اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے اس کے خیر کا سوال کر اور اس کے شر سے پناہ مانگ پھر اپنے حقوق پورے کر (5)۔

1۔ سنن کبری از بیہقی باب من کرہ العزل، جلد 7، صفحہ 232
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 478
3۔ جامع ترمذی، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 129، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ
4۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 191 (10460)
5۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 192 (10462)

امام عبدالرزاق نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَلَا تَجْعَلِ الشَّيْطَانَ نَصِيْبًا فِيْمَا رَزَقْتَنَا۔ فرمایا امید کی جاتی ہے کہ اگر عورت حاملہ ہوئی تو نیک بچہ ہوگا(1)۔

امام ابن ابی شیبہ اور الخرائطی نے مکارم اخلاق میں علقمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود جب اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کرتے پھر جب فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنَا نَصِيْبًا۔

امام الخرائطی نے عطاء سے قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ اس سے مراد جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

”اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کراؤ گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے“۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ تو مجھے اپنی قسم کی وجہ سے نیکی نہ کرنے کے لئے آڑ نہ بنا لیکن تو قسم کا کفارہ ادا کر اور نیکی کا کام کر(2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار سے بات نہ کرنے یا صدقہ نہ کرنے کی قسم اٹھائے یا دو شخصوں کے درمیان رنجش ہو اور وہ قسم اٹھائے کہ میں ان کے درمیان صلح نہیں کراؤنگا اور کہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہوئی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں ایسا شخص اپنی قسم توڑ کر کفارہ دے(3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نیکی یا تقویٰ میں سے کسی کام کے نہ کرنے پر قسم اٹھاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے(4)۔

امام ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک آدمی قسم اٹھاتا تھا کہ وہ صلہ رحمی نہیں کرے گا، لوگوں کے درمیان صلح نہیں کرائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میں فلاں سے بات کروں تو میرا ہر غلام آزاد ہے اور میرا تمام بیت اللہ کے لئے پردہ ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا نہ اپنے غلاموں کو آزاد کر اور نہ اپنے مال کو بیت اللہ کے لئے پردے بنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَجْعَلُوا

1۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 6، صفحہ 194 (10467) 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 480
3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 479 4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 480

ہم جنسی اور وطی فی الدبر

ہم جنسی اور وطی فی الدبر

سوال: قرآن کے مرد کا مرد کے ساتھ جنسی ۂ حرام ہے۔ کیا عورت کا عورت کے ساتھ جنسی ۂ بھی حرام ہے؟ کیا مرد عورت کی Z شرم ہا ل کر سکتا ہے؟

(محمد کامران مرزا)

جواب: جس وجہ سے مرد کا مرد سے جنسی ۂ حرام ہے، اسی وجہ سے عورت کا عورت سے جنسی ۂ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنسی ۂ کی ایک صورت کو جائز قرار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اور مرد نکاح کے ذر Z سے ایک دوسرے سے یہ ۂ 1 کریں۔ ں بیوی کے علاوہ ہر صورت قرآن کے نزدیک حیائی، بدکاری اور نافرمانی ہے۔ ہم جنسی اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے طر × سے انحراف ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ت میں بگاآ ہے اور اللہ کی دی ہوئی واضح شریعت کے بھی خلاف ہے۔ آپ کے سوال کا آ ی حصہ جس سے ہے، وہ بھی اپنی عیت میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ت سے انحراف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن Ï میں واضح ر پر بیان کر دیا ہے کہ عورت سے جنسی ۂ اسی طرح 1 کرو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔ حکم سے مراد ی طر > ہے جو ا ن کو ا طرح معلوم ہے، اس سے انحراف کسی طرح جائز نہیں ہے۔

تحریر: محسن

http://www.al-mawrid.org/pages/questions_urdu_detail.php?qid=523&cid=429

In How Many Books Islam Was Completed?

تکمیل اسلام کتنی کتابوں میں ہوئی؟

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (5:3)

تم پر مرا ہوا جا ر اور (بہتا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جا ر گلا گھٹ کر مر جائے اور جو لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ حرام ہیں اور وہ جا ر بھی جس کو در ے پھاڑ کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جا ر بھی جو ن پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پاسوں سے قسمت معلوم کرو یہ گناہ (کے کام) ہیں آج کافر رے دین سے نا ہو گئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو (اور) آج ہم نے رے X را دین کا کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور رے X اسلام کو دین پسند کیا ہاں جو شخص بھوک میں نا ر ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف ما نہ ہو تو خدا بخشنے والا بان ہے (5:3)

Forbidden to you (for food) are: dead meat, blood, the flesh of swine, and that on which hath been invoked the name of other than Allah; that which hath been killed by strangling, or by a violent blow, or by a headlong fall, or by being gored to death; that which hath been (partly) eaten by a wild animal; unless ye are able to slaughter it (in due form); that which is sacrificed on stone (altars); (forbidden) also is the division (of meat) by raffling with arrows: that is impiety. This day have those who reject faith given up all hope of your religion: yet fear them not but fear Me. This day have I perfected your religion for you, completed My favour upon you, and have chosen for you Islam as your religion. But if any is forced by hunger, with no inclination to transgression, Allah is indeed Oft-forgiving, Most Merciful.(5:3)

Authenticity Of This Hadith Related To Quranic V. 2:223

Salaam Aleikom dear brothers and sisters. While i am working on my aritlce about quranic verse 2:223, i am studying the reason or story behind's it;s revelation. Most hadith and Tafsir i come across tell me that this verse was revealed because the Jews used to claim that having sex with one's in a non-missionary position would cause birth defects, so in Al Wahidi's Asbab al-Nuzul i read in various narraitons that Muslim men asked the prophet about having sex with one;s wife from the back and about the claim of the jews. However i also read in tafsir Ibn kathir the next hadith which suggests that the verse was revealed in response to a woman's question related to sexual positions, see:

Imam Ahmad recorded that `Abdullah bin Sabit said: I went to Hafsah bint `Abdur-Rahman bin Abu Bakr and said, "I wish to ask you about something, but I am shy." She said, "Do not be shy, O my nephew." He said, "About having sex from behind with women." She said, "Umm Salamah told me that the Ansar used to refrain from having sex from behind (in the vagina). The Jews claimed that those who have sex with their women from behind would have offspring with crossed-eyes. When the Muhajirun came to Al-Madinah, they married Ansar women and had sex with them from behind. One of these women would not obey her husband and said, `You will not do that until I go to Allah's Messenger (and ask him about this matter). ' She went to Umm Salamah and told her the story. Umm Salamah said, `Wait until Allah's Messenger comes.' When Allah's Messenger came, **the Ansari woman** was shy to ask him about this matter, so she left. Umm Salamah told Allah's Messenger the story and he said: (Summon the Ansari woman.)" **She was summoned and he recited this Ayah to her**: (Your wives are a tilth for you, so go to your tilth, when or how you will.) He added: (Only in one valve (the vagina))"

source:

Ahmad 6:305

The above hadith states that the verse was revealed in response to the question of the Ansari woman, this contradicts other accounts narrated by al-Wahihi, which state that the verse was revealed in response to the questions of a group of men, see:

Al Wahidi's Asbab al-Nuzul

Ibn 'Abbas said: "This was revealed about the Emigrants after they settled in Medina. They mentioned having sex with their wives from the front and back positions and did not see any harm in doing so as long as the penetration was done in the women's sexual organ. The Helpers [the Ansar] and Jews who were present condemned this and mentioned that the only lawful way of sleeping with one's wife is to do it from the front position. The Jews also mentioned that they find in the Torah that it is filth in the sight of Allah to sleep

with one's wife in any other position than when the wife is lying on her back, and failing to do so is the cause why children are born cross-eyed or mentally disturbed. The Muslims mentioned this to the Messenger of Allah, Allah bless him and give him peace, saying: 'In the pre-Islamic period and after we embraced Islam we always had sex with our wives in any position we liked. The Jews have condemned us for doing so and, further, claimed this and that'. And so Allah, exalted is He, gave the lie to the Jews and revealed this verse to give dispensation [… so go to your tilth as ye will]. He says: the sexual organ of the wife is the plantation where the child grows [so go to your tilth as ye will] , meaning: from in front of her and from behind her as long as the penetration is done in her sexual organ

online source:

http://www.altafsir.org/Tafasir.asp?...&Page=3&Size=1

I would like to know is the hadith narrated by Imam Ahmad about the Ansari woman authentic or reliable ? I know from tafsir Ibn Kathir that Imam Tirmidhi classified this hadith as "hasan" , but did other scholars agree with this view ? I find it very interesting that al-Wahidi does not narrate the hadith which Imam Ahmad narrated in Asbab al-Nuzul, perhaps he was of the view that this hadith was not strong or weak ? I find it also very strange or weird that Allah would reveal to a woman "**your wives** are a tilth for you" , i mean does not the text "your wives" [in v. 2;223] strongly suggest that the verse was revealed in response to the questions of a group of Muslim men [as is confirmed in tha account narrated by al-Wahidi] ? it would also be interesting if someone could tell me the authenticity of the narration narrated in Al-Wahihi which is attributed to Ibn Abbas.

It could be addressed to Prophet Muhammad(pbuh), in which case "your wives" makes sense.

Sorry don't know much more about this so can't put more light on this.

http://www.sunniforum.com/forum/showthread.php?40191-Authenticity-of-this-hadith-related-to-quranic-v.-2-223

A Further Clarification of Sexual Behavior

The First Letter

Assalamualaikkum,

In one of your answers on sexual behavior, about anal sex you have said that Shari'ah does not categorically prohibit it. But there are certain hadith strictly prohibiting it like

The Prophet (pbuh) said: don't enter your female through anus (Ahmed, Tirmidhi, ibn Maajah)

The Prophet said: Allah curses those who approach men (homosexuality) or women for anal intercourse (Tirmidhi, Nasee, ibn Hibban)

I don't know about authenticity of these hadith

Kindly reply

Asssalamualaikkum

DR. benil hafeeq

Calicut ,Kerala, India

The Second Letter

A question that was asked to you is as follows,

"What are the limits of sexual behavior between a man and his wife? When I say limits, I mean are there any restrictions with respect to conduct in an intercourse, e.g. is only the missionary position considered acceptable? Is oral sex acceptable? How about the restrictions on other kinds of sex, e.g. anal sex? Can one have sex solely for the purpose of enjoyment or can its only allowable purpose be to plan an offspring? "

Describing your view point about anal sex you wrote

"Anal sex, in my opinion, is against the natural make-up and physiological structure of a female body. It is therefore that I believe that even though the *Shari`ah* does not categorically prohibit it, it would be in accordance with the teachings of the *Shari`ah* to refrain from it"

The thing that seems to be strange to me is your opinion that " the *Shari`ah* does not categorically prohibit anal sex". I don't thing that while writing this, you will be unaware of all of these hadith that are clearly

declaring such a person as cursed one and a disbeliever of revelation (detail can be seen in "Ibn Kathir" Vol I, Al-Baqarah 2: 222).

Even if you think that the "Sanad" is not reliable enough to ascribe these wordings to the prophet, at least you should have mentioned them, as "Dirayat" wise, they are in accord to the Qur'aan. Instead you are giving such a statement that makes a reader believe that you exclude hadith from Shari`ah. And I know that is not the case. But at least a new comer gets this impression.

Rehan Ahmad, Saudi Arabia

Reply

The narratives ascribed to the Prophet (pbuh) with reference to the prohibition of anal sex, as reported in the more accepted collections of Hadith are given below:

<u>Narratives Reported in **Tirmidhi**</u>

There are four narratives reported on this topic in **Tirmidhi**. An analysis of these narrations is presented below.

<u>The First Narrative</u>

According to the first narrative in Tirmidhi, the Prophet (pbuh) said:

ولا تأتوا النساء في أعجازهن فإن الله لا يستحيي من

الحق (الترمذي، كتاب الرضاع)

"Do not enter your women in their anus"

One of the narrators of this narrative is *Abu Mu`awiyah* who reports from *`Asim Al-Ahwal*. Regarding *Abu Mu`awiyah*, *Al-Zahabiy* in his "*Meezaan al-Ai`tidaal*" writes:

أحد. وقال ابن خراش: يقال: هو في الأعمش ثقة، وفي غيره فيه اضطراب، وكذلك

قال عبد الله بن أحمد: سمعت أبي يقول: هو في غير الأعمش مضطرب، لا يحفظها

حفظا جيدا. علي بن مسهر أحب إلي منه في الحديث. وقال الحاكم: احتج به

"*Ibn Kharraash* says: It is said that when he (*Abu Mu`awiyah*) reports from *al-A`mash*, he is reliable and when he reports from anyone other than him, he is not very reliable. In the same way, *Abd Allah ibn Ahmad ibn Hanbal*

has said that he heard his father (*Ahmad ibn Hanbal*) say that he (*Abu Mu`awiyah*) is not reliable when he reports from anyone other than *al-A`mash*. He doesn't remember these reportings well."

On the basis of the above statement it seems quite obvious that it would not be prudent to rely on *Abu Mu`awiyah's* narrative, especially when he is narrating it on the authority of someone other than *Al-A`mash*, as is the case in this narrative.

Another narrator in this narration is *`Asim Al-Ahwal* (*`Asim ibn Sulaiman*). While commenting on *`Asim Al-Ahwal*, *Al-Zahabiy*, in his book, "*Meezaan al-Ai`tidaal*" writes:

قال حماد : فقلت لحميد : حدثني عاصم عنك بكذا . فلم يعرفه .
وقال يحيى القطان : لم يكن بالحافظ . وقال عبد الرحمن بن المبارك : قال ابن
عُلية : كلّ من اسمه عاصم في حِفظه شيء . وقال أبو أحمد الحاكم : ليس بالحافظ
عندهم ، ولم يحمل عنه ابنُ إدريس لسوء [حِفظِهِ و](٣) ما في سيرته [بأس](٣).

"*Hammad* said: I told Humaid that `Asim had reported to me on his (Humaid's) authority such and such narrative. Humaid did not even know him (`Asim)"

And **Yahya al-Qattaan** has said that he was not a **haafiz**. **Abd al-Rahmaan ibn al-Mubarak** has said that that **ibn `ulayyah** said that every person with the name **`Asim** [in the narrators of hadeeth] has something wrong with his memory. **Abu Ahmad Al-Haakim** has said that in their sight he was not a **haafiz** and ibn Idrees did not accept his narratives because of his poor memory and because of whatever was wrong with his character."

<u>The Second Narrative</u>

The same words have been repeated in the second narrative reported in **Tirmidhi**. Haowever, the narrators of the second narrative are different from those of the first narrative. The second chain of natrrators includes a person called **Abd al-Malik ibn Muslim**. **Ibn Hajar** in his book **Tehzib al-Tehzib** has quoted **Ibn Abd al-Burr** as saying that the narratives reported by **Abd al-Malik ibn Muslim** cannot be used as evidence [i.e., they are not reliable enough to evidence an actual saying of the Prophet (pbuh)]. **Ibn Hajar**'s original words are given below:

عنه ابن المبارك قلت . وقال ابن عبد البر في الاستيعاب في ترجمة عمرو بن
ميمون الاودي عبد الملك بن مسلم وعيسى بن حطان ليسا ممن يحتج بحديثهما

"**Ibn Abd al-Burr**, in his book "**al-Istee`aab**", while commenting on **Amr ibn Maimoon al-Awadiy** has said that **Abd al-Malik ibn Muslim** and **`Eesa ibn Hittaan** are not among those whose narratives evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]."

<u>The Third Narrative</u>

According to the third narrative reported in **Tirmidhi**, the Prophet (pbuh) said:

لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلا أو امرأة في الدبر

(الترمذي، كتاب الرضاع)

"God shall not even look [with kindness] upon any such man who enters another man or a woman in the anus."

One of the narrators on whose authority this narration has been recorded is **Sulaiman ibn Hayyaan**, also known as **Abu Khalid al-Ahmar**. **Ibn Hajar**, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" writes:

ابن عبد الله بن حسن وانما اتي الحديث فلم يكن يطعن عليه فيه وقال ابن
عدي له احاديث صالحة وانما اتي من سوء حفظه فيغلط ويخطئ وهو في
الاصل كما قال ابن معين صدوق وليس بحجة . قال هارون بن حاتم سألت

Ibn `Adiy has said that he has reported a number of good **hadith** and because of his poor memory he has also committed a lot of mistakes and errors. He is actually, as **Ibn Mu`een** has said, a truthful person but he is not an evidence [of an actual saying of the Prophet (pbuh)]."

This chain of narrators also includes **Al-Dhahhaak ibn Uthman ibn Abd Allah ibn Khalid**. Ibn Hajar, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" while commenting on **Al-Dhahhak** writes:

به جائز الحديث وقال علي بن المديني الضحاك بن عثمان ثقة وقال ابن عبد
البر كان كثير الخطأ ليس بحجة .

"... And Ibn Abd al-Burr has said that he was prone to mistakes, he does not evidence [a saying of the Prophet (pbuh)]"

ثقة وابنه عثمان ضعيف وقال ابو زرعة ليس بقوي وقال ابو حاتم يكتب
حديثه ولا يحتج به وهو صدوق وذكره ابن حبان في الثقات وقال محمد بن

"... And Abu Zur`ah has said that he is not a reliable narrator. And Abu Haatim has said that .... his reports do not evidence [a saying of the Prophet (pbuh)]"

The Fourth Narrative

According to the third narrative reported in **Tirmidhi**, the Prophet (pbuh) said:

أقبل وأدبر واتق الدبر والحيضة (الترمذي، كتاب تفسير القرآن)

"[You may enter your women in any style] from front or behind, but keep away from the anus and the menstrual periods.

The chain of narrators on whose authority this **hatith** has been reported by **Tirmidhi** includes **Ya`qoob ibn Abd Allah al-Ash`ariy**, regarding whom **Zahabiy** has quoted **Al-Darqutniy**, as saying that he is not a strong [in reliability] narrator (in "**Meezaan al-Ai`tidaal**") Beisdes **Ya`qoob**, there is also **Ja`far ibn abi al-Mugheerah** reporting from **Sa`eed ibn Jubair**. Zahabiy in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted Ibn Mundah as saying:

وذكره ابنُ أبي حاتم وما نقل توثيقه ؛ بل سكت ، قال ابن مندة : ليس هو
بالقوي في سَعِيد بن جُبير .

"He is not strong [in reliability] in case of **Sa`eed ibn Jubair**"

These are the four narrations reported in **Tirmidhi**.

Narratives Reported in **Abu Dawood**

There are two narratives on this topic in **Abu Dawood**. A brief analysis of these narratives follows:

The First Narrative

According to the first narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

ملعون من أتى امرأته في دبرها (أبو داؤد، كتاب النكاح)

One of the narrators of this hadith is **Suhail ibn Abi Salih**. **Al-Zahabiy**, in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted a few sayings regarding **Suhail**. Some of these sayings are reproduced below:

قال ابن معين: يحيى خير منه . وقال عباس ، عن يحيى: ليس بالقوى في الحديث.
وقال أيضاً: حديثه ليس بالحجة . وقال ـ في موضع آخر: ثقة هو وأخواه عباد وصالح.
وقال أحمد : هو أثبت من محمد بن عمرو ، ما أصلح حديثه ! وقال أبو حاتم : يكتب
حديثه ، ولا يحتج به ، وهو أحب إلىّ من عمرو بن أبي عمرو ، ومن العلاء بن
عبد الرحمن .

"**Abbas** has said that **Yahya** said that he [Suhail] is not reliable in hadith. He also said that the hadith narrated by him are not reliable enough to qualify for evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]. ... Abu Haatim has said that his [Suhail's] hadith may be quoted but they do not evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]"

وقال ابن أبي خيثمة : سمعت ابن معين يقول : لم يزل أصحاب الحديث يتقون حديثه .
وقال ـ مرة : ضعيف . وسئل مرة فقال : ليس بذاك . وقال غيره : إنما أخذ عنه

"**Ibn Abi Khaithamah** has said that I heard **Ibn Mueen** say that the scholars of hadith stay away from his [Suhail's] narratives. At another instance he said: He is a weak narrator."

The Second Narrative

According to the second narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

من أتى كاهنا قال موسى في حديثه فصدقه بما يقول ثم

اتفقا أو أتى امرأة قال مسدد امرأته حائضا أو أتى امرأة قال مسدد

امرأته في دبرها فقد برئ مما أنزل على محمد (أبو داؤد،

كتاب الطب)

"Whoever goes to a soothsayer and according to **Musa** -- one of the narrators -- believes in what he tells him. Then both narrators agree that the Prophet (pbuh) said: or whoever enters a woman -- according to **Musaddad** who is one of the narrators, the Prophet (pbuh) said 'enters his woman' -- during her menstrual periods or enters a woman -- according to **Musaddad**, the Prophet (pbuh) said 'enters his woman' -- in her anus, he rejects what is revealed on Muhammad [pbuh]."

Ibn Hajar, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" has quoted **Bukhari** as saying, regarding this hadith:

هو وقال البخاري لا يتابع في حديثه يعني عن أبي تميمة عن أبي هريرة من أتى
كاهنا. ولا نعرف لأبي تميمة سماعا من أبي هريرة وقال ابن عدي يعرف بهذا

And **Bukhari** has said that there is lack of conformity regarding this one of his (**Hakim al-Athram**'s) **hadith**, i.e. the one he reports from **abu Tameemah** who reports from **Abu Hurairah** [the one which is under consideration]. We do not recognize that **Abu Tameemah** has heard anything from **Abu Hurairah**."

Ibn Hajar has also quoted a comment of **Abu Bakr al-Bazzar** regarding this particular narrative. He writes:

وقال أبو بكر البزار حدث عنه حماد بحديث منكر

"And **Abu Bakar al-Bazzar** has said that Hammad has narrated from him [Hakim al-Athram] a munkar hadith."

Narratives Reported in **Ibn Maajah**

There are three narratives on this topic reported in **Ibn Maajah**. A brief analysis of these narratives follows:

The First Narrative:

The first among these narratives is the same as the third narrative reported in **Abu Dawood**.

The Second Narrative:

According to the second narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

لا ينظر الله عز وجل إلى رجل جامع امرأته في دبرها

(ابن ماجه، كتاب النكاح)

"God shall not even look [with kindness] upon any such man who enters his woman in the anus."

This narrative includes **Suhail ibn Abi Salih** among its narraors. Comments of scholars of the science of narrators on **Suhail** have already been given above.

Another one of the narrators in this chain is **Haarith ibn Mukhallad**. Regarding **Haarith**, **al-Zahabiy** has quoted the following sayings in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**":

في اتيان المرأة في دبرها. قلت. و قال البزار ليس بمشهور و قال ابن القطان مجهول الحال و ذكره ابن حبان في الثقات.

"And **Bazzar** has said that he was not well known. And **Ibn al-Qattaan** has said that not much is known about him. Though **Ibn Hibbaan** has included him among the reliable ones."

The Third Narrative:

According to the third narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

إن الله لا يستحيي من الحق ثلاث مرات لا تأتوا النساء في أدبارهن (ابن ماجه، كتاب النكاح)

"God is not ashamed of the truth [the Prophet said it three times]. Do not enter women in their anuses."

One of the narrators, on whose authority **Ibn Maajah** has included this hadith in his collection is **Hajjaaj ibn Artaah**. **Al-Zahabiy**, in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted mixed opinion about this person. Some of these opinions are presented below:

وقال أحمد : كان من الحفاظ . وقال ابن معين : ليس بالقوى . وهو صدوق يدلس .
وقال يحيى بن يعلى المحاربى : أمرنا زائدة أن نترك حديث الحجاج بن أرطاة .

"And **Ibn Mu`een** has said that he is not very strong [in reliability] he was truthful but used to ascribe narratives [wrongly] to people. And **Yahya ibn Ya`laa** has said that **Zayedah** directed us to ignore the narratives of **Hajjaj ibn Artaah**."

وقال النسائى : ليس بالقوى . وقال الدارقطني وغيره: لا يحتج به .

"And **Al-Nassaiy** has said that he [**Hajjaj**] was not strong [in reliability]. And **Al-Darqutniy** has said that he is not used as evidence [for a saying of the Prophet (pbuh)]."

Another one of the narrators in this chain is **Amr ibn Shu`aib**. Regarding Amr ibn Shu`aib, the following comments are found in Al-Zahabiy's "**Meezaan al-Ai`tidaal**":

وقال أبو عبيد الآجرى : قيل لأبي داود : عمرو بن شعيب ، عن أبيه ، عن
جده : حجة ؟ قال : لا ، ولا نصف حجة .

"And **`Ubaid al-Aajiriy** has said that **Abu Dawood** was asked whether narratives of **Amr ibn Shu`aib** which he reports on the authority of his father who reports on the authority of his father can be used as evidence [for a saying of the Prophet (pbuh)]. He [**Abu Dawood**] replied: No, not even half an evidence."

وقال على : قال يحيى القطان : حديث عمرو بن شعيب عندنا واه .

"And **Ali** has said that **yahya al-Qattaan** has said that we hold the hadith reported by Amr ibn Shu`aib to be insignificant."

Finally, another narrator of this **hadith** is **Abd Allah ibn Haramiy**. Not much could be found regarding this man. Though Ibn Hajar, in his book

"Tehzib al-Tehzib" while commenting on this man, has commented on this narrative in the following words:

ابن حرمى الانصارى الواقفى المدنى ويقال الخطمى مختلف فى صحبته له حديث
واحد عن خزيمة بن ثابت فى النهى عن اتيان النساء فى ادبارهن وفى اسناده
اضطراب كثير. روى عنه ثمامة بن قيس وحصين بن محصن وعبد الله بن على

"He [**Abd Allah ibn Haramiy**] has reported a single **hadith** from **Khuzaimah ibn Thabit** regarding the prohibition of entering women in their anuses. And there are a lot of weaknesses in the chain of narrators of this hadith."

This is a brief summary of the position of the chain of narrators of these narrations.

Keeping in view the condition of these narratives, it should be quite obvious why I have not based my argument on these narratives. Though the referred narratives have been reported in some of the collections of hadith, yet I cannot call the contents of these narratives "directives of the Shari`ah". There are two reasons for this. Firstly because, as is pretty obvious from the discussion above that the **sanad** (chain of narrators) of these narratives is not reliable to qualify for ascription of the saying to the Prophet (pbuh). This weakness in **sanad** is actually a hinderance for me in ascribing something to the Prophet (pbuh) which has not reached us through reliable sources. Secondly, because in my opinion, the nature of **Khabr-e-wahid** (**hadith**) is such that it does not allow us to base the directives of **Shari`ah** on it alone. It seems that even if the Prophet (pbuh) had said something about the prohibition of anal sex, it should be placed as a natural prohibition (as I have done in my referred answer) rather than a prohibition of the **Shari`ah**. Prohibitions mentioned in **khabr-e-wahid** (**hadith**) are those that are either natural prohibitions or clear corollories of prohibitions mentioned in the Qur'an (**Shari`ah**). Unless a prohibition mentioned in a **khabr-e-wahid** (**hadith**) clearly relates to a natural prohibition or is clearly related to a prohibition mentioned in the Qur'an, the ascription of such **khabr-e-wahid** (**hadith**) to the Prophet (pbuh) becomes quite questionable.

In the referred case, although it is quite clear that prohibition of anal sex is a natural prohibition but the reason that I avoided quoting these narratives ascribed to the Prophet (pbuh) was that, in my opinion, the

sanad of these narratives is not reliable enough to ascribe these to the Prophet (pbuh).

Moreover, we see that none of the three most accepted collections of the sayings ascribed to the Prophet (pbuh), that is the **Sahih Bukhari**, the **Sahih Muslim** and the **Mu'atta Imaam Malik** contain any of these narratives ascribed to the Prophet (pbuh). This fact obviously, creates serious doubts regarding the ascription of such narratives to the Prophet (pbuh).

I hope this helps. In case any aspect of my answer remains unclear, please feel free in writing back to me at your convenience.

Regards

The Learner

http://www.understanding-islam.com/rb/mb-061.htm

Tafsir Ibn Kathir J1 Told About Anal Sex

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ : حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہود مدینہ حیض والی عورتوں کے ساتھ نہ تو کھاتے پیتے اور نہ ہی ان کو اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس آیت کی تلاوت کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جماع کے علاوہ ہر چیز جائز ہے۔ یہود کو اس کا علم ہوا تو کہنے لگے یہ تو ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرنے لگے ہیں۔ حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر نے عرض کی یا رسول اللہ! یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں۔ پھر عرض کرنے لگے کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ اس حالت میں جماع نہ کیا کریں یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ صحابہ کرام نے گمان کیا کہ آپ ان سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اس حالت میں وہ دونوں صحابی آپ کی مجلس سے باہر چلے گئے۔ ابھی وہ باہر نکلے ہی تھے کہ کسی نے حضور ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے ان دونوں کو بلوایا اور انہیں دودھ پلایا۔ اس سے انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ ان سے ناراض نہیں۔(1)

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ : حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔ یعنی ان سے جماع نہ کرو۔ جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہے جیسا کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے۔ اس لیے اکثر علماء کا مذہب یہ ہے حالت حیض میں عورت کے ساتھ جماع کے علاوہ مباشرت جائز ہے۔ حدیث سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں بھی ازواج مطہرات سے ملتے جلتے تھے لیکن وہ تہبند باندھے ہوئے ہوتے(2)۔ ایک صحابیہ سیدہ عائشہ سے سوال کرتی ہیں، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عورت کو حیض آ جاتا ہے اور گھر میں یہ حالت ہوتی ہے کہ میاں بیوی دونوں کے لیے صرف ایک بستر ہوتا ہے یعنی ایسی حالت میں اس کا خاوند اس کے ساتھ سو سکتا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا عمل بتاتی ہوں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ گھر میں تشریف لائے گھر آتے ہی نوافل میں مشغول ہو گئے، کافی دیر مصروف رہے۔ اس اثناء میں مجھے نیند آ گئی۔ جب آپ کو سردی محسوس ہونے لگی تو آپ نے فرمایا عائشہ! میرے قریب آ جاؤ۔ میں نے عرض کی، میں حیض سے ہوں آپ نے مجھے اپنی ران سے کپڑا ہٹانے کا حکم فرمایا اور پھر میری ران پر اپنے رخسار مبارک اور سینے کو رکھ کر لیٹ گئے۔ میں بھی ان پر جھک گئی۔ اس طرح آپ کی سردی کچھ کم ہوئی۔ جسم مبارک گرم ہو گیا تو آرام فرما ہو گئے(3) حضرت مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلٰى اَهْلِهٖ" کے الفاظ کے ساتھ سلام کہا۔ انہوں نے جواباً مرحبا مرحبا کہا۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے عرض کی میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مگر مجھے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا، میں تمہاری ماں ہوں اور تم میرے بیٹے ہو، جو پوچھنا ہو پوچھ لو۔ انہوں نے عرض کی کہ آدمی کے لیے حالت حیض میں اپنی بیوی کی کیا چیز حلال ہے۔ انہوں نے فرمایا، شرمگاہ کے علاوہ اس کے لیے ہر چیز جائز ہے۔ یہی قول حضرت ابن عباس، مجاہد، حسن بصری اور عکرمہ سے بھی منقول ہے۔ میمون بن مہران نے سیدہ عائشہ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا تہبند کے اوپر اس کے لیے ہر چیز جائز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور لیٹنا جائز ہے۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت حیض میں مجھے اپنا سر دھونے کا حکم فرماتے، میں ان کا سر دھو دیتی۔ اسی حالت میں وہ میری گود کے ساتھ ٹیک لگا کر قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے۔ آپ فرماتی ہیں میں اسی حالت میں اگر ہڈی چوستی تو پھر اسے حضور ﷺ کو دے دیتی اور آپ اسی جگہ سے چوستے جہاں سے میں نے چوسا ہوتا۔ اسی طرح پانی پی کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی آپ بھی وہیں سے منہ لگا کر پانی پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ آپ فرماتی ہیں ایام حیض میں رسول اللہ ﷺ اور میں ایک ہی لحاف میں آرام کرتے اگر آپ کا کپڑا کہیں سے خراب ہو جاتا تو اسے

1۔ مسند امام احمد: 133,132/3 2۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارة: 77/1 3۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت: 70/1

دھو لیتے۔ اسی طرح اگر جسم مبارک پر کوئی چیز لگ جاتی تو دھو لیتے۔ پھر انہی کپڑوں میں نماز پڑھتے۔ ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں، آپ فرماتی ہیں جب مجھے حیض شروع ہوتا تو میں بستر سے اتر کر چٹائی پر لیٹ جاتی۔ پاکیزگی کی حالت تک رسول اللہ ﷺ میرے قریب نہ آتے۔ لیکن آپ کا یہ عمل احتیاط پر محمول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مرد کے لیے کپڑے کے اوپر عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے۔ جیسا کہ میمونہ بنت حارث الہلالیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حالت حیض میں اپنی کسی زوجہ کے ساتھ سو جانے کا ارادہ فرماتے تو آپ اسے تہبند باندھنے کا حکم فرماتے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ شیخین نے اس کی مثل حدیث حضرت عائشہ سے بھی روایت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سعد انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، حالت حیض میں میری بیوی کی مجھ پر کیا چیز حلال ہے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ تہبند کے اوپر ہو۔ یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔ حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عباس سعید بن مسیب، قاضی شریح کا بھی یہی مذہب ہے۔ یہ احادیث ان کے مذہب کی تائید کرتی ہیں امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے۔ اکثر عراقی اور دوسرے علماء نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر تو تمام علماء کا اجتماع ہے، اس حالت میں جماع حرام ہے۔ اس لیے اس کے دواعی سے بھی بچنا ضروری ہے تاکہ انسان حرمت میں گرنے سے بچ جائے کیونکہ یہ دواعی جماع کے حریم ہیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اسے توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔ کیا اس صورت میں اسے کوئی کفارہ بھی دینا پڑے گا۔ اس میں دو قول ہیں۔ (1) کفارہ دے گا۔ اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت کردہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرے تو وہ نصف یا ایک دینار صدقہ کرے۔ ترمذی کے یہ الفاظ ہیں، اگر خون سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر پیلا ہو تو نصف دینار، امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حائضہ عورت کے ساتھ جماع کرنے والے پر ایک دینار لازم کیا ہے۔ اور اگر خون تو بند ہو گیا تھا لیکن ابھی تک اس نے غسل نہیں کیا تھا تو اس صورت میں نصف دینار صدقہ کرے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس پر کوئی چیز لازم نہیں بلکہ اسے استغفار کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان علماء کے نزدیک ان احادیث کا مرفوع ہونا ثابت نہیں۔ اگرچہ ان کو مرفوع اور موقوف دونوں طرح روایت کیا گیا ہے۔ لیکن یہی قول صحیح ہے۔ امام شافعی کا جدید قول بھی یہی ہے۔ اور جمہور علماء نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ : یہ اللہ تعالیٰ کے حکم: فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ کی تفسیر ہے۔ اور یہاں بیان کیا گیا ہے کہ جب تک حیض جاری رہے عورتوں کے ساتھ جماع ممنوع ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ حیض ختم ہونے کے بعد جماع حلال ہو جائے گا۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "طُهْر" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس حالت میں انسان اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔ حضرت میمونہ اور حضرت عائشہ کا یہ فرمانا کہ جب ہم میں سے کوئی حیض والی ہو جاتی تو وہ تہبند باندھ لیتی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی چادر میں سوتی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نزدیکی سے منع کیا گیا ہے وہ جماع ہے۔ اس کے علاوہ سونا، بیٹھنا سب جائز ہے۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ : یہاں ارشاد ہوا ہے، غسل کرنے کے بعد ان کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے۔ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ہر حیض ختم ہونے کے بعد جماع کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل لفظ "فَاْتُوْهُنَّ" ہے۔ لیکن ان کی یہ دلیل صحیح نہیں۔ کیونکہ کسی چیز کو منع کرنے کے بعد اس کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کے مباح اور جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ علمائے اصول میں سے بعض جو کہتے ہیں کہ امر مطلق وجوب کے لئے آتا ہے۔ ابن حزم کا قول ان کی موافقت میں ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ اباحت کے لئے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ امر سے

1۔ مسند امام احمد: 1/230

پہلے نہی (کسی چیز کا ممنوع ہونا) ہونا ایسا قرینہ ہے جو امر کو وجوب سے پھیر دیتا ہے۔لیکن یہ قول محل نظر ہے۔اور جو چیز دلیل سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ نہی سے پہلے جو حکم ہو وہ اپنی اصلی حالت پر برقرار رہتا ہے۔اگر پہلے واجب ہے تو واجب ہی رہے گا۔جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ..... (توبہ:5) ''ترجمہ: پھر جب گذر جائیں حرمت والے مہینے تو قتل کرو مشرکین کو جہاں بھی تم انہیں پاؤ''۔اور اگر امر پہلے مباح تھا تو مباح رہے گا۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا۔ (المائدہ:2) ''ترجمہ: اور جب احرام کھول چکو تو تم شکار کر سکتے ہو''۔اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ (الجمعہ:10) ''ترجمہ: پھر جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں''۔اس قول پر علماء کرام کی تمام ادلہ جمع ہو جاتی ہیں۔امام غزالی اور کئی دوسرے علماء اصولیین نے اس کو ذکر کیا ہے۔بعض آئمہ متاخرین نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب حیض ختم ہو جائے تو اب اس عورت کے ساتھ جماع جائز نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کر لے، یا تیمم کی شرائط پائی جائیں تو تیمم کر لے۔مگر امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر حیض دس دن مکمل ہونے کے بعد ختم ہوا تو حیض ختم ہوتے ہی بغیر غسل کے اس کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے۔واللہ اعلم۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہاں تک وہ خون سے پاک ہو جائیں اور پانی سے طہارت حاصل کر لیں۔یہی قول امام مجاہد، عکرمہ، حسن بصری، مقاتل بن حیان اور لیث بن سعد کا ہے۔

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ : حضرت عبداللہ بن عباس، مجاہد اور کئی دوسرے مفسرین فرماتے ہیں۔اس سے مراد فرج یعنی عورت کا مقام تولد ہے۔ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے، فرج میں جماع کرے اور اس کے علاوہ کسی اور طرف تجاوز نہ کرے۔جو شخص ایسا کرتا ہے وہ حد سے بڑھنے والا ہے۔حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس میں دبر (مقام پاخانہ) میں جماع کرنے کی حرمت کی دلیل ہے۔اس کی وضاحت ان شاء اللہ عنقریب ہی آئے گی۔ابورزین، عکرمہ، ضحاک وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ پاکیزگی کی حالت میں جماع کرو نہ کہ حیض کی حالت میں۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ گناہ سے توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اگرچہ وہ گناہ بار بار صادر ہو۔گندگی اور اذیت رساں چیزوں سے بچنے والوں کو بھی پسند کرتا ہے۔یعنی وہ لوگ جو حیض میں اور دبر میں جماع سے اجتناب کرتے ہیں۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ فرج سے مراد مقام تولد ہے اور اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ۔یعنی مقام جماع تو فرج ہی ہو، طریقہ خواہ کوئی ہو۔حضرت جابر فرماتے ہیں، یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے پچھلی طرف سے جماع کرتا ہے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔اسے امام مسلم اور ابوداؤد نے سفیان ثوری سے روایت کیا ہے۔ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ابن جریج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ جماع کر سکتا ہے خواہ وہ الٹی لیٹی ہو یا سیدھی۔لیکن جماع فرج میں ہونا چاہئے۔ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمیں اپنی عورتوں کے معاملہ میں کس چیز کے کرنے اور کس چیز کے چھوڑنے کا حکم ہے۔آپ نے فرمایا تمہاری کھیتی ہے جیسے چاہو اس کے پاس آؤ۔مگر نہ تو اس کے چہرے پر ضرب لگاؤ اور نہ ہی اسے برا بھلا کہو۔اور نہ ہی ناراضگی کی حالت میں اسے گھر سے نکالو(1)۔قبیلہ حمیر کے کچھ لوگ دینی مسائل پوچھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک شخص نے پوچھا: مجھے اپنی بیوی سے بہت محبت ہے۔مجھے اس کے بارے میں شرعی احکام سے آگاہ فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

1۔مسند امام احمد،5/5

ابو جعفر طحاوی اپنی کتاب ''مشکل الحدیث'' میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو الٹا لٹا کر مباشرت کی۔ لوگ اسے برا بھلا کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اسے ابن جریر، حافظ ابو یعلیٰ نے بھی روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سباط فرماتے ہیں۔ میں حفصہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرم آتی ہے۔ فرمایا اے بھتیجے! نہ شرماؤ، جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ میں نے پوچھا کیا عورتوں کے ساتھ پیچھے سے جماع کرنا جائز ہے۔ انہوں نے جواب دیا حضرت ام سلمہ نے فرمایا انصار اپنی عورتوں کو الٹا لٹا کر جماع کیا کرتے تھے۔ یہودی کہتے تھے جو شخص ایسے کرتا ہے تو اس کے ہاں بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ جب مہاجرین مدینہ تشریف لائے اور انہوں نے انصاری عورتوں کے ساتھ نکاح کیا۔ تو انہوں نے بھی ان کے ساتھ ایسے ہی کیا۔ ان میں سے ایک عورت نے اپنے خاوند کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش نہ کر لوں تمہاری یہ بات نہیں مانوں گی وہ حضرت ام سلمہ کے پاس آئیں اور انہیں اس بارے میں مطلع کیا۔ انہوں نے کہا بیٹھ جاؤ۔ ابھی رسول اللہ تشریف لاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ تشریف لائے وہ عورت شرمندگی کی وجہ سے آپ سے مسئلہ نہ پوچھ سکی اور واپس چلی گئی، حضرت ام سلمہؓ نے آپ سے یہ پوچھا آپ نے فرمایا اس انصاری عورت کو بلاؤ۔ وہ عورت حاضر خدمت ہوئی آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی(1)۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے حسن کہا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور (ﷺ) میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے تمہیں ہلاک کر دیا۔ عرض کی آج رات میں نے اپنی سواری الٹی کر دی۔ آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی آگے سے آؤ یا پیچھے سے لیکن دبر اور حیض سے بچو(2)۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ عبداللہ بن عمر، اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اس حدیث میں وہم ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ انصاری پہلے بت پرست تھے اہل کتاب کے ساتھ مدینہ میں رہائش پذیر تھے اور ان کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ان کی علمیت کے قائل تھے اور اکثر افعال میں ان کی اتباع کرتے تھے۔ یہودی اپنی عورتوں سے صرف ایک ہی طرف سے جماع کرتے تھے۔ انصار بھی ان کے اس طریقہ پر عمل پیرا تھے۔ اس کے برعکس مکہ والے اس طریقہ سے نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ مختلف طریقوں سے مباشرت کرتے تھے۔ جب مکہ والے مدینہ ہجرت کر کے آئے اور ان میں سے ایک شخص نے انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ جب وہ اپنے طریقے کے مطابق اس کے ساتھ جماع کرنے لگا تو اس عورت نے کہا اگر تم ہمارے طریقے کے مطابق کرنا چاہو تو کرو ورنہ مجھ سے دور رہو۔ جب یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ یعنی یہ تمہاری کھیتیاں ہیں انہیں سیدھا بھی لٹا سکتے ہو اور الٹا بھی اور اگر چت لٹانا چاہو تو بھی جائز ہے۔ اس حدیث کو صرف ابوداؤد نے راویت کیا ہے۔ ماقبل احادیث بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ خصوصاً حضرت ام سلمہ کی روایت اس کے مشابہ ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے سورۂ فاتحہ سے لے کر الناس تک قرآن پاک سنا۔ اس دوران میں ہر ایک آیت کے بارے میں آپ سے پوچھتا جاتا جب میں اس آیت کریمہ پر پہنچا۔ آپ نے یہ مذکورہ بالا روایت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عباس نے مذکورہ روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر کے جس وہم کا ذکر کیا ہے۔ شاید ان کا اشارہ صحیح بخاری کی اس راویت کی طرف ہو۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو دوران تلاوت کسی سے بات نہ کرتے۔ ایک دن وہ سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت کریمہ پر پہنچے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ عورتوں کے دبر میں جماع کرنے کے بارے

1۔ مسند امام احمد: 305/6 2۔ مسند امام احمد: 297/1

میں نازل ہوئی۔اس حدیث کو اس سند سے صرف امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ابن جریر نے بھی اسے روایت کیا ہے۔امام مالک نے بھی اسے بیان کیا ہے۔لیکن یہ صحیح نہیں۔نسائی کی روایت میں آپ کے یہ بھی الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں جماع کیا پھر اسے بہت افسوس ہوا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ابوحاتم رازی نے اسے حدیث معلل کہا ہے۔اوراس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اگر یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے زید بن اسلم بھی روایت کرتے تو لوگ حضرت نافع کی حدیث پر اکتفاء نہ کرتے بعض نے اس کی تاویل یہ بیان کی ہے کہ آپ کے اس قول سے مراد یہ ہے کہ وہ جماع تو پچھلی طرف سے کرے لیکن اصل مقصد فرج ہی ہے۔اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابونضر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو کہا لوگ تمہارے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ تم حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہو کہ انہوں نے دبر میں جماع کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں میں تمہیں حقیقت حال سے آگاہ کرتا ہوں۔دراصل بات یہ ہے کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر قرآن پاک کی تلاوت کررہے تھے۔میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب وہ اس آیت کریمہ پر پہنچے تو مجھے کہنے لگے کیا تم اس آیت کے بارے میں جانتے ہو۔میں نے عرض کی نہیں۔آپ نے فرمایا: ہم قریشی لوگ پچھلی طرف سے بھی اپنی عورتوں سے جماع کر لیتے تھے۔جب مدینہ آئے تو انصاری عورتوں کے ساتھ نکاح کیا اور ان کے ساتھ بھی اس طرح کرنا چاہا تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ ان عورتوں نے یہ عمل یہودیوں سے سیکھ رکھا تھا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔اس کی سند صحیح ہے۔اس کو ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے۔بہرحال حضرت عبداللہ بن عمر سے اس کے برعکس بھی روایت مروی ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ کے نزدیک یہ نہ مباح ہے نہ حلال۔اور یہی قول بعض فقہائے مدینہ اور دوسرے فقہاء سے منقول ہے۔حتیٰ کہ بعض نے امام مالک کی طرف بھی اس قول کو منسوب کیا ہے۔لیکن اکثر لوگ اس کا انکار کرتے ہیں کہ امام مالک کی طرف اسے منسوب کرنا صحیح نہیں۔اس فعل کی حرمت پر کئی ایک احادیث وارد ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! شرم وحیا کا دامن تھامو، اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔ عورتوں کی دبر میں جماع کرنا حلال نہیں۔حضرت خزیمہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی دبر میں جماع کرنے سے منع کیا ہے۔اس مضمون کی احادیث کئی دوسری اسناد سے بھی مروی ہیں جن کو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔لیکن حضرت حزیمہ بن ثابتؓ والی روایت کی سند میں اختلاف ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کی دبر میں فعل بد کا ارتکاب کرے(1)۔اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ابن حزم نے اس کی تصحیح کی ہے۔نسائی نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اس کے بارے میں پوچھا۔آپ نے فرمایا تم مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتے ہو؟ اس کی سند صحیح ہے۔نسائی نے بھی اسے دوسری سند سے روایت کیا ہے۔حضرت عکرمہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرتا ہوں۔اور کہا کہ میں نے اس آیت سے اس فعل کو حلال گمان کیا۔آپ نے فرمایا، کمینے! اس کا یہ معنی نہیں ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم اپنی بیوی کی فرج میں جماع کر سکتے ہو، خواہ بیٹھی ہو، کھڑی ہو، سیدھی لیٹی ہو، یا الٹی۔ایک روایت میں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس فعل بد کا ارتکاب کرنا لواطت صغریٰ ہے(2)۔حضرت قتادہؓ سے بھی یہی سوال کیا گیا۔تو آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ یہ لواطت صغریٰ ہے۔حضرت ابودرداءؓ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس فعل کا ارتکاب تو کافر ہی کرسکتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی یہی قول منقول ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

1۔مسند امام احمد: 213/5 2۔مسند امام احمد: 210/2

نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات افراد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ فرمائے گا۔ اور انہیں فرمائے گا کہ جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ (1) لوطی (فاعل اور مفعول دونوں) (2) مشت زنی کرنے والا (3) کسی جانور کے ساتھ فعل بد کا ارتکاب کرنے والا (4) عورت کی دبر میں وطی کرنے والا (5) ماں بیٹی کو نکاح میں جمع کرنے والا (6) اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا (7) اپنے پڑوسی کو اتنا تنگ کرنے والا کہ وہ اس کو ملامت کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اس حدیث کے راوی ابن لہیعہ اور اس کے استاد دونوں ضعیف ہیں۔ حضرت علی بن طلق روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔(1)

امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو کچھ زیادت کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بعض محدثین نے اس حدیث کو حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے۔ لیکن صحیح علی بن طلق ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے(2)۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اسے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس فعل بد کا مرتکب ملعون ہے۔ یہ روایت کئی اسناد سے مروی ہے۔ جس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اس کے ایک راوی مسلم بن خالد ضعیف ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حالت حیض میں یا اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی، یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی تصدیق کی تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل شدہ احکام سے کفر کیا(3)۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے اور عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔ اس سند سے اس حدیث کو صرف نسائی نے روایت کیا ہے۔ حمزہ بن محمد کنانی نے فرمایا کہ یہ حدیث امام زہری، ابوسلمہ اور سعید کی اسناد سے منکر اور باطل ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں عورتوں کی دبر میں وطی کرنا کفر ہے۔ امام نسائی نے اس کو ایک دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے اسے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔ موقوف ہی زیادہ صحیح ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں فرماتا، عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔ اس کو امام نسائی نے دوسری سند سے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت آپ سے موقوف ہے۔ اور موقوف ہی زیادہ صحیح ہے۔ یزید بن طلق نے بھی اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اور عبدالرزاق نے اسے طلق بن علی سے روایت کیا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی روایت بھی علی بن طلق سے مروی ہے۔ بہرحال کئی دوسرے صحابہ سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ حضرت علی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں نیچا کرے کیا تم نے یہ ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا: اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَاسَبَقَكُمْ بِهَامِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (الاعراف:80)'' ترجمہ:۔ کیا تم کیا کرتے ہو ایسی بے حیائی کا فعل، جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا ساری دنیا میں''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابودرداء، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن عاص اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اسے بلاشبہ حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ سے ایک دفعہ اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے جواب دیا کیا کوئی مسلمان اس فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے۔ اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور یہ آپ کی طرف سے اس کی حرمت کی صریح نص ہے۔ اس کے علاوہ آپ سے جو بھی روایات مروی ہیں ان میں تاویل کی گنجائش ہے اس لیے اس صریح روایت کو ان پر ترجیح دی گئی ہے۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا ہم لونڈیاں خریدتے ہیں۔ کیا ان کی دبر میں وطی کرسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

1۔ تحفۃ الاحوذی:327/4 2۔ مسند امام احمد:272/2 3۔ سنن ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ:209

افسوس، کیا مسلمان ایسا کرسکتا ہے۔ اسرائیل بن روح فرماتے ہیں میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تم لوگ بڑے جاہل ہو کیا کھیتی کے علاوہ بھی کہیں بیج بویا جاسکتا ہے۔ فرج سے تجاوز نہ کیا کرو۔ میں نے کہا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ آپ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور ان کے اصحاب کا قول ہے۔ سعید بن مسیب، ابوسلمہ، عکرمہ، طاؤس، عطاء، عروہ بن زبیر، حسن بصری اور کئی دوسرے سلف صالحین سے یہی منقول ہے۔ وہ اس کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض تو اس پر کفر کا اطلاق کرتے تھے۔ اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔ بعض فقہائے مدینہ حتیٰ کہ امام مالک سے بھی اس کا جو جواز منقول ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے دین کے معاملہ میں کسی ایسے قابل اعتماد شخص کو نہیں پایا جو اس کی حرمت میں شک کرتا ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی اور فرمایا کہ اس سے واضح حکم اور کیا ہوسکتا ہے۔ امام شافعی سے بھی اس کے مباح ہونے کی ایک روایت منقول ہے۔ لیکن حضرت ربیع فرمایا کرتے تھے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ امام شافعی نے اپنی چھ کتابوں میں اس کی حرمت کی تصدیق فرمائی ہے۔

وَقَدِّمُوْالِاَنْفُسِكُمْ : ارشاد باری تعالیٰ ہے بھلائی کے کام سرانجام دو اور اس کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کو ترک کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور خوب جان لو تم اس سے ملنے والے ہو۔ وہ تمہارے تمام اعمال کا محاسبہ فرمائے گا۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ: اے حبیب! مومنوں کو خوشخبری دو۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے احکام کو بجالانے والے اور ہر اس چیز کو ترک کرنے والے ہیں جس سے اس نے روکا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وَقَدِّمُوْالِاَنْفُسِكُمْ کا معنی یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا) آپ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے اس جماع کے بعد بچہ عطا فرمادیا تو شیطان اس بچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا(1)۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

"اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کراؤ گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے نہیں پکڑے گا تمہیں اللہ تعالیٰ تمہاری لایعنی قسموں پر لیکن پکڑے گا تمہیں ان قسموں پر جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا حلم والا ہے"۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، نیکی اور صلہ رحمی نہ کرنے کے لیے خدا کی قسموں کو نشانہ نہ بناؤ۔ یعنی یہ قسم نہ کھاؤ کہ میں یہ نیکی کا کام نہیں کروں گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ...... (النور:22) (اور نہ قسم کھائیں جو برگزیدہ ہیں ان میں سے اور خوشحال ہیں اس بات پر کہ وہ نہ دیں گے رشتہ داروں کو اور مسکینوں کو اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو۔ اور

1۔ فتح الباری، کتاب بدء الخلق: 335/6

053_Ibn Kathir 1.pdf

Tafsire Mazhari J1 Told That All 20 Ahadith Prohibiting Anal Sex Are Weak (Urdu)

طیبہ سے اشارۃً ثابت ہے یا پھر حیض والی عورت سے وطی کے حرام ہونے پر قیاس کرنے سے ثابت ہے کیونکہ اس میں اسی طرح غلاظت ہے جیسے حیض کے دوران وطی کرنے میں غلاظت ہے۔ لیکن وطی مطلقاً غلاظت ہے، چاہے قبل میں ہو یا دُبر میں، چاہے وہ مرد کی ہو یا عورت کی، اسی وجہ سے اس کے سبب غسل واجب ہو جاتا ہے لیکن نسل کو باقی رکھنے کے لئے ضرورۃً قبل میں وطی کو مباح قرار دیا گیا ہے اور پھر اس اباحت کے لئے چند شرائط مقرر کی گئی ہیں۔ مثلاً نکاح ہونا، محرم نہ ہونا، رحم کا خالی ہونا، حیض سے پاک ہونا وغیرہ۔ جبکہ دُبر میں وطی کی کوئی ضرورت نہیں چاہے، مفعول بہ (جس کے ساتھ وطی کی گئی) مرد ہو یا عورت۔ لہٰذا یہ غلاظت کی علت کے سبب حرام باقی رہے گی۔ مرد کی دُبر میں مرد کی وطی کا حرام ہونا نصوص قطعیہ اور اجماع سے ثابت ہے اور اسی عمل کے سبب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہلاک ہوئی۔ اسی طرح آدمی کا عورت کی دُبر میں وطی کرنا بھی حرام ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قول فَأْتُوهُنَّ کو مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ سے مقید کیا ہے۔ اور اذیت کی علت کے سبب جماع کی حرمت کے وہم کو دور کرنے کے لئے اور اباحت کی ضرورت کی وجہ بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے بعد اپنا یہ قول ذکر فرمایا۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُم مُّلَٰقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں [1] سو تم آؤ اپنے کھیت میں جس طرح چاہو [2] اور پہلے پہلے کرلو اپنی بھلائی کے کام [3] اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ تم ملنے والے ہو اس سے اور (اے حبیب) خوشخبری دو مومنوں کو [4]"

[1] یعنی تمہارے لئے کھیتی کا محل ہیں۔ اس میں عورتوں کو کھیت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اس بناء پر کہ ان کی رحموں میں پھینکا جانے والا نطفہ بیج کی مثل ہے۔ یعنی تمہارے لئے ان کے ساتھ وطی کرنا نسل کو باقی رکھنے کے لئے ضرورۃً مباح ہے۔

[2] "فَأْتُوا حَرْثَكُمْ" یعنی ان کی فرجوں میں جماع کرو جیسے تم چاہو۔ یہ قول فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ کا بیان ہے۔ اس میں لفظ أَنَّىٰ کیف اور این کے معنی میں مشترک ہے۔ لیکن یہاں این کے معنی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ محل کے عموم پر دلالت کرتا ہے اور یہاں محل حرث تو صرف ایک ہے۔ لہٰذا یہ متعین ہو گیا کہ یہ کیف کے معنی میں ہے اور اسی کا تقاضا وہ تحقیق بھی کرتی ہے جو آیت طیبہ کے سبب نزول کے بارے ہم ذکر کریں گے، و اللہ اعلم۔

ہم نے یہ جو کہا ہے کہ عورتوں کے ساتھ ان کی دُبروں میں وطی کرنا حرام ہے۔ یہ قول امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور اہل سنت کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے عورت کی دُبر میں وطی کے جواز کا قول کیا ہے، حالانکہ ان کے اکثر اصحاب ان کے بارے یہ نظریہ ہونے کا انکار کرتے ہیں اور صحیح بات یہی ہے کہ بیشک ان کا یہ مذہب تھا پھر انہوں نے یا ان کے اصحاب نے اس سے رجوع کر لیا اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس میں دو قول ہیں۔ آپ کا پہلا قول یہ ہے جسے ابن عبد الحکم کے واسطے سے آپ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے اس کی تحریم اور تحلیل میں کوئی بھی صحیح روایت موجود نہیں اور قیاس یہی ہے کہ یہ عمل حلال ہے۔ گویا کہ انہوں نے اسے اس صورت پر قیاس کیا ہے کہ کسی نے اپنا ذکر عورت کی رانوں یا ہاتھ میں داخل کیا ہو تو اس کے لئے ایسا کرنا حلال ہے۔ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ ابن عبد الحکم سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے عورت کی دُبر میں وطی کرنے کے مسئلہ کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ محمد بن حسن نے مجھ سے سوال کیا تھا۔ تو میں

نے انہیں کہا اگر تم غلبہ حاصل کرنے اور روایات کو صحیح بنانے کا ارادہ رکھتے ہو اگرچہ وہ صحیح نہ ہوں تو پھر تم زیادہ جانتے ہو اور اگر تم انصاف کے ساتھ کلام کرو تو پھر میں تمہارے ساتھ گفتگو کرتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا میں منصفانہ کلام کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کس شیٔ کے سبب تم نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا رب کریم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے "فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ، فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ" اس میں کھیتی صرف فرج میں بوئی جا سکتی ہے۔ میں نے کہا کیا اس کے سوا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ حرام ہے؟ تو انہوں نے کہاں جی ہاں! پھر میں نے کہا اس کے بارے تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی عورت کی پنڈلیوں کے درمیان یا بطن کے نیچے وطی کرے یا عورت اس کا ذکر اپنے ہاتھ میں پکڑ لے کیا اس میں حرث کا معنی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیا تم اسے حرام قرار دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا اس سے تم کیونکر استدلال کر سکتے ہو جس میں حجت بننے کی قوت ہی نہیں۔ تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔) میں نے کہا اس قول سے وہ اس امر کے جواز کا استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے جو اپنی شرمگاہ کو اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سے محفوظ رکھتے ہیں۔ [illegible] پھر میں نے کہا کہ جب ہم نے ذکر کیا ہے کہ عورتوں کی دبر میں وطی کے حرام ہونے کا سبب غلاظت ہے، تو یہ سبب وہاں موجود نہیں۔ جس نے عورت کی پنڈلیوں کے درمیان یا اسی جیسے کسی اور مقام پر وطی کی۔ نتیجۃً انہوں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قیاس کو غالب قرار دیا۔ لیکن پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا۔ حاکم نے کہا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پرانے قول میں ایسا کہا کرتے تھے لیکن آپ کے جدید اور مشہور قول میں یہ ہے کہ آپ نے بھی اسے حرام ہی کہا ہے اور ربیع نے کہا ہے کہ ابن عبدالحکم نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس عمل کو حرام قرار دیا ہے اور آپ سے ایک جماعت نے اسے نقل کیا ہے۔ ان میں سے الماوردی نے الحاوی میں اور ابونصر بن الصباح نے الشامل میں اسے بیان کیا ہے وغیرہم۔ ربیع نے ابن عبدالحکم کی جو تکذیب کی ہے اس کے بارے شیخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس کا کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ وہ اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں بلکہ آخر میں عبدالرحمٰن نے بھی اس کی متابعت اختیار کی ہے اور تحقیق یہی ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بارے میں دو قول ہیں اور قول جدید ہی مرجوع الیہ ہے جس میں آپ نے اس عمل کے حرام ہونے کے بارے میں جمہور سے موافقت کی ہے۔

دبر میں وطی کرنے کے حرام ہونے کے متعلق کئی احادیث وارد ہیں۔ ابن جوزی نے کہا ہے کہ صحابہ کرام کی ایک پوری جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ ان میں حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت خزیمہ بن ثابت، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابن مسعود، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت براء بن عازب، حضرت طلق بن علی، حضرت ابوذر اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حدیث امام نسائی اور بزار نے اس سند سے نقل کی ہے "زمعه بن صالح عن ابی طاؤس عن ابيه عن الهاد عن عمر" اس میں زمعہ ضعیف ہے۔ اسے امام احمد اور ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ نے ضعیف کہا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ عنہ نے کہا کہ یہ صالح الحدیث ہے۔ اس روایت کے مرفوع یا موقوف ہونے کے بارے اختلاف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث امام ترمذی، نسائی

1۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 472 (العلمیہ)

اور ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے" کہ اللہ تعالیٰ حق کہنے سے حیا نہیں فرماتا، تم اپنی عورتوں کی دُبروں میں وطی نہ کرو"(1) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے عورتوں کے ساتھ ان کی دبر میں وطی کرنے کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا حلال ہے۔ جب وہ آدمی واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تو نے کیسے کہا؟ یعنی دو سوراخوں میں سے کس میں؟ اگر پیچھے کی جانب سے قبل میں وطی ہو تو یہ صحیح ہے اور اگر پیچھے کی جانب سے دُبر میں وطی ہو تو یہ صحیح نہیں ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ حق کہنے سے حیا نہیں فرماتا کہ" تم عورتوں کے ساتھ ان کی دُبر میں وطی نہ کرو"(۱) اسے امام شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن اجحہ ہے جو مجہول الحال ہے اور امام نسائی نے اسے اس سند سے نقل کیا ہے۔" عن وهب بن سويد بن هلال عن ابيه عن على بن السائب عن حصين بن محصين عن هرمى بن عبدالله عن خزيمه" اور ھرمی کی سند سے ہی اسے احمد، نسائی اور ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی روایت کیا ہے حالانکہ اس کا حال معلوم نہیں۔ بزار نے کہا ہے میں اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں جانتا اور جو بھی خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے وہ غیر صحیح ہے۔ اسی طرح حاکم نے حافظ ابوعلی نیشاپوری سے اور اس کی مثل نسائی سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کو قبول کیا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ملعون ہے جس نے عورت کے ساتھ اس کی دُبر میں وطی کی(2) اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں" لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى اِمْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا "(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے عورت کے ساتھ اس کی دُبر میں وطی کی) اسے امام احمد، ابوداؤد اور بقیہ اصحاب سنن نے اس سند سے روایت کیا ہے۔" عن سهيل بن ابى صالح عن الحارث بن مخلد عن ابى هريرة"۔ اور بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن مخلد مشہور نہیں ہے۔ ابن قطان نے کہا ہے اس کا حال معلوم نہیں اور اس میں سہیل کے بارے اختلاف ہے۔ دار قطنی اور ابن شاہین نے اسے اس سند سے نقل کیا ہے۔" اسماعیل بن عیاش نے سہیل سے اس نے محمد بن منکدر سے اور اس نے جابر سے اور ابن عدی نے اس سند سے نقل کیا ہے۔"" رواه عمر مولى عفرة عن سهيل عن ابيه عن جابر" یہ سند ضعیف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک دوسری سند بھی ہے۔ اسے امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ نے اس سند سے نقل کیا ہے۔" حماد بن سلمه عن حكيم الاثرم عن أبى تميمة عن ابى هريرة رضى الله عنه" ان کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جس نے حیض والی عورت سے وطی کی، یا کسی عورت سے اس کی دُبر میں یا کوئی کاہن کے پاس آیا اور اسے سچ تسلیم کیا جو کچھ وہ کہتا رہا تو اس نے اس کے ساتھ کفر کیا جو کچھ حضور نبی کریم ﷺ پر نازل کیا گیا(3) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے حدیث حکیم کے سوا جانتے ہی نہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ابوتمیم کا سماع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے معروف نہیں۔ بزار نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور حکیم قابل حجت نہیں، وہ جس حدیث کے ساتھ منفرد ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کی ایک تیسری سند بھی ہے۔ جسے نسائی نے زہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرہ کی روایت سے نقل کیا ہے، حمزہ الکتانی نے کہا ہے یہ حدیث منکر ہے۔ اس کے راوی عبدالملک ہیں جس میں دحیم اور ابوحاتم وغیرہ نے کلام کی ہے۔ اور محفوظ یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس کی ایک چوتھی سند بھی ہے جسے نسائی نے اس طرح نقل کیا ہے" بكر بن خنيس عن ليث عن مجاهد عن ابى هريرة" الفاظ اس طرح ہیں" کہ جس کسی نے مردوں یا عورتوں میں سے ان

1۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 471 (العلمیہ) 2۔ سنن ابی داؤد، جلد 1 صفحہ 301 (وزارت تعلیم) 3۔ جامع ترمذی، جلد 1 صفحہ 19 (مکتبہ امدادیہ ملتان)

کی دُبر میں وطی کی اس نے کفر کیا۔'' اس میں بکر اور لیث دونوں راوی ضعیف ہیں۔ اس کی پانچویں سند اس طرح ہے'' عبداللّٰه بن عمر بن حبان عن مسلم بن خالد زنجی عن علاء عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه''۔ الفاظ اس طرح ہیں '' کہ وہ ملعون ہے جس نے عورتوں کے ساتھ ان کی دُبروں میں وطی کی''(1) اسے احمد اور نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔ نسائی اور دوسروں نے مسلم کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یہ بہت سچ بولنے والا ہے اور اس کی توثیق یحییٰ بن معین وغیرہ نے کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ترمذی، نسائی، ابن حبان، احمد اور بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے کثیر بن عباس کی سند سے نقل کی ہے۔ بزار نے کہا ہے ہم اسے نہیں جانتے جو ابن عباس سے وہب کی نسبت احسن سند سے روایت کرتا ہو۔ ابو خالد الاحمر ،ضحاک بن عثمان عن محمد بن سلیمان عن کریب کی سند سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اسی طرح ابن عدی نے کہا ہے اور نسائی نے اسے ھناد عن وکیع عن ضحاک کی سند سے موقوفاً روایت کیا ہے اور یہ ان کی نزدیک مرفوع کی نسبت زیادہ صحیح ہے اور عبدالرزاق نے اسے ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اس طرح روایت کیا ہے کہ معمر ابن طاؤس سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کے ساتھ اس کی دُبر میں وطی کرنے کے بارے پوچھا، تو آپ نے فرمایا تو کفر کے بارے مجھ سے سوال کر رہا ہے(2) نسائی نے اسے ابن مبارک عن معمر کی روایت سے نقل کیا ہے۔ اور اس کی سند قوی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن شعیب عن اَبیہ عن جدہٖ کی سند سے ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے سوال کیا گیا جو عورت سے اس کی دُبر میں وطی کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا'' یہ لواطت صغریٰ ہے''(3) اسے نسائی نے نقل کیا ہے اور اس کی علت بھی بیان کی ہے اور محفوظ یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن عمرو کا قول ہے۔ جیسا کہ عبدالرزاق وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے۔ اسی باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جسے اسماعیل نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے اور اس میں ایک راوی یزید الرقاشی ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابی بن کعب سے حسن بن عرفہ کی خبر انتہائی ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابن عدی کے نزدیک انتہائی کمزور سند کے ساتھ مروی ہے اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی سند میں ایک راوی ابن لھیعہ ہے۔ یہ تمام کی تمام احادیث اگرچہ ضعیف ہیں جیسا کہ آپ نے سنا لیکن ان میں سے بعض بعض کی تقویت کا سبب بنتی ہیں جس کے ذریعے ان سے حضور نبی کریم ﷺ سے اس عمل سے روکنے کے بارے ایسا علم قطعی حاصل ہوتا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ لہٰذا اس کے بارے قول کرنا واجب ہے، واللّٰه اعلم۔

جنہوں نے اس عمل کے مباح ہونے کا قول کیا ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول سے استدلال کیا ہے۔ جو اسانید کثیرہ سے روایت ہونے کے سبب صحیح ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ '' عورتوں کے ساتھ ان کی دُبروں میں وطی کرنے کے بارے نازل ہوا ہے''(4) اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح طبرانی نے اسے آپ ہی سے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ یہ آیت دُبر میں وطی کرنے کی رخصت کے بارے نازل ہوئی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی دُبر میں جماع کیا، تو لوگوں نے اسے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی(5) اسی طرح ابن جریر،

1۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 472 (العلمیہ) 2۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 473 (العلمیہ) 3۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 472 (علمیہ)
4۔ صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 649 (حاشیہ) (وزارت تعلیم) 5۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 474 (العلمیہ)

ابو یعلی اور ابن مردویہ نے عبداللہ بن نافع عن ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ اس کی ذبر میں جماع کیا تو لوگوں نے اس کے سبب اس پر عیب لگایا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ'' (1) میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کا وہم ہے ان دونوں نے آیت کی تاویل میں خطا کی ہے اگر اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوتا تو حکم واقعہ کے مطابق ہوتا۔ حالانکہ رب کریم کے اس ارشاد: فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ، میں حرث (کھیت) میں واقع ہونے کا حکم ہے، نہ کہ صرف ذُبر میں واقع ہونے کا اور وہ محل حرث ہے ہی نہیں۔ لہٰذا اس سے دبر میں وطی کے مباح ہونے کی حجت قائم نہیں ہوسکتی۔ اور یہ قول بھی ہے کہ یہ نافع کو وہم ہوا ہے جبکہ انہوں نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی۔ بیشک وہ سالم بن عبداللہ سے ملے اور ان کو کہا اے ابوعمر! وہ کونسی حدیث ہے جو حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک وہ عورتوں کے ساتھ ان کی ذُبروں میں وطی کرنے کو حرج گمان نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا اس بندے نے جھوٹ بولا ہے اور خطا کی ہے، حالانکہ عبداللہ نے کہا ہے کہ وہ عورتوں کی فرجوں میں ان کے پیچھے کی جانب سے وطی کرسکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سالم کا یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ اس قول کو نافع ابن عمر سے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہیں بلکہ اسے تو زید بن اسلم، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سعید بن یسار وغیرہ نے بھی ان سے نقل کیا ہے۔ جیسا کہ شیخ ابن حجر نے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا صحیح یہ ہے کہ یہ وہم ابن عمر کے بارے ہے اور ابن عمر پر وہم کا حکم رأس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی لگادیا ہے۔ ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر کو جو وہم لاحق ہوا اس پر اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ انصار کے اس قبیلے میں رہنے والے وہ لوگ تھے جو یہود کے اس قبیلے کے ساتھ رہنے والے اھل وثن (بت پرست) تھے اور یہودی اہل کتاب تھے وہ علم میں انہیں اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے، لہٰذا بہت سے کاموں میں ان کی اقتداء کرتے تھے اور اہل کتاب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک جانب سے عورتوں کے پاس آتے تھے اور اس طرح عورت ان کے نیچے چھپ جاتی تھی۔ لہٰذا انصار کے اس قبیلے نے بھی ان سے یہی طریقہ اخذ کیا اور قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کے پاس جاتے تھے اور ان سے لذت حاصل کرتے تھے کبھی آگے سے، کبھی پیچھے سے اور کبھی چت لیٹنے کی حالت میں۔ پھر جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے شادی کی۔ جب وہ اس سے ایسا کرنے لگا تو اس نے ایسا کرنے سے اس مرد کو روک دیا اور کہا بیشک ہمارے ہاں تو ایک جانب پر کیا جاتا تھا۔ لہٰذا ان دونوں کا معاملہ چلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ، یعنی تم اپنے کھیت میں آؤ سامنے سے، پیچھے سے اور چت لیٹنے کی حالت میں یعنی ان تمام صورتوں میں محل ولد میں وطی کرسکتے ہو۔

اس آیت کا سبب نزول اس طرح بھی ہے: امام بخاری، ابوداؤد اور ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جب کوئی اپنی عورت سے پیچھے کی جانب سے وطی کرے گا تو اس سے بھینگا بچہ پیدا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (2) یعنی فرج میں جیسے تم چاہو وطی کرسکتے ہو۔ تو اس سے مراد کھیتی کے لئے محل ولد ہے۔ اسی طرح احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن بن سابط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں حفصہ بنت عبدالرحمن کے پاس حاضر ہوا اور کہا۔ میں آپ سے ایسے امر کے بارے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ حیاء محسوس ہو رہی ہے آپ سے کیسے

1۔ الدرالمنثور، جلد 1 صفحہ 475 (العلمیہ) 2۔ صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 649 (وزارت تعلیم)

پوچھوں۔ تو انہوں نے کہا اے بھتیجے حیا نہ کر۔ تو میں نے کہا عورتوں کے پاس ان کی پیچھے کی جانب سے آنے کا معاملہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا: یہود کہا کرتے تھے کہ جو اس طرح عورت کے قریب ہوا اس کا بچہ بھینگا ہوگا۔ پھر جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے نکاح کئے پس جب وہ ان کے قریب ہوئے ایک عورت نے انکار کر دیا اور کہا ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں گی۔ لہٰذا وہ عورت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھو ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، تو انصاریہ نے آپ ﷺ سے اس کے بارے سوال کرنے میں حیا محسوس کی، لہٰذا وہ باہر نکلی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا انصاریہ کو بلاؤ چنانچہ اسے بلایا گیا، تو آپ ﷺ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صماماً واحداً (1) امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کس نے ہلاک کیا ہے؟ عرض کی آج کی رات میرے پاؤں پھر گئے ہیں (یعنی میں نے پیچھے کی سمت سے جماع کیا ہے) تو اس کے بارے کوئی حکم وارد نہیں تھا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت طیبہ نازل فرما دی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" (اپنی بیوی کے پاس) آگے کی جانب سے آؤ اور پیچھے کی جانب سے آؤ، لیکن دُبر اور حیض والی عورت سے بچو" (2) تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر اپنے اس ارشاد سے کی "اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ" جیسا کہ آپ ﷺ نے "فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ" کی تفسیر اپنے اس قول سے فرمائی "اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ" اگرچہ اس آیت کا ظاہر عورتوں کے ساتھ کھانے پینے میں اختلاط کے جائز ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ لہٰذا اس سے صراحۃً اس کے خلاف حکم ظاہر ہوگا جو ابن عبدالحکم نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت دُبر میں وطی کو حرام کرنے والی نہیں جیسا کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پنڈلیوں میں وطی کرنا حرام ہے۔

۳؎ یعنی تم نکاح (وطی) سے صرف جلدی حاصل ہونے والی لذت کا ارادہ نہ کرو بلکہ اس سے ان منافع کا قصد کرو جو دین کی طرف راجع ہیں مثلاً فرج کا محفوظ ہو جانا، ایسا نیک بچہ جو اس کے لئے دعا و استغفار کرتا رہے اور اس میں افراط نہ ہو کیونکہ ایسے مباح امور جن کے ساتھ نیت صحیحہ صالحہ مل جائے وہ عبادت ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بضع میں صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم سے ہر ایک جب اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے لئے اس پر اجر بھی ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا" تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اسے حرام محل میں پورا کرتا تو کیا اس میں اس پر بوجھ (گناہ) ہوتا؟ تو اسی طرح جب وہ اسے حلال محل میں پورا کرتا ہے تو اس کے لئے اس میں اجر ہے" (3) اسے مسلم نے ابوذر کی حدیث میں نقل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل (ختم نہیں ہوتے) صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جا رہا ہو اور ایسا صالح اور نیک بچہ جو اس کے لئے دعا کرتا رہے" (4) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سے جس کسی کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں آگ اسے صرف قسم کے کفارہ کے لئے مس کرتی ہے، (5) متفق علیہ۔ آپ ہی سے روایت

1۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 469 (العلمیہ) 2۔ الدر المنثور، جلد 1 صفحہ 469 (العلمیہ) 3۔ صحیح مسلم، جلد 1 صفحہ 325 (قدیمی)
4۔ صحیح مسلم، جلد 2 صفحہ 41 (قدیمی) 5۔ صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 167 (وزارت تعلیم)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری عورتوں کو ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جس کسی کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اس پر صبر کرتی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! "کیا دو بچے بھی فوت ہو جائیں (تو ایسا ہی ہوگا) تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دو بچے بھی فوت ہو جائیں تو بھی"(1) اسے مسلم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ میری امت میں سے جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اسے جنت میں داخل فرمائے گا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، آپ ﷺ کی امت میں سے جس کسی کا ایک بچہ فوت ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے، الحدیث(2) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ قول باری تعالیٰ "وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ" کا عطف "فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ" پر عطف تفسیری ہو اور اس کا معنی یہ ہو کہ تمہارا اپنے نفسوں کے لئے اپنی کھیتیوں میں آنا اس کا پیش خیمہ ہے کہ صالح اولاد تمہارے لئے استغفار کرے، دعائیں کرے یا پھر وہ پیشرو ثابت ہو اور اسی سے نکاح کے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کی نیت صالحہ نہ بھی ہو۔ اور عطاء اور مجاہد نے کہا ہے کہ اس سے مراد جماع کے وقت بسم اللہ شریف اور دعا پڑھنا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو کہے "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" (اے اللہ تو ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو نے ہمیں عطا فرمایا) بیشک اس طرح اگر ان دونوں کے درمیان بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے کبھی بھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا(3)۔

ہے گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ وہ تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے جزاء دے۔ اگر وہ اعمال اچھے ہوں تو اچھی جزاء دے اور اگر برے ہوں تو بری جزاء دے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بندۂ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اگر اسے خوشی نصیب ہو اور یہ شکر کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے یہ صبر کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے(4)۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

"اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر[1] کہ نیکی نہ کرو گے[2] اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کراؤ گے لوگوں میں[3] اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے[4]"

[1] امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ اور ان کے بہنوئی بشیر بن نعمان انصاری کے درمیان کسی شئ پر اختلاف ہو گیا تو عبداللہ بن رواحہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اس کے گھر داخل نہیں ہوں گے، اس سے کلام نہیں کریں گے اور اس کے اور اس کے مخالفین کے درمیان صلح نہیں کرائیں گے اور جب انہیں اس کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ قسم بخدا میں ایسا نہیں کروں گا۔ لہٰذا اپنی قسم سے برأت کے بغیر میرے لئے ایسا کرنا حلال نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی(5) "وَلَا تَجْعَلُوا

1۔ صحیح مسلم، جلد 2 صفحہ 330 (قدیمی) 2۔ جامع ترمذی، جلد 1 صفحہ 126 (وزارت تعلیم) 3۔ صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 945 (وزارت تعلیم)
4۔ صحیح مسلم، جلد 2 صفحہ 413 (قدیمی) 5۔ تفسیر بغوی، جلد 1 صفحہ 185 (التجاریہ)

Tafsire Mazhari J1 Told About Anal Sex



تفسیر مظہری

جلد سوم

بقیہ سورۂ نساء سے سورۂ مائدہ
پارہ ۵ تا پارہ ۶

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ——— فون ۲۱۳۷۶۸

عبدالرزاق نے مصنف میں بروایت ابن جریج عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ متعہ کو اب بھی حلال سمجھتے تھے اور (ثبوت میں) یہ آیت پڑھتے تھے حضرت ابن عباسؓ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابی بن کعب کی قرات میں اس آیت میں الی اجل مسمی بھی ہے اور فرماتے تھے اللہ عمر پر رحم فرمائے متعہ اللہ کے بندوں پر اللہ کی ایک رحمت تھی اگر عمر اس کی ممانعت نہ کر دیتے تو زنا کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ نکاح ہے یا زنا، فرمایا نہ نکاح ہے نہ زنا، دریافت کیا گیا پھر کیا ہے فرمایا یہ ویسا ہی ہے جیسا اللہ نے فرمایا ہے دریافت کیا گیا کیا اس کی عدت کے لئے حیض آنے کی ضرورت ہے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ متعہ کرنے والے مرد و عورت باہم وارث ہوں گے فرمایا نہیں۔ متعہ کی حلت کا قول صحابہؓ کی ایک جماعت کی طرف منسوب ہے۔ نسائی اور طحاوی نے لکھا ہے کہ حضرت اسماءؓ بنت صدیق اکبرؓ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کیا تھا۔ مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں متعہ کیا تھا آخری دور خلافت میں حضرت عمرؓ نے ہم کو روک دیا پھر ہم نے حکم سے تجاوز نہیں کیا۔

طحاوی نے حضرت جابرؓ اور حضرت سلمہؓ بن اکوع کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور متعہ کی اجازت دیدی۔

صحیحین میں حضرت ابن مسعودؓ کا قول منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اجازت دیدی کہ مقررہ مدت کے لئے عورتوں سے نکاح کیا جا سکتا ہے پھر حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت کی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ۔

ان آثار صحابہؓ سے متعہ کا (جواز تو معلوم ہوتا ہے لیکن) منسوخ نہ ہونا (اور اب بھی جائز ہونا) ثابت نہیں ہوتا صرف حضرت ابن عباسؓ کا اثر اور حضرت ابن مسعودؓ کی قرات سے غیر منسوخ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

عبدالرزاق نے مصنف میں لکھا ہے کہ معاویہؓ نے طائف میں ایک عورت سے متعہ کیا۔

عمرو بن شبہ نے اخبار المدینہ میں اپنی سند سے لکھا ہے کہ سلمہؓ بن امیہ نے ایک عورت سے متعہ کیا جب اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپؓ نے عمر کو دھمکایا۔ عبدالرزاق نے مصنف میں لکھا ہے کہ معبد بن امیہ متعہ کی حلت کے قائل تھے۔ حافظ نے لکھا ہے کہ متعہ کی حلت کا فتویٰ تابعین کی ایک جماعت نے دیا ہے جن میں سے ابن جریج، طاؤس، عطاء اور حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد اور سعید بن جبیر اور فقہاء مکہ بھی تھے اسی بناء پر حاکم نے علوم الحدیث میں اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ اہل حجاز کے پانچ قول متروک ہیں ان میں سے اہل مکہ کا حلت متعہ کا قول اور اہل مدینہ کا بی بی سے لواطت کی حلت کا قول بھی ہے۔

مسئلہ :۔ متعہ کے ناجائز اور حرام ہونے پر اجماع ہو چکا ہے سوائے شیعہ کے اور کوئی اس کی حلت کا قائل نہیں۔ حرمت متعہ کا ثبوت اس آیت سے ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ۔ متعہ والی عورت کو بیوی نہیں کہا جاتا اور نہ وہ مملوکہ ہے اسی لئے متعہ کرنے والے اور عورت میں سلسلہ توارث قائم نہیں (اور نہ زوجہ یا مملوکہ کے سوا تیسری عورت سے شرم گاہ کو محفوظ نہ رکھنے والے کو حق سے تجاوز کرنے والا کہا ہے معلوم ہوا کہ متعہ کو حلال قرار دینا حد شرعی سے تجاوز کرنا ہے)۔

اگر اس آیت کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ کے مسلک کے مطابق کی جائے تو پھر اس کو منسوخ ماننا پڑے گا (حالانکہ یہ آیت سب کے نزدیک محکم ہے منسوخ نہیں ہے) مسلم نے لکھا ہے کہ ربیع بن سبرہ بن معبد جہنی کا بیان ہے کہ میرے باپ

After Hardship Cometh Ease (Anal Sex)
The Muslim-Jewish Polemic Over Sexual Positions

After hardship cometh ease

oleh Ze'ev Maghen

The Muslim-Jewish Polemic over Sexual Positions

That the legal status of anal sex was an extremely unstable and "loaded" issue may be gauged both by the vehemence of the exchanges recorded and by the fact that almost every authority quoted in favor of the position condoning that act is also shown either personally disavowing this attribution or being exonerated of it by others. Thus we read, for instance, that:

1\.

> ... Ibn 'Awn reported from Nāfi' (the Persian *mawlā* of 'Abd Allāh b. 'Umar and an almost peerlessly reliable traditionist), who said: It was Ibn 'Umar's practice to remain silent whenever the Qur'ān was being recited (*kāna Ibn 'Umar idhā quri'a al-Qur'ān lam yatakallim*). One day I recited [in his presence]: "Your wives are a tilth for you; come to your tilth as you please," and he piped up and asked: "Do you know in what context this verse was revealed?" I replied, "No." He said, "It was revealed in reference to having intercourse with women in their anuses" (*nazalat fī ityān al-nisā' fī adbārihinna*).[33]

On the other hand, however:

> Abū al-Naḍr said to Nāfi', the *mawlā* of Ibn 'Umar: "You talk too much! (*qad akthara 'alayka al-qawl*). For you say about Ibn 'Umar that he issued a judgment allowing anal intercourse with women" (*aftā bi-an yu'tā al-*

---

32 Ṭabarī, 2:537 (3471). Since the only vocalization provided by my edition of *Jāmi' al-Bayān* is a hamza over the alif, it is difficult to know whether we should read *athfirhā* in command form, as we have done, or, alternately, *athfarahā*: "he has plugged up her anus!" It might also be translated: "tie an *izār* (a waist-wrapper) between her legs."

2\.

33 Ṭabarī, 2:535 (3464), where another version shows Nāfi' "holding the Qur'ānic codex for Ibn 'Umar, when the latter reached the verse, 'Your wives are a tilth ...,' and said: "[This constitutes permission] to have anal intercourse with her" (*an ya'tīhā fī dubrihā*). Similarly, Zayd b. Aslam reported that Ibn 'Umar said: "A man had anal intercourse with his wife, after which his conscience bothered him (*atā imra'tahu fī dubrihā fa-wajada fī nafsihi*), so Allāh revealed: 'Your wives are a tilth ...'" (Ṭabarī, 2:536–7 [3470]). On the historicity of Nāfi', and the claim – especially interesting for our purposes, as will become clear below – that he was invented by Mālik b. Anas, see G. H. A. Juynboll, "Nāfi', the *Mawlā* of Ibn 'Umar," *Der Islam* 70 (1993). Harald Motzki has argued against his thesis in "*Quo vadis, ḥadīt*-Forschung?" *Der Islam* 73 (1996).

After hardship cometh ease

oleh Ze'ev Maghen

The Prophet Muḥammad himself was, of course, no exception to such contradictory reporting: in this area, as nearly everywhere, he plays both thesis and antithesis. On the one hand, we possess *ḥadīth*s like the following, recorded by al-Ṭabarī:

48 Ibid., 2:533 (3449).

49 The employment of the expression *min ḥaythu* to mean "via the orifice that..." in *aḥādīth* attributed to Ibn 'Abbās is also on display in his proverbial recapitulation of this whole subject: "Guide your 'producer' to the place of 'production'" (*asiq nabātaka min ḥaythu nabātahu*), see below.

50 Ṭabarī, 2:535–6 (3465). This is either an accusation of hypocrisy against Muḥammad b. Munkadir, or evidence that he could not have made the statement against anal intercourse that certain parties ascribe to him. The echoes of the Islamic Creed in the diction of Zayd's statement seem like deliberate irony.

51 Qurṭubī, 3:86.

> From Umm Salama, the wife of the Prophet, who reported: A man married a woman and wanted *an yujabbīhā* (= to have intercourse with her from behind while her head and body were lowered and her buttocks raised).[54] The woman refused, saying: "Not until I ask the Messenger of God!" Umm Salama said: So she came and told me about it. I informed the Messenger of God, who said: "Summon her!" When she arrived the Messenger of God recited to her "Your wives are a tilth for you..." (and then went on to epitomize and qualify): "One orifice only, one orifice only" (*ṣimāman wāḥidan, ṣimāman wāḥidan*).[55]

So far, then, Muḥammad has been portrayed as a determined foe of rectal copulation. But another *ḥadīth* quotes the same Prophet's spouse to the opposite effect:

3.

> From 'Abd al-Raḥmān b. Sābiṭ, who said: I said to Ḥafṣa [daughter of 'Abd al-Raḥmān b. Abī Bakr][56]: "I wish to ask you something, but I am embarrassed to do so." Ḥafṣa responded: "Ask, my dear son, about whatever is on your mind!" He continued: "Well, I wish to ask you about cohabiting with women in their anuses" (*urīdu an as'alaka 'an ghishyān al-nisā' fī adbārihinna*). She replied: Umm Salama related to me: "I asked the Messenger of God about that, and he recited: "Your wives are a tilth for you; come to your tilth any way you please."[57]

An additional narration, already cited above, buttresses the claim that the Apostle approved of anal intercourse:

4.

> 'Aṭā b. Yasār related: A man had anal intercourse with his wife during the lifetime of the Messenger of God (*aṣāba rajūl imra'tahu fī dubrihā 'alā ahdi rasūl Allāh*), and the people condemned him for this and said, "Plug up her anus!" (*athfirhā*). But Allāh revealed: "Your wives are a tilth for you; come to your tilth as you please."[58]

54 See above, note 35.

55 Ṭabarī, 2:538–9 (3476). See the recension of al-Zuhrī: *in shā'a mujabbiyatan wa-in sha'a ghayr mujabbiyatan, ghayr anna dhālika fī ṣimām wāḥid* (sometimes written: *simām wāḥid*, with a *sīn*, the idea – "plugging up" – being the same. Qurṭubī, 3:81).

56 There may be some confusion here, since the phraseology used by 'Abd al-Raḥmān b. Sābiṭ here to introduce his question is found verbatim in many other places as a similar preamble to a question put to Ḥafṣa, the Prophet's wife. This is immaterial for us at the moment, however.

57 Ṭabarī, 2:535 (3468).

58 See also above, n. 33: "A man had anal intercourse with his wife, after which his conscience bothered him (*atā imra'tahu fī dubrihā fa-wajada fī nafsihi*), so Allāh revealed: 'Your wives are a tilth...'"

Definition of Anus Dubar in Dictionary

.إِدَامٌ ج آدَامٌ **Lauk pauk, gulai, sambal :** dishes; a curry-soup; sharp spice.

.أَدِيْمٌ **kulit yang disamak :** tannic husk.

.أَدَمٌ ـ أَدَمَةٌ **lahir batin, kulit :** in body and soul; in every respect; skin; peel; shell; tree-bark; leather; binding; out side; cover; surface.

.آدَمُ **Nabi Adam (manusia pertama) :** Adam (the first human)

.اِبْنُ آدَمَ **anak keturunan Adam (manusia) :** the clan of Adam (human being).

.الأَدَّامُ **pedagang kulit :** leather merchant.

.أَدِيْمُ الأَرْضِ **kulit bumi :** earth surface.

.أَدِيْمُ النَّهَارِ **cahaya siang :** day light.

.الأُدْمَةُ **kaum kerabat :** family; relations; relative.

.أَدَا ـ يَأْدُو ـ أُدُوًّا (الفَاكِهَةُ) **(buah zan) telah masak :** (zan fruit) have been soft; have been overripe.

.إِذَا **apabila, bila, jika :** if; when.

.إِذْ **waktu karena; ketika :** when.

.إِذَاكَ **ketika itu :** at the time.

.إِذَمَا **kalau; jika :** if; when.

.إِذَنْ ـ إِذًا **kalau demikian, sekonyong-konyong, tiba-tiba :** if it does; suddenly; all at once; unexpectedly.

.آذَارُ **bulan Maret :** March.

.أَذَاعَ ـ ذَاعَ **menyiarkan, memasyhurkan :** to spread; to announce publicly; to publish; to proclaim; to broadcast; to famous.

.أَذَلَّ ـ ذَلَّ **menghinakan :** to humiliate; to disdain; to offend.

religious memorial banquet.

.أَدَّبَ ـ يُؤَدِّبُ تَأْدِيْبًا **mendidik, mengajar kesopanan :** teach a courtesy; educate a courtesy.

.تَأَدَّبَ بِهِ **meniru perangai seseorang :** imitate somebody's conduct.

.أَدَبٌ ج آدَابٌ **adab, tertib, sopan :** culture; civilization; refinement; learning; erudition; good manners; orderly; diciplinary; nicely; quite; decent; correct; modest.

.أَدِيْبٌ ج أُدَبَاءُ **yang sopan, yang beradab, penjaga ahli sastra :** civilized; polite; artist custodian.

.قَلِيْلُ الأَدَبِ **kurang ajar, kurang sopan :** impolite; rude; shameless; undignified.

.عِلْمُ الأَدَبِ **ilmu kesusastraan :** philology.

.أَدَبَةٌ ـ مَأْدُبَةٌ **jamuan, makanan untuk pesta :** banquet; feast.

.أَدْبَرَ ـ يُدْبِرُ ـ إِدْبَارًا **membelakangi :** to turn one's back to; to leave behind; to ignore; to take no notice of.

.إِدَّخَرَ ـ ذَخَرَ **menyimpan :** to keep; to preserve; to put away; to save; to lay by; to lay up; to deposit; to contain; to hold.

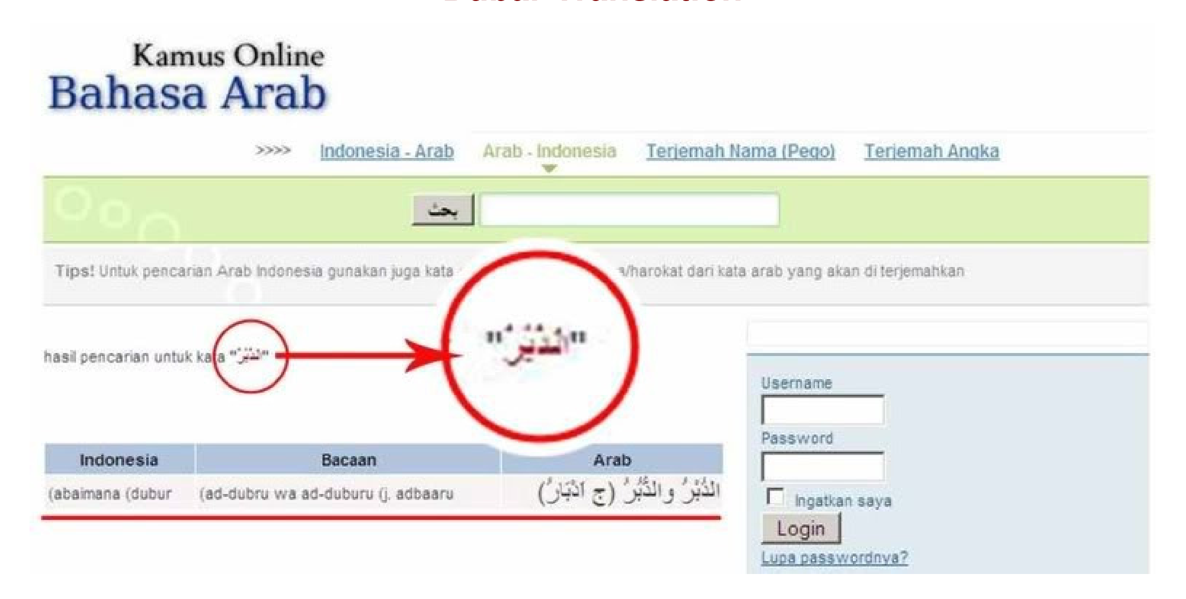
.أَدْرَكَ ـ يُدْرِكُ ـ إِدْرَاكًا **mendapatkan, memperoleh :** to get; to obtain; to find; to receive; to acquire; to catch.

.أَدْلَى **mengulurkan (timba) :** to stretch; to lenghten; to pass; to reach (the bail).

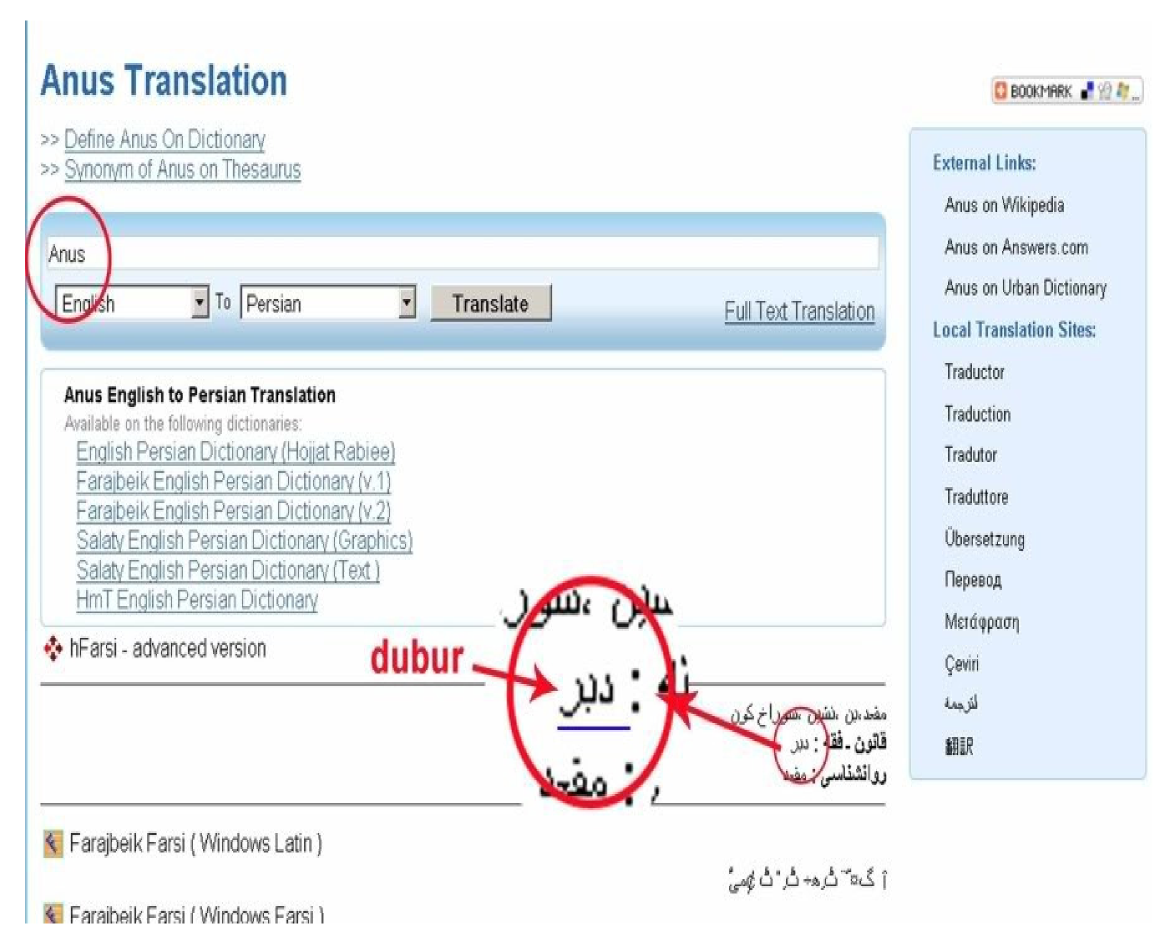
.إِدَّعَى ـ دَعَا **mendakwakan :** to claim; to lay claim to.

.أَدَمَ ـ يَأْدِمُ ـ أَدْمًا (الخُبْزَ) **mencampur nasi dengan pauk :** mix rice with the dish.

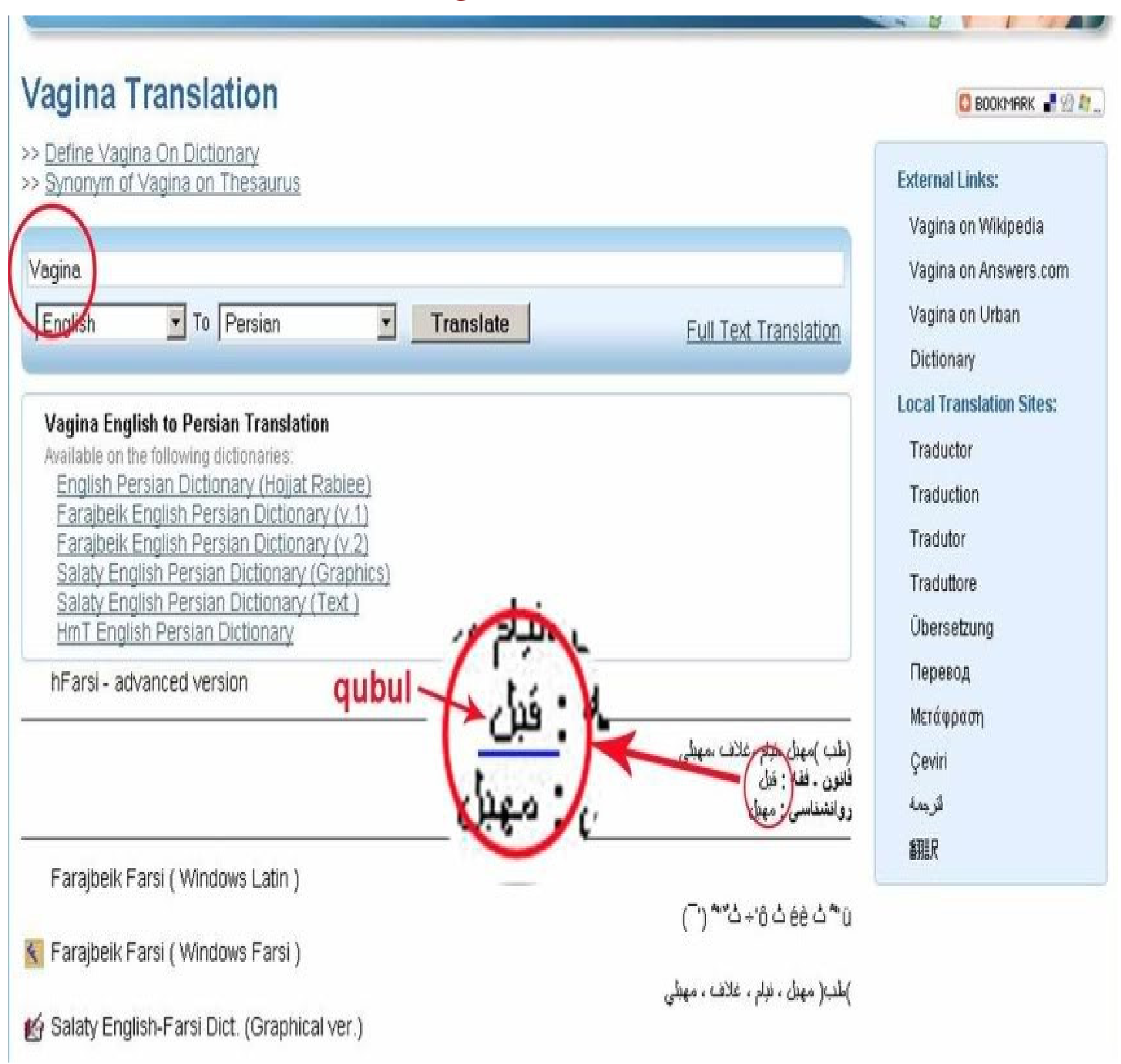
Dubar Translation



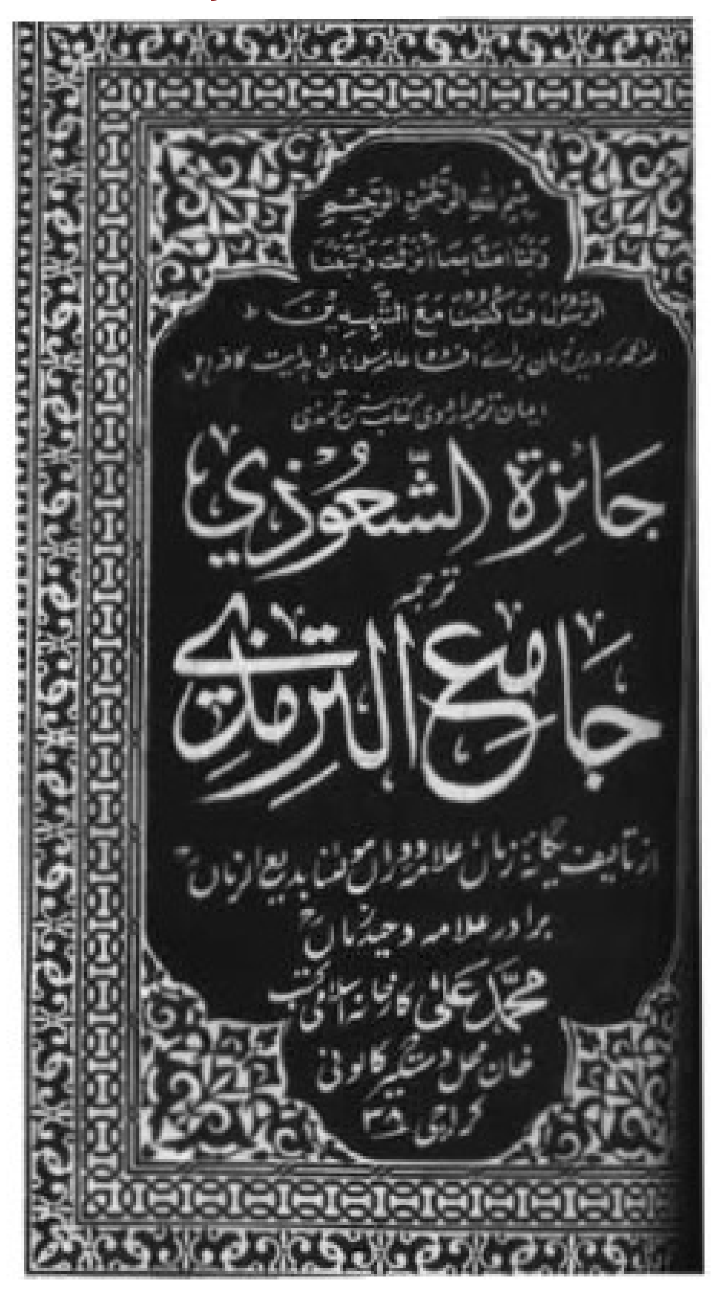
Anus Translation



Vagina Translation



Jamiy-Tirmidhi-Vol-2-Part-1



تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اُگے نہ یہ کہ اندے کنوئیں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِيْ صِمَامًا وَّاحِدًا۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی اللہ علیہ وسلم نے آیت نساءکم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خیثم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خیثم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے وہ سابط کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہ آئے حضرت عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یارسول اللہ ہلاک ہوا میں فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ اتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نساءکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کرو اور پیچھے سے مگر بچو دبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم قولہ پھیر دی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرضیکہ حضرت عمر نے سمجھا کہ اس میں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کرو آہ یہ خطاب ہے بہرحال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِيْ صِمَامًا وَّاحِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَيُرْوٰى فِيْ سِمَامٍ وَّاحِدٍ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی اگلی طرف، پچھلی طرف سے (ہو کر) جماع کرے گا اسکے ہاں بھینگا لڑکا پیدا ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ" کی تفسیر میں روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی مراد ہیں۔ اور حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں "سمام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا" آپ نے فرمایا "تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟" عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ" آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہو کر لیکن پاخانے

---

[1] تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ۱۲

عليه وسلم هذه الآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم أقبل وأدبر واتق الدبر والحيضة هذا حديث حسن غريب ويعقوب بن عبد الله الأشعري هو يعقوب القمي.

٨٩٧۔ حدثنا عبد بن حميد نا هاشم بن القاسم عن المبارك بن فضالة عن الحسن عن معقل بن يسار أنه زوج أخته رجلا من المسلمين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانت عنده ما كانت ثم طلقها تطليقة لم يراجعها حتى انقضت العدة فهويها وهويته ثم خطبها مع الخطاب فقال له يا لكع أكرمتك بها وزوجتكها فطلقتها والله لا ترجع إليك أبدا آخر ما عليك قال فعلم الله حاجته إليها وحاجتها إلى بعلها فأنزل الله تبارك وتعالى وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن إلى قوله وأنتم لا تعلمون فلما سمعها معقل قال سمعا لربي وطاعة ثم دعاه فقال أزوجك وأكرمك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن الحسن وفي هذا الحديث دلالة على أنه لا يجوز النكاح بغير ولي لأن أخت معقل بن يسار كانت ثيبا فلو كان الأمر إليها دون وليها لزوجت نفسها ولم تحتج إلى وليها معقل بن يسار وإنما خاطب الله في هذه الآية الأولياء فقال فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن ففي هذه الآية دلالة على أن الأمر إلى

٨٩٨۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن أنس

کی جگہ اور حیض سے بچو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے یعقوب قمی مراد ہیں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عہد رسالت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کیا کچھ عرصہ وہ اسکے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی اور رجوع بھی نہ کیا یہانتک کہ اس کی عدت بھی ختم ہوگئی پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگے چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس عورت کے بھائی نے کہا اے چھوٹے (میں نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے ساتھ تیری شادی کی پس تو نے طلاق دیدی اللہ کی قسم! اب یہ کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی۔ راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا اور آیت کریمہ نازل فرمائی "واذا طلقتم النسا الخ الآیۃ"[1] حضرت معقلؓ نے جب یہ بات سنی تو کہا اپنے رب کی بات سننے اور ماننے کے لئے حاضر ہوں پھر اسے بلایا اور کہا میں اسے (اپنی بہن کو) تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور تیری عزت بھی کرتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت حسنؒ سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے بغیر کے اس کا اپنا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی حضرت معقل کی محتاج نہ ہوتیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور فرمایا کہ انہیں انکے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ نکاح کا اختیار ولی کو ہے[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس سے

[1] جب تم عورتوں کو طلاق دو اور انکی میعاد پوری ہوجائے تو اے عورتوں کے ولیو! انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہوں

[2] احناف کے نزدیک بالغ عورت کو نکاح کا اختیار ہے حدیث شریف میں ہے بالغ عورت ولی کی نسبت اپنے نکاح کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ اسیطرح قرآن پاک میں ہے۔ م

فان طلقها فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ اس آیت میں بھی نکاح کی نسبت خود عورت کی طرف ہے جس آیت کو امام ترمذی نے دلیل بنایا اس میں ان ینکحن میں نکاح کی اضافت

Ref: Jamiy-Tirmidhi-Vol-2-Part-1.pdf

Tafseer Tafsir Durre Mansor is not silent about Sex Matters (Arabic)

الدُّرُّ المَنْثُور
فِي
التَّفْسِيرِ بِالمَأْثُور

لجلال الدين السيوطي
(٨٤٩هـ - ٩١١هـ)

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء الثاني

541_drm02.pdf

Sexual Etiquettes in Tafsir

الدر المنثور في التفسير بالمأثور-ج2 : 142 البقـرة- 232 البقـرة

قولُه تعالى : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ .

أخرج وكيعٌ ، وابنُ أبى شيبةَ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والبخاريُّ ، [(١] ومسلمٌ [١)] ، وأبو داودَ ، والترمذيُّ ، والنسائيُّ ، وابنُ ماجه ، وابنُ جريرٍ ، وأبو نعيمٍ فى « الحليةِ » ، والبيهقيُّ فى « سننِه » ، عن جابرٍ قال : كانت اليهودُ تقولُ : إذا أتى الرجلُ امرأتَه من خلفِها فى قُبُلِها ثم حمَلت ، جاء الولدُ أحولَ . فنزَلت : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . إن شاء مجبِّيةً [(٢)] ، وإن شاءَ غيرَ مُجَبِّيَةٍ [(٢)] ، غيرَ أنَّ ذلك فى صمامٍ واحدٍ [(٣)] .

وأخرج سعيدُ بنُ منصورٍ ، والدارميُّ ، وابنُ المنذرِ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، عن جابرٍ ، أن اليهودَ قالوا للمسلمين : من أتى امرأتَه وهى مدبرةٌ جاء الولدُ أحولَ . فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « مُقبلةً ومُدبرةً ، إذا كان ذلك فى الفرجِ » [(٤)] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ فى « المصنفِ » ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، وابنُ جريرٍ ، عن مرةَ الهَمْدانىِّ ، أنَّ بعضَ اليهودِ لقِيى بعضَ المسلمين فقال له : تأتون النساءَ وراءَهن؟ كأنه كرِه الإبراكَ ، فذكَروا [(٥)] ذلك لرسولِ اللَّهِ ﷺ ، فنزَلت :

(١ - ١) ليس فى : الأصل ، ب ١ ، ب ٢ ، ف ١ ، م .

(٢) فى م : « منحنية » . ومجبية : أى منكبة على وجهها . النهاية ١/ ٢٣٨ .

(٣) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩ ، والبخارى (٤٥٢٨) ، ومسلم (١٤٣٥) ، وأبو داود (٢١٦٣) ، والترمذى (٢٩٧٨) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٣) ، وابن ماجه (١٩٢٥) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٦ ، وأبو نعيم ٣/ ١٥٤ ، والبيهقى ٧/ ١٩٤ ، ١٩٥ .

(٤) سعيد بن منصور (٣٦٦ ، ٣٦٧ - تفسير) ، والدارمى ١/ ٢٥٨ ، ٢٥٩ ، وابن أبى حاتم ٢/ ٤٠٤ ، ٤٠٥ (٢١٣٣) .

(٥) فى الأصل : « فذكر » .

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . فرخَّص اللَّهُ للمسلمين أن يأتوا النساءَ فى الفروجِ كيف شاءوا ، [١] وأنَّى شاءوا [١] ، من بينِ أيديهن ومن خلفِهن [٢] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ عن مرةَ قال : كانت اليهودُ يَسْخَرون من المسلمين فى إتيانِهم النساءَ ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية [٣] .

وأخرج ابنُ عساكرَ عن جابرِ بنِ عبدِ اللَّهِ قال : كانت الأنصارُ تأتى نساءَها مضاجعةً ، وكانت قريشٌ تشرحُ شرحًا كثيرًا [٤] ، فتزوّجَ رجلٌ من قريشٍ امرأةً من الأنصارِ ، فأراد أن يأتيَها ؛ فقالت : لا ، إلا كما نفعلُ [٥] . فأُخبِر بذلك النبىُّ ﷺ فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ [٥٩و] حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . أى : قائمًا وقاعدًا ومضطجعًا ، بعدَ أن يكونَ فى صمامٍ / واحدٍ [٦] . ١/٢٦٢

وأخرج ابنُ جريرٍ من طريقِ سعيدِ بنِ أبى هلالٍ ، أنَّ عبدَ اللَّهِ بنَ علىٍّ حدَّثه ، أنه بلَغه أن ناسًا من أصحابِ النبىِّ ﷺ جلَسوا يومًا ورجلٌ من اليهودِ قريبٌ منهم ، فجعَل بعضُهم يقولُ : إنى لآتى امرأتى وهِى مضطجعةٌ . ويقولُ الآخرُ : إنى لآتيها وهى قائمةٌ . ويقولُ الآخرُ : إنى لآتيها وهى باركةٌ . فقال اليهودىُّ : ما أنتم إلا أمثالُ البهائمِ ، ولكنّا إنما نأتيها على هيئةٍ واحدةٍ . فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ [٧] .

(١ - ١) ليس فى : الأصل ، وفى ص : « وأين شاءوا » ، وفى ف ١ : « وإن شاءوا » .
(٢) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣١، وابن جرير ٣/ ٧٤٧.
(٣) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣١.
(٤) يقال : شرح فلان جاريته : إذا وطئها نائمة على قفاها . النهاية ٢/ ٤٥٦.
(٥) فى ص ، ب ١، ب ٢: « تفعل » ، وفى ف ١، م : « يفعل » .
(٦) ابن عساكر ٢٣/ ٣١٤.
(٧) ابن جرير ٣/ ٧٤٨.

وأخرج وكيعٌ ، وابنُ أبي شيبةَ ، والدارميُّ ، عن الحسنِ قال : كانت اليهودُ لا يألون ما شَدَّدت[١] على المسلمين ، كانوا يقولون : يا أصحابَ محمدٍ ، إنه واللَّهِ ما يَحِلُّ لكم أن تأتوا نساءَكم إلا من وجهٍ واحدٍ . فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فخلَّى اللَّهُ بينَ المؤمنين وبينَ حاجتِهم[٢] .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن الحسنِ ، أنَّ اليهودَ كانوا قومًا حُسَّدًا ، فقالوا : يا أصحابَ محمدٍ ، إنه واللَّهِ ما لكم أن تأتوا النساءَ إلا من وجهٍ واحدٍ . فكَذَّبهم اللَّهُ ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فخلَّى بين الرجالِ وبينَ نسائِهم ، يتفكَّهُ الرجلُ من امرأتِه ؛ يأتيها إن شاء من قِبلِ قُبُلِها ، وإن شاء من قِبلِ دُبُرِها ، غيرَ أنَّ المسلكَ واحدٌ .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن الحسنِ قال : قالت اليهودُ للمسلمين : إنكم تأتون نساءَكم كما تأتي[٣] البهائمُ بعضُها بعضًا ؛ تُبَرِّكُوهن[٤] . فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . ولا بأسَ أن يَغشَى الرجلُ المرأةَ كيف شاء إذا أتاها في الفرجِ .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن قتادة : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : ذلك أنَّ اليهودَ عرَّضوا بالمؤمنين في نسائِهم وعيَّروهم ، فأنزَل اللَّهُ في ذلك ، وأكذَب اليهودَ ، وخلَّى بينَ المؤمنين وبينَ حوائجِهم في نسائِهم .

---

(١) في م : « شدد » .
(٢) ابن أبي شيبة ٤/ ٢٣٢، والدارمي ١/ ٢٥٧.
(٣) في ص ، ب ١ ، ب ٢ : « يأتي » .
(٤) في الأصل ، م : «يبركوهن» ، وفي ص : « تبركونهن » ، وفي ف ١ : « أتبركوهن » .

وأخرج ابنُ عساكرَ من طريقِ محمدِ بنِ عبدِ اللَّهِ بنِ عمرِو بنِ عثمانَ قال : كان عبدُ اللَّهِ بنُ عمرَ يحدِّثُنا أنَّ النساءَ كنَّ يُؤْتَيْنَ فى أقبالِهنَّ وهن مُولِّياتٌ ، فقالت اليهودُ : من جاء امرأتَه وهى مولِّيَةٌ جاء ولدُه أحولَ . فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾[1] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والبيهقىُّ فى « الشعبِ » ، من طريقِ صفيةَ بنتِ شيبةَ ، عن أمِّ سلمةَ قالت : لما قدِم المهاجرون المدينةَ أرادوا أن يأتوا النساءَ من أدبارِهن فى فروجِهن ، فأنكرْنَ ذلك ، فجئن إلى أمِّ سلَمةَ فذكرنَ ذلك لها ، فسألتِ النبىَّ ﷺ عن ذلك ، فقال : « ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صمامًا[2] واحدًا »[3] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ ، وأحمدُ ، والدارمىُّ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والترمذىُّ وحسَّنه ، وابنُ جريرٍ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، والبيهقىُّ فى « سننِه » ، عن عبدِ الرحمنِ ابنِ سابطٍ قال : سألتُ حفصةَ بنتَ عبدِ الرحمنِ فقلتُ لها : إنى أريدُ أن أسألَكِ عن شىءٍ وأنا أستحيِى[4] أن أسألَكِ عنه . قالت : سلْ يا[5] بنَ أخى عمّا بدا لك . قال : أسألُكِ عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن . فقالت : حدَّثتنى أمُّ سلمةَ قالت :

(١) ابن عساكر ٦١/ ٤٣٨.

(٢) فى ص ، ب ٢ : « سمامًا » . وهما روايتان . وسماما واحدا أى مأتى واحدا ، وهو من سمام الإبرة ثقبها . وصماما واحدا أى فى مسلك واحد ، والصمام ما تسد به الفرجة فسمى به الفرج . ينظر جامع الترمذى ٥/ ٢١٥، وتفسير القرطبى ٣/ ٩١، والنهاية ٢/ ٤٠٤، ٣/ ٥٤.

(٣) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٩) ، والبيهقى (٥٣٧٧) . وينظر تحقيق المسند ٤٤/ ٢٥٢، ٢٥٣.

(٤) فى ص ، ب ٢، ف ١، م : « أستحى » .

(٥) سقط من : ص ، ب ١، ب ٢، ف ١، م .

كانت الأنصارُ لا تُجَبِّي[١] ، وكانت المهاجرون تُجَبِّي ، وكانت اليهودُ تقولُ : إنه من جَبَّى امرأتَه كان الولدُ أحولَ . فلما قَدِم المهاجرون المدينةَ نكَحوا في نساءِ الأنصارِ فجبَّئُوهن[٢] ، فأبتِ امرأةٌ أن تُطيعَ زوجَها ، وقالتْ : لن تفعَلَ ذلك حتى آتيَ[٣] رسولَ اللَّهِ ﷺ . فأتتْ أمَّ سلمةَ فذكَرت لها ذلك ، فقالت : اجلِسي حتى يأتيَ رسولُ اللَّهِ ﷺ . فلمّا جاء رسولُ اللَّهِ ﷺ استحيتِ الأنصاريةُ أن تسألَه فخرَجَت ، فذكَرت ذلك أمُّ سلمةَ للنبيِّ ﷺ ، فقال : « ادْعُوها لي » . فدُعِيَت ، فتلا عليها هذه الآيةَ : « ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صماماً[٤] واحدًا » . قال : والصمامُ[٥] السبيلُ الواحدُ[٦] .

وأخرج في « مسندِ أبي حنيفةَ » عن حفصةَ أمِّ المؤمنين ، أن امرأةً أتتها فقالت : إنَّ زوجي يأتيني مُجَبِّيَةً[٧] ومستقبِلةً ، فكرِهتُه . فبلغ ذلك النبيَّ ﷺ ، فقال : « لا بأسَ إذا كان في صمامٍ واحدٍ »[٨] .

وأخرج أحمدُ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والترمذيُّ وحسَّنه ، والنسائيُّ ، وأبو

(١) يجبي المرأة : يكبها على وجهها تشبيها بهيئة السجود . النهاية ١/ ٢٣٨.

(٢) في ف ١، م : « فجبوهن » .

(٣) في م : « نسأل » .

(٤) في ص ، ب ٢، ف ١: « سماما » .

(٥) في ص ، ب ١، ب ٢، ف ١: « والسمام » .

(٦) ابن أبي شيبة ٤/ ٢٣٠، ٢٣١، وأحمد ٤٤/ ٢١٩، ٢٥٢، ٢٩٥، ٣٠١ (٢٦٦٠١، ٢٦٦٤٣، ٢٦٦٩٨، ٢٦٧٠٦) ، والدارمي ١/ ٢٥٦، والترمذي (٢٩٧٩) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٧، ٧٥٨، وابن أبي حاتم ٢/ ٤٠٤ (٢١٣١) ، والبيهقي ٧/ ١٩٥. صحيح (صحيح سنن الترمذي - ٢٣٨٠) .

(٧) في م : « مجباة » .

(٨) مسند أبي حنيفة ص ١٣٧.

(الدر المنثور ٢/ ٣٨)

يعلى ، وابنُ جرير ، وابنُ المنذرِ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، وابنُ حبانَ ، والطبرانىُّ ، والخرائطىُّ فى « مساوئِ الأخلاقِ » ، والبيهقىُّ فى « سننه » ، والضياءُ فى « المختارةِ » ، عن ابنِ عباسٍ قال : جاء عمرُ إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ فقال : يا رسولَ اللَّهِ ، هلكتُ . قال : « وما أهلكك ؟ » . قال : حوَّلتُ رحلىَ الليلةَ . فلم يردَّ عليه شيئًا ، فأوحَى اللَّهُ إلى رسولِه هذه الآيةَ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : « أقبِلْ وأدبِرْ ، واتَّقِ الدبرَ والحيضةَ »[1] .

وأخرج أحمدُ عن ابنِ عباسٍ قال : نزَلت هذه الآيةُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ فى أناسٍ من الأنصارِ أتَوا النبىَّ ﷺ فسألوه ، فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « ائتها على كلِّ حالٍ إذا كان فى الفرجِ »[2] .

وأخرج ابنُ جرير ، وابنُ أبى حاتمٍ ، والطبرانىُّ ، والخرائطىُّ ، عن ابنِ عباسٍ قال : أتَى ناسٌ من حِمْيَرَ إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ فسألوه عن أشياءَ ، فقال له رجلٌ : إنى أحِبُّ النساءَ وأحِبُّ أن آتىَ امرأتى مُجَبِّيَةً[3] ، فكيف ترى فى ذلك ؟ فأنزَل اللَّهُ فى سورةِ « البقرةِ » بيانَ ما سألوا عنه ، وأنزَل فيما سأَل عنه الرجلُ : / ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « ائتِها مقبلةً ومدبرةً إذا كان ذلك فى الفرجِ »[4] . ٢٦٣/١

---

(١) أحمد ٤٣٤/٤ (٢٧٠٣) ، والترمذى (٢٩٨٠) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٧، ١١٠٤٠) ، وأبو يعلى (٢٧٣٦) ، وابن جرير ٧٥٨/٣، وابن أبى حاتم ٤٠٥/٢ (٢١٣٤) ، وابن حبان (٤٢٠٢) ، والطبرانى (١٢٣١٧) ، والخرائطى (٤٦٩) ، والبيهقى ١٩٨/٧، والضياء ٩٩/١٠، ١٠٠ (٩٥، ٩٦) . حسن (صحيح سنن الترمذى - ٢٣٨١) .

(٢) أحمد ٢٣٦/٤ (٢٤١٤) . وقال محققو المسند : حسن لغيره .

(٣) فى م : « مجباة » .

(٤) ابن جرير ٧٥٩/٣، وابن أبى حاتم ٤٠٤/٢ (٢١٣٠) ، والطبرانى (١٢٩٨٣) ، والخرائطى (٤٧٠) . قال الهيثمى : وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف ، وبقية رجاله ثقات من أهل الصحيح . مجمع الزوائد ١٩٦/١.

وأخرج ابنُ راهُويَه ، والدارميُّ ، وأبو داودَ ، وابنُ جريرٍ ، وابنُ المنذرِ ، والطبرانيُّ ، والحاكمُ وصحَّحه ، والبيهقيُّ فى « سننِه » ، من طريقِ مجاهدٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : إن ابنَ عُمَرَ – واللَّهُ يَغْفِرُ له – أَوْهَم ، إنما كان هذا الحيُّ من الأنصارِ وهم أهلُ وثنٍ مع هذا الحيِّ من اليهودِ وهم أهلُ كتابٍ ، كانوا يرَون لهم فضلًا عليهم فى العلمِ ، فكانوا يقتدون بكثيرٍ مِن فعلِهم ، فكان من أمرِ أهلِ الكتابِ لا يأتون النساءَ إلا على حرفٍ ، وذلك أسترُ ما تكونُ المرأةُ ، فكان هذا الحيُّ من الأنصارِ قد أخَذوا بذلك من فعلِهم ، وكان هذا الحيُّ من قريشٍ يشرَحون النساءَ شرحًا ، ويتلذَّذون منهن مقبلاتٍ ومدبراتٍ ومستلقياتٍ ، فلمّا قدِم المهاجرون المدينةَ تزوَّج رجلٌ منهم امرأةً من الأنصارِ ، فذهَب يصنَعُ بها ذلك ، فأنكَرته عليه ، وقالت : إنما كنا نؤتَى على حَرْفٍ[1] ، فاصنَعْ ذلك ، وإلا فاجتنِبْنى . فشَرِىَ[2] أمرُهما ، فبلَغ ذلك رسولَ اللَّهِ ﷺ ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : مُقْبِلاتٍ ومُدْبِراتٍ بعدَ أن يكونَ فى الفرجِ ، وإنما كانت من قبَلِ دبُرِها فى قُبُلِها . زاد الطبرانيُّ : قال ابنُ عبّاسٍ : قال ابنُ عُمَرَ : فى دبرِها . فأوْهَم ابنُ عُمَرَ – واللَّهُ يغفِرُ له ، وإنما كان الحديثُ على هذا[3] .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ ، والدارميُّ ، عن مجاهدٍ قال : كانوا يَجْتَنِبون النساءَ فى المحيضِ ، ويأتونهن فى أدبارِهن ، فسألوا رسولَ اللَّهِ ﷺ عن ذلك ، فأنزَل

(١) بعده فى م : « واحد » . وعلى حرف : على جانب . النهاية ١/ ٣٦٩.
(٢) فى م : « فسرى » . وشرى : أى عظم وتفاقم ولجُّوا فيه . النهاية ٢/ ٤٦٨.
(٣) الدارمى ١/ ٢٥٧، وأبو داود (٢١٦٤) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٥، والطبرانى (١١٠٩٧) ، والحاكم ٢/ ١٩٥، ٢٧٩، والبيهقى ٧/ ١٩٥. حسن (صحيح سنن أبى داود – ١٨٩٦) .

اللَّهُ : ﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى ﴾ إلى قولِه : ﴿ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ﴾ . فى الفرجِ ولا تَعْدُوه[1] .

وأخرج ابنُ جريرٍ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ قال : بينا أنا ومجاهدٌ جالسان عندَ ابنِ عباسٍ إذا أتاه رجلٌ فقال : ألا تَشْفِينى من آيةِ المحيضِ ؟ قال : بلى . فاقْتَرَأ : ﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ﴾ إلى قولِه : ﴿ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ﴾ . فقال ابنُ عباسٍ : من حيثُ جاء الدمُ ، من ثَمَّ أُمِرْتَ أن تأتىَ . فقال : كيف بالآيةِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ؟ قال : إى ويحَك ! وفى الدبرِ من حَرثٍ ؟! لو كان ما تقولُ حقًّا لكان المحيضُ منسوخًا ، إذا شُغِل من هٰهنا جئتَ من هٰهنا ، ولكن : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ من الليلِ والنهارِ[2] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ عن مجاهدٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : ظهرًا لبطنٍ كيف شئتَ إلا فى دبرٍ والحيضِ[3] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ عن أبى صالحٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شئتَ فأْتِها مستلقيةً ، وإن شئتَ فمنحرِفةً ، وإن شئت فبارِكةً[4] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ عن سعيدِ بنِ جبيرٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأتيها مِن بينِ يديها ومن خلفِها ، ما لم يكنْ فى الدُّبُرِ[5] .

---

(١) الدارمى ١/ ٢٦١.
(٢) ابن جرير ٣/ ٧٥٠، وابن أبى حاتم ٢/ ٤٠٢، ٤٠٥ (٢١٢٠، ٢١٣٥).
(٣) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣٠.
(٤) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، ٢٣٠.
(٥) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣١.

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ عن مجاهدٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : ائْتُوا النساءَ في أقبالِهنَّ على كلِّ نحوٍ[١] .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن عكرمةَ قال : جاء رجلٌ إلى ابنِ عباسٍ فقال : كنت آتي أهلي في دُبُرِها ، وسَمِعتُ قولَ اللَّهِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فظنَنتُ أن ذلك لي حلالٌ . فقال : يا لُكَعُ ، إنما قولُه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : قائمةً وقاعدةً ، ومقبلةً ومدبرةً ، في أقْبالِهن ، لا تَعْدُ ذلك إلى غيرِه .

وأخرج ابنُ جريرٍ عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ ﴾ . قال : منبتُ الولدِ[٢] .

وأخرج سعيدُ بنُ منصورٍ ، والبيهقيُّ في « سننِه » ، عن ابنِ عباسٍ قال : ائت حرثَك من حيثُ نباتُه[٣] .

وأخرج ابنُ جريرٍ عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأتيها كيف شاء ، ما لم يكنْ يأتيها في دُبُرِها أو في الحيضِ[٤] .

وأخرج ابنُ جريرٍ ، والبيهقيُّ في « سننِه » ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يعني بالحرثِ الفرجَ ، يقولُ : تأتيه كيف شئتَ ، مستقْبِلَه ومستدبِرَه ، وعلى أيِّ ذلك أردتَ ، بعدَ ألا تجاوزَ الفرجَ إلى غيرِه ، وهو قولُه : ﴿ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ﴾[٥] .

---

(١) ابن أبي شيبة ٤/ ٢٣٢.
(٢) ابن جرير ٤/ ٧٤٥.
(٣) البيهقي ٧/ ١٩٦.
(٤) ابن جرير ٤/ ٧٤٦.
(٥) ابن جرير ٤/ ٧٤٦، والبيهقي ٧/ ١٩٦.

وأخرج ابنُ جريرٍ عن ابنِ عباسٍ أنه كان يَكْرَهُ أن تُؤْتَى المرأةُ فى دُبُرِها ، ويقولُ : إنما المحترَثُ من[1] القُبُلِ الذى يَكُونُ منه النسلُ والحيضُ . ويقولُ : إنما أُنزِلت هذه الآيةُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : من أىِّ وجهٍ شئتم[2] .

وأخرج الدارمىُّ ، والخرائطىُّ فى « مساوئ الأخلاقِ » ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأتيها قائمةً وقاعدةً ، ومن بينِ يديها ومن خلفِها ، وكيف شاء[3] ، بعدَ أن يكونَ فى المأْتَى[4] .

وأخرج البيهقىُّ فى « سننِه » عن مجاهدٍ قال : سألتُ ابنَ عباسٍ عن هذه الآيةِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال : ائْتِها [5]من حيثُ حُرِّمَتْ عليك[5] ؛ من حيثُ يكونُ الحيضُ والولدُ[6] .

وأخرج البيهقىُّ عن ابنِ عباسٍ فى الآيةِ قال : تؤتَى مقبلةً ومدبرةً فى الفرجِ[7] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ ، والخرائطىُّ فى « مساوئ الأخلاقِ » ، عن عكرمةَ قال : يأتيها كيف شاء ؛ قائمًا وقاعدًا وعلى كلِّ حالٍ ، ما لم يكُنْ فى دُبُرِها[7] .

---

(١) فى م : « الحرث » .
(٢) ابن جرير ٤/ ٧٤٨.
(٣) فى م : « يشاء » .
(٤) الدارمى ١/ ٢٥٨، والخرائطى (٤٧٣) .
(٥ - ٥) سقط من : م .
(٦) البيهقى ٧/ ١٩٦.
(٧) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، والخرائطى (٤٧١) .

وأخرج سعيدُ بنُ منصورٍ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والدارميُّ ، والبيهقيُّ ، عن أبى القَعْقاعِ الجَرْميِّ قال : جاء رجلٌ إلى عبدِ اللَّهِ بنِ مسعودٍ فقال : آتى امرأتى كيف شئتُ ؟ قال : نعم . قال : وحيثُ شئتُ ؟ قال : نعم . قال : وأنَّى شئتُ ؟ قال : نعم . ففَطِن له رجلٌ فقال : إنه يريدُ أن يأتيَها فى مَقعَدتِها . / فقال : لا ، مَحاشُّ[1] النساءِ عليكم حرامٌ[2] . ٢٦٤/١

وأخرج أحمدُ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، وأبو داودَ ، والنَّسائىُّ ، عن بَهْزِ بنِ حكيمٍ ، عن أبيه ، عن جدِّه قال : قلتُ : يا نبىَّ اللَّهِ ، نساؤُنا ما نأتى منها[3] وما نذَرُ ؟ قال : « حرثُك[4] ، ائتِ حرثَك أنى شئتَ ، غيرَ ألا تَضْرِبَ الوجهَ ، ولا تُقبِّحَ ، ولا تهجُرَ إلا فى البيتِ ، وأطعِمْ إذا طعِمتَ ، واكْسُ إذا اكتسَيتَ ، كيف وقد أفضَى بعضُكم إلى بعضٍ ! إلا بما حلَّ عليها »[5] .

وأخرج الشافعىُّ فى « الأمِّ » ، وابنُ أبى شيبةَ ، وأحمدُ ، والنَّسائىُّ ، وابنُ ماجه ، وابنُ المنذرِ ، والبيهقىُّ فى « سننِه » ، من طرقٍ ، عن خزيمةَ بنِ ثابتٍ ، أن سائلًا سأل رسولَ اللَّهِ ﷺ عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن ، فقال : « حلالٌ » . أو قال : « لا بأسَ » . فلما ولَّى دعاه ، فقال : « كيف قلتَ ؟ أمن[6] دبرِها فى قبلِها فنَعَم ، أم[7] من دُبُرِها فى دُبُرِها فلا ، إن اللَّهَ لا يَسْتَحْيى من الحقِّ ، لا تأتوا النساءَ فى

(١) فى م : « محاشى » . والمحاش جمع مَحَشَّة ، وهى الدبر . النهاية ١/ ٣٩٠.
(٢) سعيد بن منصور (٣٧٠ - تفسير) ، والدارمى ١/ ٢٥٩، ٢٦٠، والبيهقى ٧/ ١٩٩.
(٣) فى م : « منهن » .
(٤) فى م : « حرثكم » .
(٥) أحمد ٣٣/ ٢٣٢، ٢٤٤ (٢٠٠٣٠، ٢٠٠٤٥) ، وأبو داود (٢١٤٣، ٢١٤٤) ، والنسائى فى الكبرى (٩١٦٠) . حسن صحيح (صحيح سنن أبى داود - ١٨٧٦، ١٨٧٧) .
(٦) فى م : « من » .
(٧) فى م : « أما » .

أدبارِهن »[١] .

وأخرج الحسنُ بنُ عرفةَ فى « جُزئِه » ، وابنُ عَدِىٍّ ، والدارقطنىُّ ، عن جابرِ ابنِ عبدِ اللَّهِ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « استحيُوا ، إن اللَّهَ لا يَسْتَحْيِى من الحقِّ ، لا يَحِلُّ مَأْتَى النساءِ فى حُشوشِهِنَّ »[٢] .

وأخرج ابنُ عَدِىٍّ عن جابرٍ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « اتقوا محاشَّ النساءِ »[٣] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ ، والترمذىُّ وحسَّنه ، والنَّسائىُّ ، وابنُ حِبانَ ، عن ابنِ عباسٍ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « لا ينظُرُ اللَّهُ إلى رجلٍ أتَى رجلًا أو امرأةً فى الدبرِ »[٤] .

وأخرج أبو داودَ الطيالسىُّ ، وأحمدُ ، والبيهقىُّ فى « سننِه » ، عن عمرِو بنِ شعيبٍ ، عن أبيه ، عن جدِّه ، أن النبىَّ ﷺ قال فى[٥] الذى يأتى امرأتَه فى دبرِها : « هى اللوطيةُ الصغرى »[٦] .

---

(١) الشافعى ٥/ ١٧٣، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٣، وأحمد ٣٦/ ١٦٩، ١٧٧، ١٧٩، ١٨٣، ١٨٨ (٢١٨٥٠، ٢١٨٥٤، ٢١٨٥٥، ٢١٨٥٨، ٢١٨٦٥)، والنسائى فى الكبرى (٨٩٨٢ - ٨٩٩٤)، وابن ماجه (١٩٢٤)، والبيهقى ٧/ ١٩٧. صحيح (صحيح سنن ابن ماجه - ١٥٦١) .

(٢) الحسن بن عرفة - كما فى تفسير ابن كثير ١/٣٨٤ - وابن عدى ٤/ ١٦٥٢، والدارقطنى ٣/ ٢٨٨.

(٣) ابن عدى ٥/ ١٨٣١. وقال : غير محفوظ .

(٤) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٢، والترمذى (١١٦٥) ، والنسائى فى الكبرى (٩٠٠١، ٩٠٠٢) ، وابن حبان (٤٢٠٣، ٤٢٠٤، ٤٤١٨) . حسن (صحيح سنن الترمذى - ٩٣٠) .

(٥) سقط من النسخ ، والمثبت من المسند ١١/ ٥٥٤.

(٦) الطيالسى (٢٣٨٠) ، وأحمد ١١/ ٣٠٩، ٥٥٤ (٦٧٠٦، ٦٩٦٧، ٦٩٦٨) ، والبيهقى ٧/ ١٩٨. وقال محققو المسند : إسناده حسن ، وقد اختلف فى رفعه ووقفه ، والموقوف أصح .

وأخرج النَّسائىُّ عن أبى هريرةَ ، عن النبىِّ ﷺ قال : « استَحْيُوا من اللَّهِ حقَّ الحياءِ ، لا تأتوا النساءَ فى أدبارِهن »[1] .

وأخرج أحمدُ ، وأبو داودَ ، والنسائىُّ ، عن أبى هريرةَ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « ملعونٌ مَن أتى امرأةً فى دُبُرِها »[2] .

وأخرج ابنُ عَدِىٍّ عن أبى هريرةَ ، عن النبىِّ ﷺ قال : « مَن أتى شيئًا من الرجالِ أو النساءِ فى الأدبارِ فقد كفَر »[3] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبى شيبةَ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والنَّسائىُّ ، والبيهقىُّ ، عن أبى هريرةَ قال : إتيانُ الرجالِ والنساءِ فى أدبارِهن كفرٌ[4] . قال الحافظُ ابنُ كثيرٍ : هذا الموقوفُ أصحُّ[5] .

وأخرج وكيعٌ فى « مصنفِه » ، والبزارُ ، عن عمرَ بنِ الخطابِ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « إن اللَّهَ لا يَسْتَحْيِى من الحقِّ ، لا تأتوا النساءَ فى أدبارِهن »[6] .

وأخرج النَّسائىُّ عن عمرَ بنِ الخطابِ قال : استحيوا من اللَّهِ ، فإن اللَّهَ لا [illegible][7]

الموقوفُ أصحُّ [(١)] .

وأخرج ابنُ عَدِيٍّ في « الكاملِ » عن ابنِ مسعودٍ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « لا تأتوا النساءَ في أعجازِهن » [(٢)] .

وأخرج ابنُ وهبٍ ، وابنُ عَدِيٍّ ، عن عقبةَ بنِ عامرٍ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « ملعونٌ من أتى النساءَ في مَحَاشِّهن » [(٣)] .

وأخرج أحمدُ عن طلقِ بنِ يزيدَ ، أو يزيدَ بنِ طلقٍ ، عن النبيِّ ﷺ قال : « إن اللَّهَ لا يَسْتَحْيِي من الحقِّ ، لا تأتوا النساءَ في أَسْتاهِهن » [(٤)] .

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ عن عطاءٍ قال : نهى رسولُ اللَّهِ ﷺ أن تُؤتَى النساءُ في أعجازِهن ، وقال : « إن اللَّهَ لا يَسْتَحْيِي من الحقِّ » [(٥)] .

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ ، وأحمدُ ، والترمذيُّ وحسَّنه ، والبيهقيُّ ، عن عليِّ بنِ طلقٍ : سمِعتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ : « لا تأتوا النساءَ في أَسْتاهِهن ، فإن اللَّهَ لا يستحيِي من الحقِّ » [(٦)] .

= كثير في تفسيره عن النسائي موقوفا ، وكذا المزي في « التحفة » (٤٠١٨) . وينظر علل الدارقطني ٢/ ١٦٦.

(١) ابن كثير ١/ ٣٨٧.

(٢) ابن عدى ٣/ ١٠٦٢.

(٣) ابن عدى ٤/ ١٤٦٦.

(٤) أحمد – كما في أسد الغابة ٣/ ٩٣، وتفسير ابن كثير ١/ ٣٨٧، والإصابة ٣/ ٥٣٩– وقال الحافظ : هكذا رواه – يعني شعبة – وخالفه معمر عن عاصم ، فقال : طلق بن على . ولم يشك ... قال ابن أبي خيثمة : هذا هو الصواب . وقال ابن كثير : والأشبه أنه على بن طلق . وسيأتي .

(٥) ابن أبي شيبة ٤/ ٢٥٢.

(٦) ابن أبي شيبة ٤/ ٢٥١، وأحمد – كما في تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٥، وأطراف المسند ٤/ ٣٨٤– والترمذي (١١٦٤) ، والبيهقي ٧/ ١٩٨. ضعيف (ضعيف سنن الترمذي – ٢٠١) .

[٥٩ظ] **وأخرج** عبدُ الرزاقِ فى «المصنفِ» ، وابنُ أبى شيبةَ ، وأحمدُ ، وعبدُ ابنُ حميدٍ ، وأبو داودَ ، والنسائىُّ ، وابنُ ماجه ، والبيهقىُّ ، عن أبى هريرةَ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : «إن الذى يأتى امرأتَه فى دبرِها لا ينظُرُ اللَّهُ إليه يومَ القيامةِ»[1] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والنسائىُّ ، والبيهقىُّ فى «الشعبِ» ، عن طاوسٍ قال : سُئل ابنُ عباسٍ عن الذى يأتى امرأتَه فى دُبُرِها ، فقال : هذا يَسْأَلُنى عن الكفرِ[2] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، والبيهقىُّ فى «الشعبِ» ، عن عكرمةَ ، أن عمرَ بنَ الخطابِ ضرَب رجلًا فى مثلِ ذلك[3] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبى شيبةَ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والبيهقىُّ ، عن أبى الدَّرْداءِ ، أنه سُئل عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن ، فقال : وهل يفعَلُ ذلك إلا كافرٌ[4] !

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبى شيبةَ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والبيهقىُّ ، عن عبدِ اللَّهِ

---

(١) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٢) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٣، وأحمد ١٣/ ١١١ (٧٦٨٤) ، وأبو داود (٢١٦٢) ، والنسائى فى الكبرى (٩٠١١، ٩٠١٤) ، وابن ماجه (١٩٢٣) ، والبيهقى ٧/ ١٩٨. صحيح (صحيح سنن ابن ماجه - ١٥٦٠) .

(٢) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٣) ، وعبد بن حميد - كما فى تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٤ - والنسائى فى الكبرى (٩٠٠٤) ، والبيهقى (٥٣٧٨) .

(٣) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٤) ، والبيهقى (٥٣٧٨) .

(٤) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٧) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٢، والبيهقى ٧/ ١٩٩.

ابنِ عَمْرٍو فى الذى يأتى المرأةَ فى دبرِها ، قال : هى اللُّوطيةُ الصغرى [(١)] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، والبيهقىُّ ، عن الزهرىِّ قال : سألتُ ابنَ المسيبِ وأبا سلمةَ بنَ عبدِ الرحمنِ عن ذلك ، فكرِهاه ونَهَيانى عنه [(٢)] .

وأخرج عبدُ اللَّهِ بنُ أحمدَ ، والبيهقىُّ ، عن قتادةَ فى الذى يأتى امرأتَه فى دبرِها ، قال : حدَّثنى عقبةُ بنُ وَسَّاجٍ [(٣)] ، أن أبا الدرداءِ قال : لا يفعَلُ ذلك إلا كافرٌ . قال : وحدَّثنى عمرُو بنُ شعيبٍ ، عن أبيه ، عن جدِّه ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « تلك اللُّوطيةُ الصغرى » [(٤)] .

وأخرج البيهقىُّ فى « الشعبِ » وضعَّفه عن أُبَىِّ بنِ كعبٍ قال : أشياءُ تكونُ فى آخرِ هذه الأمةِ عندَ اقترابِ الساعةِ ؛ فمنها : نكاحُ الرجلِ امرأتَه أو أمتَه فى دبرِها ، /فذلك مما حرَّم اللَّهُ ورسولُه ، ويَمْقُتُ اللَّهُ عليه ورسولُه ، (٥) ومنها : نكاحُ الرجلِ الرجلَ ، وذلك مما حرَّم اللَّهُ ورسولُه ، ويَمْقُتُ اللَّهُ عليه ورسولُه (٥) ، ومنها : نكاحُ المرأةِ المرأةَ ، وذلك مما حرَّم اللَّهُ ورسولُه ، ويمقُتُ اللَّهُ عليه ورسولُه ، وليس لهؤلاء صلاةٌ ما أقاموا على هذا حتى يَتُوبوا إلى اللَّهِ توبةً نصوحًا . قال زِرٌّ : قلتُ لأُبَىِّ بنِ كعبٍ : وما التوبةُ النصوحُ ؟ قال : سألتُ عن ذلك رسولَ اللَّهِ ﷺ ، ٢٦٥/١

---

(١) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٦) ، وعبد بن حميد - كما فى تفسير ابن كثير ٣٨٥/١- وابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٢، والبيهقى (٥٣٨١).

(٢) عبد الرزاق عن معمر فى جامعه (٢٠٩٥٥) ، والبيهقى (٥٣٨٢) .

(٣) فى الأصل ، ب ١، ب ٢، م : « وشاح » . وينظر الإكمال ٧/ ٣٩٣، وتهذيب الكمال ٢٠/ ٢٢٨.

(٤) عبد الله بن أحمد ٥٥٤/١١ (٦٩٦٨) ، والبيهقى (٥٣٨٣، ٥٣٨٤) . وقال محققو المسند : إسناده صحيح على شرط البخارى .

(٥ - ٥) ليس فى : الأصل ، م .

فقال : « هو الندمُ على الذنبِ حين يَفْرُطُ منك ، فتَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بنداميِّك عندَ الحافِرِ[(١)] ، ثم لا تعودُ إليه أبدًا »[(٢)] .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن مجاهدٍ قال : من أتى امرأتَه فى دبرِها فهو من المرأةِ مِثْلُه من الرجلِ . ثم تلا : ﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ﴾ إلى قولِه : ﴿ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ﴾ . أن تَعْتَزِلوهن فى المحيضِ فى الفروجِ . ثم تلا : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شئتَ قائمةً وقاعدةً ، ومقبلةً ومدبرةً ، فى الفرجِ .

وأخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن قتادةَ قال : سئل طاوسٌ عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن ، فقال : ذلك كفرٌ ، ما بدَأ قومُ لوطٍ إلا ذاك ، أتَوا النساءَ فى أدبارِهن ، وأتى الرجالُ الرجالَ .

وأخرج أبو بكرٍ الأثرمُ فى « سننِه » ، وأبو بشرٍ الدُّولابيُّ فى « الكُنَى » ، عن ابنِ مسعودٍ قال : قال النبيُّ ﷺ : « مَحاشُّ النساءِ عليكم حرامٌ »[(٣)] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ ، والدارميُّ ، والبيهقيُّ فى « سننِه » ، عن ابنِ مسعودٍ قال : محاشُّ النساءِ عليكم حرامٌ[(٤)] . قال ابنُ كثيرٍ : هذا الموقوفُ أصَحُّ[(٥)] .

---

(١) الأصل فى قوله : عند الحافر . أن العرب كانوا لكرامة الفرس عندهم ونفاستهم بها لايبيعونها إلا بالنقد ، فقالوا : النقد عند الحافر . أو عند الحافرة . وسيروه مثلا . ثم كثر حتى استعمل فى كل أوَّلية فقيل : إلى حافره وحافرته . وفعل كذا عند الحافر والحافرة . والمعنى : تنجيز الندامة والاستغفار عند مواقعة الذنب من غير تأخير ؛ لأن التأخير من الإصرار . ينظر النهاية ١/ ٤٠٦.

(٢) البيهقى (٥٤٥٧) .

(٣) الأثرم – كما فى تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٧– والدولابى (٢٣٢٥) .

(٤) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٢، والدارمى ١/ ٢٥٩، ٢٦٠، والبيهقى ١٩٩/٧ .

(٥) تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٧.

Tafsir Durre Mansor J1 Told That All 20 Ahadith (مرفوع احادیث) Prohibiting Anal Sex Are Weak (Arabic)

قال الحفاظُ فى جميعِ الأحاديثِ المرفوعةِ فى هذا البابِ وعِدَّتُها نحوُ عشرين حديثًا : كلُّها ضعيفةٌ ، لا يصِحُّ منها شىءٌ ، والموقوفُ منها هو الصحيحُ .

وقال الحافظُ ابنُ حجرٍ فى ذلك : منكرٌ لا يصِحُّ من وجهٍ ، كما صرَّح بذلك البخارىُّ والبزارُ والنسائىُّ وغيرُ واحدٍ[(١)] .

وأخرج النَّسائىُّ ، والطبرانىُّ ، وابنُ مَرْدُويَه ، عن أبى النضرِ ، أنه قال لنافعٍ مولى ابنِ عمرَ : إنه قد أُكثِرَ عليك القولُ أنك تقولُ عن ابنِ عمرَ ، أنه أفتى أن تُؤْتَى النساءُ فى أدبارِهن . قال : كذَبوا علىَّ ، ولكن سأُحَدِّثُك كيف كان الأمرُ ؛ إن ابنَ عمرَ عرَض المصحفَ يومًا وأنا عندَه ، حتى بلَغ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال : يا نافعُ ، هل تعلَمُ من أمرِ هذه الآيةِ ؟ قلتُ : لا . قال : إنا كنا ، معشرَ قريشٍ نُجَبِّى النساءَ ، فلما دخَلنا المدينةَ ونكَحنا نساءَ الأنصارِ ، أرَدنا منهن مثلَ[(٢)] ما كنا نُريدُه ، فإذا هن قد كرِهن ذلك وأعْظَمْنَه ، وكانت نساءُ الأنصارِ قد أخَذن بحالِ اليهودِ ، إنما يُؤْتَين على جنوبِهن ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾[(٣)] .

وأخرج الدارِمىُّ عن سعيدِ بنِ يسارٍ أبى الحُبابِ قال : قلتُ لابنِ عمرَ : ما تقولُ فى الجوارى نُحَمِّضُ لهن ؟ قال : وما التحميضُ ؟ فذكَر الدبرَ ، فقال :

---

(١) ينظر التلخيص الحبير ٣/ ١٨٠، ١٨١.

(٢) ليس فى : الأصل ، ب ١، ب ٢، ف ١، م .

(٣) النسائى فى الكبرى (٨٩٧٨) ، وابن مردويه - كما فى تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٤. وقال ابن كثير : إسناده صحيح .

وهل يفعَلُ ذلك أحدٌ من المسلمين[١] ؟

وأخرج البيهقيُّ فى « سننِه » ، من طريق عكرمةَ ، عن ابنِ عباسٍ ، أنه كان يَعيبُ النكاحَ فى الدبرِ عيبًا شديدًا[٢] .

وأخرج الواحِديُّ ، من طريقِ الكَلْبِيِّ ، عن أبى صالحٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : نزَلت هذه الآيةُ فى المهاجرين ؛ لما قدِموا المدينةَ ذكَروا إتيانَ النساءِ فيما بينَهم وبينَ الأنصارِ واليهودِ ، من بينِ أيدِيهن ومن خلفِهن ، إذا كان المأتَى واحدًا فى الفرجِ ، فعابت اليهودُ ذلك إلا من بينِ أيديهن خاصةً ، وقالوا : إنا نجِدُ فى كتابِ اللَّهِ أن كلَّ إتيانٍ تؤتَى النساءُ غيرَ مستلقياتٍ دَنَسٌ عندَ اللَّهِ ، ومنه يكونُ الحَوَلُ والخبَلُ . فذكَر المسلمون ذلك لرسولِ اللَّهِ ﷺ ، وقالوا : إنا كنا فى الجاهليةِ وبعدَ ما أسلَمنا نأتى النساءَ كيف شئنا ، وإن اليهودَ عابت علينا . فأكذَب اللَّهُ اليهودَ ، وأُنزِلت : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : الفرجُ مزرعةُ الولدِ ، ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : من بينِ يديها ومِن خلفِها فى الفرجِ[٣] .

ذكرُ القولِ الثانى فى الآيةِ

أخرج إسحاقُ بنُ راهُويَه فى « مسندِه » و « تفسيرِه » ، والبخاريُّ ، وابنُ جريرٍ ، عن نافعٍ قال : قرَأتُ ذاتَ يومٍ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال ابنُ عمرَ : أتدرى فيم أُنزِلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ : لا . قال : نزَلت

---

(١) الدارمى ١/ ٢٦٠.
(٢) البيهقى ٧/ ١٩٩.
(٣) الواحدى ص ٥٤.

Sexual Etiquettes in Tafsir (Bukhari & Tabari said: “in Anus”)

فى إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن[(١)] .

وأخرج البخاريُّ ، وابنُ جريرٍ ، عن ابنِ عمرَ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : فى الدبرِ[(٢)] .

وأخرج الخطيبُ فى « رواةِ مالكٍ » من طريقِ النَّضْرِ بنِ عبدِ اللَّهِ الأَزْدىِّ عن مالكٍ ، عن نافعٍ ، عن ابنِ عمرَ فى قولِه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شاء فى قُبُلِها ، وإن شاء فى دُبُرِها .

وأخرج الحسنُ بنُ سفيانَ فى « مسندِه » ، والطبَرانىُّ فى « الأوسطِ » ، والحاكمُ ، وأبو نعيمٍ فى « المستخرجِ » ، بسندٍ حسنٍ ، عن ابنِ عمرَ قال : إنما نزَلت على رسولِ اللَّهِ ﷺ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . رخصةً فى إتيانِ الدبرِ[(٣)] .

وأخرج ابنُ جريرٍ ، والطبرانىُّ فى « الأوسطِ » ، وابنُ مَرْدُويَه ، وابنُ النجارِ ، بسندٍ حسنٍ ، عن ابنِ عمرَ ، أن رجلًا أصاب امرأتَه فى دبرِها فى زمنِ رسولِ اللَّهِ ﷺ ، فأنكَر ذلك الناسُ ، وقالوا : أَثْفَرَها[(٤)] ! فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية[(٥)] .

---

(١) إسحاق بن راهويه - كما فى الفتح ٨/ ١٩٠، والتلخيص الحبير ١/١٨٤ - والبخارى (٤٥٢٦) ، وابن جرير ٣/ ٧٥١.

(٢) البخارى (٤٥٢٧) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٢، ٧٥٣.

(٣) الطبرانى (٣٨٢٧) . وقال الهيثمى : رواه الطبرانى فى الأوسط عن شيخه على بن سعيد بن بشير وهو حافظ . وقال فيه الدارقطنى : ليس بذاك وبقية رجاله ثقات . مجمع الزوائد ٦/ ٣١٩.

(٤) فى م : « أتقرؤها » . وأثفرها : من الثفر وهو السير يشد تحت ذنب الدابة ، والاستثفار : أن يدخل الإنسان إزاره بين فخذيه ملويا ثم يخرجه . اللسان (ث ف ر) .

(٥) ابن جرير ٣/ ٧٥٤، والطبرانى (٦٢٩٨) . وقال الهيثمى : وفيه يعقوب بن حميد بن كاسب وثقه ابن حبان وضعفه الأكثرون ، وبقية رجاله ثقات . مجمع الزوائد ٦/ ٣١٩.

وأخرج الخطيبُ فى « رواةِ مالكٍ » من طريقِ أحمدَ بنِ الحكمِ العَبْدىِّ ، عن مالكٍ ، عن نافعٍ ، عن ابنِ عمرَ قال : جاءت امرأةٌ من الأنصارِ إلى النبىِّ ﷺ تشكو زوجَها ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية[1] .

وأخرج النسائىُّ ، وابنُ جريرٍ ، من طريقِ زيدِ بنِ أسلمَ ، عن ابنِ / عمرَ ، أن رجلًا أتَى امرأتَه فى دبرِها ، فوجَد فى نفسِه من ذلك وَجْدًا شديدًا ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾[2] . ٢٦٦/١

وأخرج الدارَقطنىُّ فى « غرائبِ مالكٍ » ، من طريقِ أبى بشرٍ الدُّولابىِّ : حدثنا أبو الحارثِ أحمدُ بنُ سعيدٍ : حدثنا أبو ثابتٍ محمدُ بنُ عبيدِ اللَّهِ المدنىُّ : حدَّثنى عبدُ العزيزِ بنُ محمدٍ الدَّراوَرْدىُّ ، عن عبدِ اللَّهِ بنِ عمرَ بنِ حفصٍ ، وابنِ أبى ذئبٍ ، ومالكِ بنِ أنسٍ ، فرَّقهم كلَّهم ، عن نافعٍ قال : قال لى ابنُ عمرَ : أَمْسِكْ علىَّ المصحفَ يا نافعُ . فقرَأ حتى أتَى على : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال لى : تدرى يا نافعُ فيمَ نزَلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ : لا . قال : نزَلت فى رجلٍ من الأنصارِ أصاب امرأتَه فى دبرِها ، فأعظَم الناسُ ذلك ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ الآية . قلتُ له : من دُبُرِها فى قُبُلِها ؟ قال : لا ، إلا فى دُبُرِها[3] .

وقال حامدٌ[4] الرَّفَّاءُ فى « فوائدِه » تخريجَ الدارقطنىِّ : حدَّثنا أبو أحمدَ بنُ

(١) الخطيب – كما فى التلخيص الحبير ١/ ١٨٤.
(٢) النسائى فى الكبرى (٨٩٨١) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٣.
(٣) الدارقطنى – كما فى التلخيص الحبير ١/ ١٨٣، ١٨٤، وفيه : عن عبيد الله .
(٤) سقط من : م . وهو حامد بن محمد بن عبد الله أبو على الرفاء . ينظر ترجمته فى سير أعلام النبلاء ١٦/ ١٦.

(الدر المنثور ٣٩/٢)

عَبْدُوس : حدَّثنا عليُّ بنُ الجَعْدِ : حدَّثنا ابنُ أبي ذئبٍ ، عن نافعٍ ، عن ابنِ عمرَ ، قال : وقَع رجلٌ على امرأتِه في دبرِها ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : فقلتُ لابنِ أبي ذئبٍ : ما تقولُ أنت في هذا ؟ قال : ما أقولُ فيه بعدَ هذا ؟

وأخرج الطَّبَرانيُّ ، وابنُ مَرْدُويَه ، وأحمدُ بنُ أسامةَ التُّجيبيُّ في « فوائدِه » ، عن نافعٍ ، قال : قرَأ ابنُ عمرَ هذه السورةَ ، فمرَّ بهذه الآيةِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . فقال : تدرى فيمَ أنزِلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ[1] : لا . قال : في رجالٍ كانوا يأتون النساءَ في أدبارِهن[2] .

وأخرج الدارقطنيُّ ، ودَعْلَجٌ ، كلاهما في « غرائبِ مالكٍ » من طريقِ أبي مصعبٍ ، وإسحاقَ بنِ محمدٍ الفَرْوِيِّ[3] ، كلاهما [4]عن مالكٍ[4] ، عن نافعٍ ، عن ابنِ عمرَ ، أنه قال : يا نافعُ ، أَمْسِكْ عليَّ المصحفَ . فقرَأ حتى بلَغ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . فقال : يا نافعُ ، أتدرى فيمَ أُنزِلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ : لا . قال : نزَلت في رجلٍ من الأنصارِ أصاب امرأتَه في دبرِها ، فوجَد في نفسِه من ذلك ، فسأل النبيَّ ﷺ ، فأنزَل اللَّهُ الآيةَ . قال الدارقطنيُّ : هذا ثابتٌ عن مالكٍ . وقال ابنُ عبدِ البرِّ : الروايةُ عن ابنِ عمرَ بهذا المعنى صحيحةٌ معروفةٌ عنه

(١) في م : « قال » .

(٢) الطبراني في الأوسط (٣٨٢٧) .

(٣) في م : « القروى » . والفروى نسبة إلى الجد الأعلى . ينظر الأنساب ٤/ ٣٧٤.

(٤ - ٤) ليس في : الأصل ، ب ١ ، ب ٢ ، ف ١ ، م ، وفي ص : « عن خالد » . وهو تصحيف . والمثبت هو الصواب .

مشهورةٌ[١] .

وأخرج ابنُ راهُويَه ، وأبو يعلَى ، وابنُ جريرٍ ، والطَّحاويُّ فى « مشكِلِ الآثارِ » ، وابنُ مَردُويَه ، بسندٍ حسنٍ ، عن أبى سعيدٍ الخدريِّ ، أن رجلًا أصاب امرأتَه فى دبرِها ، فأنكَر الناسُ عليه ذلك ، فأُنزِلت : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾[٢] .

وأخرج النَّسائىُّ ، والطَّحاوىُّ ، وابنُ جريرٍ ، والدارقطنىُّ ، من طريقِ عبدِ الرحمنِ ابنِ القاسمِ ، عن مالكِ بنِ أنسٍ ، أنه قيل له : يا أبا عبدِ اللَّهِ ، إن الناسَ يروون عن سالمِ ابنِ عبدِ اللَّهِ أنه قال : كذَب العبدُ أو العِلْجُ على أبى . فقال مالكٌ : أشهَدُ على يزيدَ بنِ رُومانَ أنه أخبَرنى عن سالمِ بنِ عبدِ اللَّهِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ . فقيل له : فإن الحارثَ بنَ يعقوبَ يَرْوِى عن أبى الحُبابِ سعيدِ بنِ يسارٍ أنه سأل ابنَ عمرَ فقال : يا أبا عبدِ الرحمنِ ، إنا نشترِى الجوارىَ ، أفنُحَمِّضُ لهن ؟ قال : وما التحميضُ ؟ فذكَر له الدُّبُرَ ، فقال ابنُ عمرَ : أُفٌّ أُفٌّ ، أيفعَلُ ذلك مؤمنٌ ؟ أو قال : مسلمٌ ؟ فقال مالكٌ : أَشْهَدُ علىٰ ربيعةَ لأَخبَرنى عن أبى الحُبابِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ[٣] . قال الدارقطنىُّ : هذا محفوظٌ عن مالكٍ صحيحٌ .

وأخرج النَّسائىُّ من طريقِ يزيدَ بنِ رُومانَ عن عبيدِ اللَّهِ بنِ عبدِ اللَّهِ بنِ عمرَ ، أن عبدَ اللَّهِ بنَ عمرَ كان لا يَرَى بأسًا أن يأتىَ الرجلُ المرأةَ فى دبرِها[٤] .

---

(١) الدارقطنى - كما فى التلخيص الحبير ١/١٨٤ .

(٢) أبو يعلى (١١٠٣) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٤، والطحاوى (٦١١٨) ، وابن مردويه - كما فى التلخيص الحبير ١/ ١٨٥. قال محقق مشكل الآثار : إسناده ضعيف .

(٣) النسائى فى الكبرى (٨٩٧٩) ، والطحاوى ١٥/ ٤٢٥، وابن جرير ٣/ ٧٥٢.

(٤) النسائى فى الكبرى (٨٩٨٠) .

وأخرج البيهقيُّ فى « سننِه » عن محمدِ بنِ عليٍّ قال : كنتُ عندَ محمدِ بنِ كعبٍ القُرَظيِّ ، فجاءه رجلٌ فقال : ما تقولُ فى إتيانِ المرأةِ فى دبرِها ؟ فقال : هذا شيخٌ مِن قريشٍ فسَلْه . يعنى عبدَ اللَّهِ بنَ عليِّ بنِ السائبِ ، فقال : قذَرٌ ولو كان حلالًا[١] .

وأخرج ابنُ جريرٍ عن الدَّرَاوَرْديِّ قال : قيل لزيدِ بنِ أسلمَ : إن محمدَ بنَ المنكدِرِ نهَى عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن . فقال زيدٌ : أشهَدُ على محمدٍ لأخبَرَنى أنه يَفْعَلُه[٢] .

وأخرج ابنُ جريرٍ عن ابنِ أبى مُلَيْكةَ أنه سُئِل عن إتيانِ المرأةِ فى دبرِها ، فقال : قد أردتُه من جاريةٍ لى البارحةَ ، فاعتاصَ[٣] علىَّ ، فاستعَنتُ بدُهنٍ[٤] .

وأخرج الخطيبُ فى « رواةِ مالكٍ » عن أبى سليمانَ الجُوزْجانيِّ قال : سألتُ مالكَ بنَ أنسٍ عن وطءِ الحلائلِ فى الدبرِ ، فقال لى : الساعةَ غسَلتُ رأسِى منه .

وأخرج ابنُ جريرٍ فى كتابِ « النكاحِ » ، من طريقِ ابنِ وهبٍ ، عن مالكٍ ، أنه مباحٌ .

وأخرج الطَّحاويُّ ، من طريقِ أَصْبَغَ بنِ الفرجِ ، عن عبدِ الرحمنِ[٥] بنِ القاسمِ قال : ما أدركتُ أحدًا أَقْتَدِى به فى دينى يَشُكُّ فى أنه حلالٌ . يَعْنى وطءَ

(١) البيهقى ٧/ ١٩٦.

(٢) ابن جرير ٣/ ٧٥١.

(٣) فى ف ١: « فاغتاض » ، وفى م : « فاعتاصت » . واعتاص عليه الأمر : اشتد . تاج العروس (ع و ص) .

(٤) ابن جرير ٣/ ٧٥٣.

(٥) فى ب ١: « عبد العزيز » ، وفى م : « عبد الله » . وتنظر ترجمته فى تهذيب الكمال ١٧/ ٣٤٤، ٣٤٥.

المرأةِ فى دُبُرِها ، ثم قرأ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ . ثم قال : فأىُّ شىءٍ أَبْيَنُ من هذا[(١)] ؟

وأخرج الطَّحاوىُّ ، والحاكمُ فى « مناقبِ الشافعىِّ » ، والخطيبُ ، عن محمدِ ابنِ عبدِ اللَّهِ بنِ عبدِ الحكمِ ، أن الشافعىَّ سُئِلَ عنه ، فقال : ما صَحَّ عن النبىِّ ﷺ فى تحليلِه ولا تحريمِه شىءٌ ، والقياسُ أنه حلالٌ[(٢)] .

وأخرج الحاكمُ عن ابنِ عبدِ الحكمِ ، أن الشافعىَّ ناظرَ محمدَ بنَ الحسنِ فى ذلك ، فاحتجّ عليه ابنُ الحسنِ بأن الحرثَ إنما يكونُ فى الفرجِ . فقال له : فيكونُ ما سوى الفرجِ محرمًا . فالتَزَمَه[(٣)] ، فقال : أرأيت لو وَطِئها بينَ ساقيها أوفى أعْكانِها ، أفى ذلك حرثٌ ؟ قال : لا . قال : / أفيَحْرُمُ ؟ قال : لا . قال : فكيف تَحتَجُّ بما لا تَقولُ به ؟ . قال الحاكمُ : لعل الشافعىَّ كان يقولُ ذلك فى القديمِ ، وأما فى الجديدِ فصرَّحَ بالتحريمِ[(٤)] . ٢٦٧/١

ذكرُ القولِ الثالثِ فى الآيةِ

أخرج وكيعٌ ، وابنُ أبى شيبةَ ، وابنُ مَنِيعٍ ، وعبدُ بنُ حميدٍ ، وابنُ جريرٍ ،

---

(١) الطحاوى - كما فى تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٩.

(٢) الطحاوى - كما فى تفسير ابن كثير ١/ ١٨٩، والتلخيص الحبير ١٨١/٣ - الحاكم ، والخطيب - كما فى التلخيص الحبير .

(٣) التزمه : ألزمه إياه . اللسان (ل ز م) .

(٤) قال الحافظ فى الفتح ١٩١/٨ بعد أن أورد المناظرة عن الحاكم فى مناقب الشافعى : ويحتمل أن يكون ألزم محمدًا بطريق المناظرة وإن كان لا يقول بذلك ، وإنما انتصر لأصحابه المدنيين ، والحجة عنده فى التحريم غير المسلك الذى سلكه محمد ، كما يشير إليه كلامه فى الأم . وينظر التلخيص الحبير ١٨٢/٣ ، ١٨٣.

وابنُ المنذرِ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، والطبرانىُّ ، والحاكمُ ، وابنُ مَرْدُويَه ، والضياءُ فى « المختارةِ » ، عن زائدةَ بنِ عُمَيرٍ قال : سألتُ ابنَ عباسٍ عن العَزْلِ ، فقال : إنكم قد أكثرتم ، فإن كان قال فيه رسولُ اللَّهِ ﷺ شيئًا فهو كما قال ، وإن لم يَكُنْ قال فيه شيئًا ، فأنا[1] أقولُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فإن شئتم فاعْزِلوا ، وإن شئتم فلا تَفْعلوا[2] .

وأخرج وكيعٌ ، وابنُ أبى شيبةَ ، عن أبى ذراعٍ قال : سألتُ ابنَ عمرَ عن قولِ اللَّهِ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شاءَ عزَل ، وإن شاءَ غيرَ العزلِ[3] .

وأخرج ابنُ أبى شيبةَ ، وابنُ جريرٍ ، عن سعيدِ بنِ المسيَّبِ فى قولِه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شئتَ فاعزِلْ ، وإن شئتَ فلا تَعْزِلْ[4] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبى شيبةَ ، والبخاريُّ ، ومسلمٌ ، والترمذىُّ ، والنَّسائىُّ ، وابنُ ماجه ، والبيهقىُّ ، عن جابرٍ قال : كنا نَعزِلُ والقرآنُ يَنزِلُ ، فبلَغ ذلك رسولَ اللَّهِ ﷺ فلم يَنْهَنا عنه[5] .

---

(١) فى م : « قال أنا » .

(٢) ابن أبى شيبة ٤/ ٢١٧، ٢٢٩، وابن منيع - كما فى المطالب العالية (١٧٢٧) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٤، وابن أبى حاتم ٢/٤٠٥ (٢١٣٦) ، والطبرانى (١٢٦٦٣) ، والحاكم ٢/ ٢٧٩، والضياء ١٠/٣٦-٣٨ (٣١-٣٣) .

(٣) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣٢.

(٤) ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣٢، وابن جرير ٣/ ٧٥٤.

(٥) عبد الرزاق (١٢٥٦٦) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢١٩، والبخارى (٥٢٠٩) ، ومسلم (١٤٤٠) ، والترمذى (١١٣٧) ، والنسائى فى الكبرى (٩٠٩٣) ، وابن ماجه (١٩٢٧) ، والبيهقى ٧/ ٢٢٨.

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبي شيبةَ ، ومسلمٌ ، وأبو داودَ ، والبيهقيُّ ، عن جابرٍ ، أن رجلًا أتى النبيَّ ﷺ فقال : إن لي جاريةً ، وأنا أطوفُ عليها ، وأنا أكرهُ أن تَحْمِلَ . فقال : « اعزِلْ عنها إن شئتَ ، فإنه[1] سيأتيها ما قُدِّر لها » . فذهَب الرجلُ فلم يَلْبَثْ إلا يسيرًا ، ثم جاء فقال : يا رسولَ اللَّهِ ، إن الجاريةَ قد حمَلَت . فقال : « قد أخبَرْتُك أنه سيأتيها ما قُدِّر لها »[2] .

وأخرج مالكٌ ، وعبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبي شيبةَ ، والبخاريُّ ، ومسلمٌ ، وأبو داودَ ، والنَّسائيُّ ، وابنُ ماجه ، والبيهقيُّ ، عن أبي سعيدٍ قال : سئِل النبيُّ ﷺ عن العزلِ فقال : « أوَ تَفْعَلون[3] ؟ لا عليكم ألا تَفْعَلوا . فإنما هو القدرُ ، ما من نَسَمةٍ كائنةٍ إلى يومِ القيامةِ إلا وهي كائنةٌ »[4] .

وأخرج مسلمٌ ، والبيهقيُّ ، [٦٠و] عن أبي سعيدٍ قال : سئِل رسولُ اللَّهِ ﷺ عن العَزْلِ ، فقال : « ما من كلِّ الماءِ يَكونُ الولدُ ، وإذا أراد اللَّهُ خلْقَ شيءٍ لم يَمْنَعْه شيءٌ »[5] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، والترمذيُّ وصحَّحه ، والنَّسائيُّ ، عن جابرٍ قال : قلنا :

---

(١) في م : « فإنها » .

(٢) عبد الرزاق (١٢٥٥١، ١٢٥٥٢) ، وابن أبي شيبة ٤/ ٢٢٠، ومسلم (١٤٣٩) ، وأبو داود (٢١٧٣) ، والبيهقي ٧/ ٢٢٩.

(٣) في الأصل ، ص : « تفعلوا » ، وبحذف النون لغة صحيحة أيضا كما ذكر النووي في شرح مسلم ٢٦/٢ في شرحه لحديث « لاتدخلون الجنة حتى تؤمنوا ، ولا تؤمنوا حتى تحابوا ...» .

(٤) مالك ٢/ ٥٩٤، وعبد الرزاق (١٢٥٧٦) ، وابن أبي شيبة ٤/ ٢٢٢، والبخاري (٢٥٤٢) ، ومسلم (١٤٣٨ / ١٢٧) ، وأبو داود (٢١٧٢) ، والنسائي في الكبرى (٥٠٤٥ - ٥٠٤٨، ٩٠٨٥ - ٩٠٨٩) ، وابن ماجه (١٩٢٦) ، والبيهقي ٧/ ٢٢٩.

(٥) مسلم (١٤٣٨) ، والبيهقي ٧/ ٢٢٩.

يا رسولَ اللَّهِ ، إنا كنا نَعْزِلُ ، فزعَمت اليهودُ أنها الموءودةُ الصغرى . فقال : « كذَبَت اليهودُ ، إن اللَّهَ إذا أراد أن يَخْلُقَه لم يَمْنَعْه »(١) .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبي شيبةَ ، وأبو داودَ ، والبيهقيُّ ، عن أبي سعيدٍ الخدريِّ ، أن رجلًا قال : يا رسولَ اللَّهِ ، إن لي جاريةً وأنا أعزلُ عنها ، وأنا أكرَهُ أن تَحْمِلَ ، وأنا أريدُ ما يُرِيدُ(٢) الرجالُ ، وإن اليهودَ تُحَدِّثُ أن العزلَ هو الموءودةُ الصغرى . قال : « كذبت اليهودُ ، لو أراد اللَّهُ أن يَخْلُقَه ما استَطَعْتَ أن تَصْرِفَه »(٣) .

وأخرج البزارُ ، والبيهقيُّ ، عن أبي هريرةَ قال : سئِل رسولُ اللَّهِ ﷺ عن العزلِ ، قالوا(٤) : إن اليهودَ تَزْعُمُ أن العزلَ هي الموءودةُ الصغرى . قال : « كذَبت اليهودُ »(٥) .

وأخرج مالكٌ ، وعبدُ الرزاقِ ، والبيهقيُّ ، عن زيدِ بنِ ثابتٍ ، أنه سئِل عن العزلِ ، فقال : هو حرثُك ؛ إن شئتَ سقَيْتَه ، وإن شئتَ أعْطَشْتَه(٦) .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، والبيهقيُّ ، عن ابنِ عباسٍ ، أنه سئِل عن العزلِ ، فقال :

---

(١) عبد الرزاق (١٢٥٥٠) ، والترمذى (١١٣٦) ، والنسائى فى الكبرى (٩٠٧٨) . صحيح (صحيح سنن الترمذى – ٩٠٨) .

(٢) فى م : « أراد » .

(٣) عبد الرزاق (١٢٥٤٩) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٢١، ٢٢٢، وأبو داود (٢١٧١) ، والبيهقى ٧/ ٢٣٠. صحيح (صحيح سنن أبى داود – ١٩٠٣) .

(٤) فى الأصل ، م : « قال » .

(٥) البزار (١٤٥١، ١٤٥٢ – كشف) ، والبيهقى ٧/ ٢٣٠. قال الهيثمى : رجاله رجال الصحيح خلا إسماعيل بن مسعود وهو ثقة . مجمع الزوائد ٤/ ٢٩٧.

(٦) مالك ٢/ ٥٩٥، وعبد الرزاق (١٢٥٥٥) ، والبيهقى ٧/ ٢٣٠.

ما كان ابنُ آدمَ لِيَقْتُلَ نفسًا قضَى اللَّهُ خلْقَها ، هو حرثُك ؛ إن شئتَ أعْطَشْتَه[١] ، وإن شئتَ سقَيْتَه[٢] .

وأخرج ابنُ ماجه ، والبيهقيُّ ، عن عمرَ[٣] قال : نهَى رسولُ اللَّهِ ﷺ أن يُعْزَلُ عن الحُرةِ إلا بإذنِها[٤] .

وأخرج البيهقيُّ عن ابنِ عمرَ قال : تَعزِلُ عن الأمةِ ، وتَسْتَأْمِرُ الحُرةَ[٥] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، والبيهقيُّ ، عن ابنِ عباسٍ قال : تُسْتَأْمَرُ الحرةُ فى العزلِ ، ولا تُسْتأمَرُ الأمةُ[٦] .

وأخرج أحمدُ ، وأبو داودَ ، والنَّسائيُّ ، والبيهقيُّ ، عن ابنِ مسعودٍ قال : كان رسولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلالٍ ؛ التختمَ بالذهبِ ، وجَرَّ الإزارِ ، والصُّفْرةَ - يعنى الخَلُوقَ - وتغييرَ الشيبِ ، والرُّقَى إلا بالمُعَوِّذاتِ[٧] ، وعَقْدَ التمائمِ ، والضربَ بالكِعابِ[٨] ، والتبرجَ بالزينةِ لغيرِ محَلِّهَا ، وعَزْلَ الماءِ عن محَلِّه ، وإفسادَ الصبيِّ[٩] [١٠] غيرَ مُحَرِّمِه[١٠] .

(١) فى ب ١، ف ١، م : « عطشته » .
(٢) عبد الرزاق (١٢٥٧٢) ، والبيهقى ٧/ ٢٣٠.
(٣) فى الأصل ، م : « ابن عمر » .
(٤) ابن ماجه (١٩٢٨) ، والبيهقى ٧/ ٢٣١. ضعيف (ضعيف سنن ابن ماجه - ٤٢٣) .
(٥) البيهقى ٧/ ٢٣١.
(٦) عبد الرزاق (١٢٥٦٢) ، والبيهقى ٧/ ٢٣١.
(٧) فى الأصل ، ب ٢: « بالمعوذتين » .
(٨) الكعاب : فصوص النرد ، واحدها كعب وكعبة . النهاية ٤/ ١٧٩.
(٩) إفساد الصبى : هو أن يطأ المرأة المرضع ، فإذا حملت فسد لبنها ، وكان من ذلك فساد الصبى ، ويسمى الغيلة . النهاية ٣/ ٤٤٥. وغير محرمه : أى أنه كرهه ولم يبلغ به حد التحريم . النهاية ٣/ ٤٤٥.
(١٠ - ١٠) فى م : « عشر محرمة » ، وفى ف ١: « غير محله » . =

ذكرُ القولِ الرابعِ فى الآيةِ

أخرج عبدُ بنُ حميدٍ عن ابنِ الحنفيةِ فى قولِه : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إذا شئْتم .

قولُه تعالى : ﴿ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ﴾ .

أخرج ابنُ أبى حاتمٍ عن عكرمةَ فى قولِه : ﴿ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ﴾ . قال : الولدَ[(١)] .

وأخرج ابنُ جريرٍ عن ابنِ عباسٍ : ﴿ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ﴾ . قال : التسميةَ عندَ الجماعِ ، يقولُ : باسمِ اللَّهِ[(٢)] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ فى « المصنفِ » ، وابنُ أبى شيبةَ ، وأحمدُ ، والبخارىُّ ، ومسلمٌ ، وأبو داودَ ، والترمذىُّ ، والنسائىُّ ، وابنُ ماجه ، والبيهقىُّ ، عن ابنِ عباسٍ قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « لو أن أحدَكم إذا أتَى أهلَه قال : باسمِ اللَّهِ ، اللهم جَنِّبْنا الشيطانَ ، وجنِّبِ الشيطانَ ما رزَقتنا . فقُضِىَ بينَهما ولدٌ ، لم يَضُرَّه الشيطانُ أبدًا »[(٣)] .

= والحديث عند أحمد ٦/ ٩٢، ٣١٥، ٢٣٩/٧ (٣٦٠٥، ٣٧٧٤، ٤١٧٩)، وأبى داود (٤٢٢٢)، والنسائى (٥١٠٣)، والبيهقى ٧/ ٢٣٢. منكر (ضعيف سنن أبى داود - ٩٠٥).

(١) ابن أبى حاتم ٢/ ٤٠٥، (٢١٣٧).

(٢) ابن جرير ٣/ ٧٦٢.

(٣) عبد الرزاق (١٠٤٦٥، ١٠٤٦٦)، وابن أبى شيبة ٤/ ٣١١، ١٠/ ٣٩٤، وأحمد ٣/ ٣٦٠، ٣٦١، ٣٩١، ٤/ ٦٦، ٣٣٧، ٣٥٩ (١٨٦٧، ١٩٠٨)، ٢١٧٨، ٢٥٥٥، ٢٥٩٧)، والبخارى (١٤١، ٣٢٧١، ٣٢٨٣، ٥١٦٥، ٦٣٨٨، ٧٣٩٦)، ومسلم (١٤٣٤)، وأبو داود (٢١٦١)، والترمذى (١٠٩٢)، والنسائى فى الكبرى (٩٠٣٠، ٩٠٣١)، ابن ماجه (١٩١٩)، والبيهقى ٧/ ١٤٩.

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، والعُقَيْليُّ في « الضعفاءِ » ، عن سلمانَ قال : أمَرَنا خليلي أبو القاسم ﷺ ألا نتَّخِذَ من المتاعِ إلا أثاثًا كأثاثِ المُسافرِ ، ولا نتَّخِذَ من النساءِ[1] إلا ما [2]نَنكِحُ أو نُنْكِحُ[2] ، وأمَرَنا إذا دخَل أحدُنا على أهلِه أن يُصَلِّيَ ، ويأمُرَ أهلَه أن تُصَلِّيَ خلفَه ، ويدعوَ / ويأْمُرُها تُؤَمِّنُ[3] . ٢٦٨/١

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابن أبي شيبةَ ، عن أبي وائلٍ قال : جاء رجلٌ إلى عبدِ اللَّهِ بنِ مسعودٍ فقال له : إني تَزَوَّجتُ جاريةً بِكْرًا ، وإني قد خَشِيتُ أن تَفْرَكَني[4] . فقال عبدُ اللَّهِ : إن الإلْفَ من اللَّهِ ، وإن الفَرْكَ[5] من الشيطانِ ؛ ليُكَرِّهَ إليه ما أحلَّ اللَّهُ له ، فإذا أُدْخِلتْ عليك فمُرْها فلْتُصَلِّ خلفَك ركعتين ، وقُل : اللهم بارِكْ لي في أهلي وبارِكْ لهم فيَّ ، وارْزُقْني منهم وارْزُقْهُم مني ، اللهم اجْمَعْ بينَنا ما جَمَّعتَ [6]إلى خيرٍ[6] ، وفَرِّقْ بينَنا إذا فَرَّقْتَ إلى خيرٍ[7] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ ، وابنُ أبي شيبةَ ، عن أبي سعيدٍ مولى بني [8]أبي أَسِيدٍ[8] قال : تزوجتُ امرأةً ، فدَعَوتُ أصحابَ النبيِّ ﷺ ، فيهم أبو ذَرٍّ وابنُ مسعودٍ ، فعَلَّموني وقالوا : إذا دخَل عليك أهلُك فصَلِّ ركعتين ، ومُرْها فلْتُصَلِّ خلفَك ،

---

(١) في ص ، ب ١ ، م : « السباء » .

(٢ - ٢) في ب ١ ، ب ٢ : « تنكح أو تنكح » ، وفي ف ١ : « منكح أو منكح » ، وفي م : « ينكح أو ينكح » .

(٣) عبد الرزاق (١٠٤٦٣) ، والعقيلي ١/ ٢٨٤.

(٤) في م : « تعركني » . والفَرْك : البغض . النهاية ٣/ ٤٤١.

(٥) في م : « العرك » .

(٦ - ٦) سقط من : م .

(٧) عبد الرزاق (١٠٤٦٠، ١٠٤٦١) ، وابن أبي شيبة ٤/ ٣١٢.

(٨ - ٨) في النسخ : « بني أسد » ، وفي مصنف عبد الرزاق : « بني أسيد » ، والمثبت من مصنف ابن أبي شيبة . وينظر الطبقات الكبرى ٥/ ٨٨، ٧/ ١٢٨، والكنى والأسماء لمسلم ١/ ٣٦٨.

وخُذْ بناصِيتِها ، وسَلِ اللَّهَ خيرَها ، وتَعَوَّذْ به من شرِّها ، ثم شأنَك وشأنَ أهلِك[(١)] .

وأخرج عبدُ الرزاقِ عن الحسنِ قال : يُقالُ : إذا أتَى الرجلُ أهلَه فلْيَقُلْ : باسْمِ اللَّهِ ، اللهم بارِكْ لنا فيما رزَقْتَنا ، ولا تَجْعَلْ للشيطانِ نصيبًا فيما رزَقْتَنا . قال : فكان يُرْجَى إن حمَلَت أن يكونَ ولدًا صالحًا[(٢)] .

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ عن أبي وائلٍ قال : اثنتان لا يَذْكُرُ اللَّهَ العبدُ فيهما ؛ إذا أتَى الرجلُ أهلَه يَبْدَأُ فيُسَمِّي اللَّهَ ، وإذا كان في الخلاءِ[(٣)] .

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ ، والخَرائطِيُّ في « مكارمِ الأخلاقِ » ، عن عَلْقَمةَ ، أن ابنَ مسعودٍ كان إذا غَشِيَ امرأتَه فأنزَل قال : اللهمَّ لا تَجْعَلْ للشيطانِ فيما رزَقْتَنا نصيبًا[(٤)] .

وأخرج الخَرائطيُّ عن عطاءٍ في قولِه : ﴿ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ﴾ قال : التسميةُ عندَ الجِماعِ[(٥)] .

قولُه تعالى : ﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ ﴾ الآية .

أخرج ابنُ جريرٍ ، وابنُ المنذِرِ ، وابنُ أبي حاتمٍ ، والبيهقيُّ في « سننِه » ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ ﴾ يقولُ : لا تَجْعلْني عُرْضَةً

---

(١) عبد الرزاق (١٠٤٦٢) ، وابن أبي شيبة ٤/ ٣١١.
(٢) عبد الرزاق (١٠٤٦٧) .
(٣) ابن أبي شيبة ١/ ١١٤.
(٤) ابن أبي شيبة ١٠/٣٩٤، ٣٩٥، والخرائطي (٥٤٦) .
(٥) الخرائطي (٥٥٠) .

اورل سیکس (Oral sex) اور اینل سیکس (Anal sex)

عنوان: اورل سیکس (oral sex) اور اینل سیکس (anal sex)

سوال:

میں ایک شادی شدہ عورت ہوں۔

میرے شوہر مجھے اورل سیکس (oral sex) اور اینل سیکس (anal sex) کا کہتے ہیں۔

اسلام میں کیا یہ جائز ہے؟ اگر نہیں، تو اس کا کتنا گناہ ہے؟

جواب:

میاں بیوی کے جنسی تعلق کے بارے میں قرآن مجید نے واضح کیا ہے کہ وہ خلاف فطرت نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور وہ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو: یہ نجاست ہے۔ چنانچہ حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ خون سے پاک نہ ہو جائیں، ان کے قریب نہ جاؤ۔ پھر جب وہ نہا کر پاکیزگی حاصل کر لیں تو ان سے ملاقات کرو، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک، اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرۃ: 2:222)

اس آیت میں " تو ان سے ملاقات کرو، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے " سے مراد یہ ہے کہ عورت کے ساتھ تعلق اسی طرح قائم کیا جائے جس کا شعور انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ یہ آیت اینل سیکس کی واضح طور پر تردید کرتی ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو جو جسمانی نعمتیں عطا کی ہیں ان سب کا ایک خاص مقصد ہے۔ انسانیت ان کے استعمال سے بہت اچھی طرح واقف ہے اور اس میں بالعموم انحراف نہیں کرتی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالی نے انسان کو ٹانگیں اس لیے دی ہیں کہ وہ ان کے ذریعے سے چل پھر سکے۔ کوئی بھی عاقل شخص، ٹانگوں کی بجائے الٹا کھڑا ہو کر ہاتھوں پر چلنے کو درست قرار نہیں دے گا۔ وہ اس عمل کو یقینا خلاف فطرت سمجھے گا۔ اسی طرح اللہ تعالی نے منہ کھانے پینے کے لیے بنایا ہے۔ کوئی بھی عاقل شخص، ناک یا کان کو اس مقصد کے لیے کبھی استعمال نہیں کرے گا، کیونکہ اس کا خلاف فطرت ہونا بھی اس پر بہت اچھی طرح واضح ہے۔ یہی معاملہ جنسی معاملات کا بھی ہے۔ اس کے بارے میں بھی انسان جانتا ہے کہ اس کے حدود کیا ہونے چاہیں۔ لیکن انسان کو چونکہ دنیا کی اس آزمایش میں خیر و شر کے اختیار کی آزادی حاصل ہے اس لیے وہ اپنی خواہشات و جذبات میں گرفتار ہو کر فطرت سے انحراف کر لیتا اور ان حدود کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے جن کا شعور اس کی عقل و فطرت میں ثابت ہے۔ اینل سیکس مرد و عورت کی فطری ساخت کے خلاف ہے۔ کوئی شخص اگر اپنی بیوی کو اس پر مجبور

کرے گا تو وہ آخرت میں خدا کے حضور جوابدہ ہو گا۔ اس لیے اس غیر فطری عمل سے ہر صورت بچنا چاہیے۔

جہاں تک اورل سیکس کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں شریعت نے خاموشی اختیار کرتے ہوئے فیصلہ انسان کی عقل پر چھوڑا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالی نے مرد و عورت میں جنسی جذبات کے شدید داعیات رکھے ہیں اور جائز حدود میں رہتے ہوئے ان کی تسکین پر کوئی پابندی بھی عائد نہیں کی ہے۔ تاہم، اللہ تعالی نے انسان کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی پاکیزگی پر جتنا زور دیا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس طرح کے معاملات کو دین کی روح کے خلاف سمجھتے ہیں۔

امیر عبد الباسط

29 ستمبر 2003

Ref: urdu.understanding-islam.net

Darulifta-Deoband.Org & Sex

کیا اسلام اورل سیکس اور پیچھے کے راستہ سے جماع کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا یہ حرام ہے اور ایسا کرنے کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ برائے کرم تفصیلی جواب عنایت فرماویں۔

20 Aug, 2008

Answer: 6637

فتوی: 841=795/ ل

اورل سیکس اور پیچھے کے راستے میں جماع کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے، پیچھے کی راہ سے جماع کرنے پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے: عن أبي ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أتی حائضًا أو امرأۃ في دبرھا أو کاھنًا فقد کفر بما أنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مشکاۃ شریف:۵٦) البتہ ایسا کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

http://darulifta-deoband.org/urdu/viewfatwa_u.jsp?ID=6637

The Sahaba And Tabaeen Deemed Sodomy With Women To Be Permissible

With My Slave Girl, Penetration Became Difficult Hence I Sought the Assistance of Oil

Reply Two - Abdullah Ibn Umar deemed sodomy to be Halaal

As evidence please consult the following authentic Sunni texts:

Tafseer Durre Manthur, Volume 1 page 638

Tafseer Qurtubi, Volume 3 page 88

Tafseer Tabari, Volume 2 page 402

Tafseer Qasmi, Volume 2 page 220, by Jamaludeen Qasmi

Here is the direct quote from Tafseer Durre Manthur:

و ل ابن عبدالبر: الرواية ابن عمر بهذا المعنى صحيحة معروفة عنه مشهورة

"Ibn Abdul Barr stated: 'Traditions wherein Abdullah Ibn Umar believed in sodomy with women are well known and Sahih'".

Imam Tabari records Ibn Umar's commentary on verse of Al-Harth:

حدثني أبوÀبة ل: ثنا عبدا , ل: ثني أبي, أيوب, نافع, ابن عمر: { فأتوا حرثكم أنى شئتم } ل: في الدبر

Ibn Umar said: ''*{Your wives are as a tilth unto you; so approach your tilth when or how ye will}'* in the anus'

Here we deem it apt to mention the Tahreef committed by Imam Bukhari who recorded the same thing from Ibn Umar but did not record the "in the anus" portion, we read in Sahih Bukhari Volume 6, Book 60, Number 50:

Narrated Nafi': Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed? " I replied, "No." He said, "It was revealed in such-and-such connection." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:--"So go to your tilth when or how you will" Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife in .."

'in' what? Readers should be able to fill in the blanks by now.

Reply Three - The Salaf Ulema of Madina believed that sodomy was halaal

Please see the following Sunni sources:

Nail al-Awtar, Volume 6 page 154 Kitab Nikah, Bab Mut'ah

Tafseer Qasmi, Volume 2 page 223 Ayat Harth

Tafseer Ibn Katheer, Volume 1 page 262 Ayat Harth

Fatah ul Bari, Volume 8 page 191 Ayat Harth

Tafseer Mazhari, Volume 3, Page 19

Quoting directly from Nail al-Awtar:

واتيان ا في أدبارهن من ل أهل ا ينة

"Sodomy with women is the statement of the jurists of Madina"

Let us now present statement from a book considered revered in the Deobandi cult that Janbaz himself adhered to. Qadhi Thanaullah Pani Patti Uthmani in his esteemed work Tafseer Mazhari stated:

"The statement by the people [jurists] of Madina regarding the to sodomise one's wife is also there"

Ibn Katheer in his Tafseer also stated:

نسب هذا القول إلى ئفة من فقها ا ينة

"This statement has been attributed to a group of Madina's jurists"

Reply Four -The Sahaba and Tabaeen deemed sodomy with women to be permissible

We read in Tafseer Qurtubi, Volume 3 page 93:

وممن نسب إليه هذا القول: سعيد بن المسيب ونافع وابن عمر ومحمد بن كعب القرظي وعبدا بن الماجشون وحكي ذ ما

"This statement has been attributed to Saeed bin al-Musayab, Nafee, Ibn Umar, Muhammad bin Kaad al-Qurzi, Abdulmalik bin Majeshoon and Malik"

We further read:

وذكر ابن العربي أن ابن شعبان أسند جواز هذا القول إلى زمرة كبيرة من الصحابة والتابعين

"Ibn al-Arabi mentioned that ibn Sh'aban attributed this statement to a large group of Sahaba and Tabeen"

Reply Five - Imam Shafiyee deemed sodomy to be permissible!

Please see the following Sunni texts:

Tafseer Durre Manthur Volume 1 page 368

Tafseer Ruh al Ma'ani page 125, Ayat Harth

Tafseer Ahkam al Qur'an Volume 1 page 265

Tafseer Qasmi Volume 2 page 228 Baqarah Verse 223

A- Mahadhrat, page 268

Mukhtasar al-Mazni, page 174

We read in Tafseer Durre Manthur:

أن الشافعي سأل عنه فقال: ما صح النبي صلى الله عليه وسلم في تحليله ولا تحريمه شي والقياس أنه حلال

"Shafiyee was asked about it and he said: 'No authentic narration from the prophet (pbuh) clarifies whether it is permissible or not, therefore according to conjecture [Qiyas] it is permissible"

We read in Mukhtasar al-Mazni:

ل الشافعي رمه الله ذهب أصحابنا في إتيان ا في أدبارهن إلى إحلاله وآ ون إلى تحريمه

"Shafiyee may Allah's mercy be upon him said: 'Some of our companions deem it permissible to sodomise women while others deemed it impermissible'".

Reply Six - Imam of Ahl'ul Sunnah Ibn Abi Malika (d. 117) suggested 'in times of trouble' use oil!

Ibn Abi Malika was a famous Tabayee. Imam Dhahabi has stated that he was **"Imam, Hujjah, Hafiz"** and **'was a scholar, Mufti, hadith narrator and skillful'** (Siar alam al-Nubala, Volume 5 page 89). About this great Imam of Ahle Sunnah, we read in Tafseer Durre Manthur, Volume 1 page 638:

أن سأل إتيان المرأة في دبرها فقال: أردته من جارية البارحة عتاصت علي ستعنت بدهن وأ ج ابن جرير ابن أبي مليكة

"Ibn Abi Malika was asked about sodomy with women, he answered: 'Last night I practiced sodomy with my slave girl, penetration became difficult hence I sought the assistance of oil"

Reply Seven - Imam Malik believed sodomy with women was halaal

We read in the following Sunni sources:

Tafseer Al-Dur al-Manthur, Volume 1 page 638

Ahkam al Quran al-Jasas, Volume 2 page 40

Tafseer Ruh al-Ma'ani, Volume 2 page 125

Tafseer Gharab al Quran, Volume 2 page 249

Tafseer Al-Dur al-Manthur, Volume 1 page 638

Tafseer Fatah al-Qadeer, Volume 1 page 354

Fatah ul Bari, Volume 8 page 190 Kitab Tafseer

al-Mughni, Volume 8 page 132

Imam Jalaluddin Suyuti records:

وأ ج الخ يب في رواة ما أبي سليمان الجرجاني ل: سألت ما بن أÁ و الحلا في الدبر فقال ي: الساعة غسلت رأسي منه

Abu Sulayman al-Gurgani said: 'I asked Malik bin Anas about sodomy with women, he replied: 'I just did this act and have just washed my head'

Allamah Alusi has recorded it in this manner:

أ ج الخ يب أبي سليمان الجوزجاني أنه سأله ذ فقال له: الساعة غسلت رأس ذكري منه

Al-Khatib recorded from Abi Sulayman al-Jawzjani that he asked him (Malik) about it, thus he replied: 'Just now I washed my sexual organ because of it'.

Imam Ibn Qudamah records Malik's view on sodomy in his authortiy work Al-Mughni:

وروي ما انه ل ما أدركت أحدا أقتدي به في ديني يشك في أنه حلال

Malik said: "I never met someone I deem a role model in religion who doubts that it is Halal"

In Tafseer Fatah al-Qadeer, we read more elaborated version of the above cited statement of Imam Malik:

و ل الطحاوي: روى أصبغ بن ا ج عبد الرحمن بن ا ل: ما أدركت أحدا أقتدي به في ديني شك في أنه حلال: يعني و المرأة في دبرها ثم قرأ { : وكم حرث لكم} ثم ل: فاي شي أبين من هذا

Tahawi said: Asbagh bin al-Faraj narrated from Abdulrahman bin al-Qasim that he [Malik] said: 'I never met someone I deem a role model in religion who doubts that it is Halaal, means entering a woman in her anus', then he [Malik] recited *'{your women are a tilth for you}'*, then he [Malik] said: 'What could be more clear than this'.

Ahkam al Quran al-Jasas:

ل أبو بكر المشهور ما إباحة ذ وأصحابه ينفون عنه هذه المقالة لقبحها وشناعتها و d عنه أشهر من أن يندفع بنفيهم

Abu Bakr said: 'It is well known that Malik allowed it but his companions deny it because it was a very nasty statement, in fact it is well known and cannot be denied by their denial'

Reply Eight - Qadhi Abu Muhammad Abdullah bin Ibrahim al-Asili believed sodomy with women was halaal

Imam Ibn Hajar Asqalani in his book Talkhis al-Habir, Volume 3 page 186 while recording the views of Sunni scholars about sodomy wrote about a Maliki scholar Qadhi Abu Muhammad Abdullah bin Ibrahim al-Asili (d. 392) sated:



"Qadhi Abu Muhammad Abdullah bin Ibrahim al-Asili deemed it permissible"

Reply Nine - Muhammad bin Sahnoon (d. 256) and Muhammad bin Sh'aban (d. 355) believed sodomy with women was halaal

Imam Ibn Hajar Asqalani in his book Talkhis al-Habir, Volume 3 page 186 while recording the views of Sunni scholars about sodomy wrote about two esteemed Maliki scholars namely Muhammad bin Sahnoon (d. 256) and Muhammad bin Sh'aban (d. 355):

وصنف في إبا ته محمد بن سحنون ومحمد بن شعبان ونقلاذ كثير من التابعين

"Muhammad bin Sahnoon and Muhammad bin Sh'aban authored a book in proving its permissibility and they narrated the permissibility from a large number of Tabaeen"

We hope that these Nasibi open their eyes to these Sunni sources, the act that they allege is halaal under Shi'a fiqh, is one that is all too common in their own house! Our Ulema have said that at best its extremely Makruh, at worst its haraam!

http://www.answering-ansar.org/answers/mutah/en/chap13.php

Re: Sodomi (Anal Sex) Dalam Islam

HILLMAN

Mas AAA tepat sekali, grand design dari ajaran yang kita lawan ini adalah "memecah belah manusia".

PP "BD", siapakah yang "berbohong"?

Yang saya berikan tanda tanya pada "bukti" PP "BD" diatas sangat berbeda dengan text asli sumber, terutama yang di dalam kotak, entah darimana sumbernya, apakah ini "biasa"?

Dan dibawah ini adalah bukti-bukti peng-HALAL-an (maaf) ANAL SEX berdasarkan situs-situs Islam sendiri.

Tafsir Al-Tabari akan Q 2:223 dengan tegas menyatakan sodomi halal dalam Islam. Ini sumbernya dari website Departemen Agama Islam, Kerajaan Saudi Arabia:

http://quran.al-islam.com/Tafseer/DispTafsser.asp?nType=1&bm=&nSeg=0&l=arb&nSora=2&nAya=223&taf=TABARY&tashkeel=0

Saya terjemahkan sesuai tertulis pada link diatas ayat 3464 baris ke tiga....

قَالَ : نَزَلَتْ فِي إِتْيَان النِّسَاء فِي أَدْبَارهنَّ - qala : nazalat fi ityan alniisa' fi a'duburna' = said : this verse was revealed about "penetrating women in their anus" = berkata : diturunkan ayat tentang "mendatangi wanita pada anus mereka".

فَقَالَ : أَنْ يَأْتِيهَا فِي دُبُرهَا - faqala : an ya'atyha fi duburha = he say : to have penetrating in their anus. = dia berkata : untuk mendatangi pada anus mereka.

Yang di halalkan dengan surah Al Baqarah ayat 223 pada Al Qur'an berbunyi "Istri-istrimu adalah (seperti) tanah tempat kamu bercocok-tanam, maka datangilah tanah tempat bercocok-tanammu itu bagaimana saja kamu kehendaki" (QS 2:223)

Dan rangkuman yang dapat anda pelajari.

http://www.scribd.com/doc/10158965/Anal-Sex-Allowed-by-Sahih-Bukhari-Hadith-Prohibited-by-Others-in-Islam

http://indonesia.faithfreedom.org/forum/forum.html

Tafseer Tabari is not silent about Sex Matters

223-نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم وقدموا لأنفسكم واتقوا الله واعلموا أنكم ملاقوه وبشر المؤمنين

القول في تأويل قوله تعالى: {نساؤكم حرث لكم} يعني تعالى ذكره بذلك: نساؤكم مزدرع أولادكم، فأتوا مزدرعكم كيف شئتم، وأين شئتم. وإنما عنى بالحرث المزدرع، والحرث هو الزرع، ولكنهن لما كن من أسباب الحرث جعلن حرثا، إذ كان مفهوما معنى الكلام. وبنحو الذي قلنا في ذلك قال أهل التأويل. ذكر من قال ذلك:3446 -حدثنا محمد بن عبيد المحاربي، قال: ثنا ابن المبارك، عن يونس، عن عكرمة، عن ابن عباس: {فأتوا حرثكم} قال: منبت الولد. 3447 -حدثني موسى، قال: ثنا عمرو، قال: ثنا أسباط، عن السدي: {نساؤكم حرث لكم} أما الحرث فهي مزرعة يحرث فيها.. القول في تأويل قوله تعالى: {فأتوا حرثكم أني شئتم} يعني تعالى ذكره بذلك: فانكحوا مزدرع أولادكم من حيث شئتم من وجوه المأتى. والإتيان في هذا الموضع كناية عن اسم الجماع. واختلف أهل التأويل في معنى قوله: {أني شئتم} فقال بعضهم: معنى أني: كيف. ذكر من قال ذلك:3448 -حدثنا أبو كريب، قال: ثنا ابن عطية، قال: ثنا شريك، عن عطاء، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: يأتيها كيف شاء مالم يكن يأتيها في دبرها أو في الحيض. حدثنا أحمد بن إسحاق، قال: ثنا أبو أحمد، قال: ثنا شريك، عن عطاء، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قوله: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: ائتها أنى شئت مقبلة ومدبرة، مالم تأتها في الدبر والمحيض. 3449 -حدثنا علي بن داود قال: ثنا أبو صالح، قال: ثني معاوية، عن علي، عن ابن عباس قوله: {فأتوا حرثكم أني شئتم} يعني بالحرث: الفرج، يقول: تأتيه كيف شئت مستقبلة ومستدبرة وعلى أي ذلك أردت بعد أن لا تجاوز الفرج إلى غيره، وهو قوله: {فأتوهن من حيث أمركم الله} وإن كان ذلك معناه، فقد ينبغي أن يكون متى انقطع عنها الدم فجائز لزوجها جماعها إذا لم تكن هنالك نجاسة ظاهرة، هذا إن كان قوله: {فإذا تطهرن} جائزا استعماله في التطهر من النجاسة، ولا أعلمه جائزا إلا على استكراه الكلام أو يكون معناه: فإذا تطهرن للصلاة في إجماع الجميع من الحجة على أنه غير جائز لزوجها غشيانها بانقطاع دم حيضها، إذا لم يكن هنالك نجاسة دون التطهر بالماء إذا كانت واجدته أدل الدليل على أن معناه: فإذا تطهرن الطهر الذي يجزيهن به الصلاة. 3450 -حدثنا أحمد بن إسحاق الأهوازي، قال: ثنا أبو أحمد، قال: ثنا شريك، عن عبد الكريم، عن عكرمة: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: يأتيها كيف شاء مالم يعمل عمل قوم لوط. 3451 -حدثنا أحمد بن إسحاق، قال: ثنا أبو أحمد، قال: ثنا الحسن بن صالح، عن ليث، عن مجاهد: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: يأتيها كيف شاء، واتق الدبر والحيض. 3452 -حدثني عبيد الله بن سعد، قال: ثني أبي، قال: ثني عمي، قال: ثني أبي، عن أبيه، قال: ثني يزيد أن ابن كعب كان يقول: إنما قوله: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} يقول: ائتها مضطجعة وقائمة ومنحرفة ومقبلة ومدبرة كيف شئت إذا كان في قبلها. 3453 -حدثني يعقوب بن إبراهيم، قال: ثنا هشيم، قال: أخبرنا حصين، عن مرة الهمداني، قال: سمعته يحدث: أن رجلا من اليهود لقي رجلا من المسلمين، فقال له: أيأتي أحدكم أهله باركا؟ قال: نعم، قال: فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: فنزلت هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أني شئتم} يقول: كيف شاء بعد أن يكون في الفرج. 3454 -حدثنا بشر، قال: ثنا يزيد، قال: ثنا سعيد، عن قتادة قوله: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} إن شئت قائما أو قاعدا أو على جنب إذا كان يأتيها من الوجه الذي يأتي منه المحيض، ولا يتعدى ذلك إلى غيره. 3455 -حدثنا موسى بن هارون، قال: ثنا عمرو بن حماد، قال: ثنا أسباط، عن السدي: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} ائت حرثك كيف شئت من قبلها، ولا تأتيها في دبرها،

{أنى شئتم} قال: كيف شئتم. 3456 - حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: أخبرنا عمرو بن الحرث، عن سعيد بن أبي هلال أن عبد الله بن علي حدثه: أنه بلغه أن ناسا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم جلسوا يوما ورجل من اليهود قريب منهم، فجعل بعضهم يقول: إني لآتي امرأتي وهي مضطجعة، ويقول الآخر: إني لآتيها وهي قائمة، ويقول الآخر: إني لآتيها على جنبها وباركة فقال اليهودي: ما أنتم إلا أمثال البهائم، ولكنا إنما نأتيها على هيئة واحدة، فأنزل الله تعالى ذكره: {نساؤكم حرث لكم} فهو القبل. وقال آخرون: معنى: {أنى شئتم} من حيث شئتم، وأي وجه أحببتم. ذكر من قال ذلك: 3457 - حدثنا سهل بن موسى الرازي، قال: ثنا ابن أبي فديك، عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي، عن داود بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس: أنه كان يكره أن تؤتى المرأة في دبرها ويقول: إنما الحرث من القبل الذي يكون منه النسل والحيض. وينهى عن إتيان المرأة في دبرها ويقول: إنما نزلت هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} يقول: من أي وجه شئتم. 3458 - حدثنا ابن حميد، قال: ثنا ابن واضح، قال: ثنا العتكي، عن عكرمة: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: ظهرها لبطنها غير معاجزة، يعني الدبر. 3459 - حدثنا عبيد الله بن سعد، قال: ثني عمي، قال: ثني أبي، عن يزيد، عن الحرث بن كعب، عن محمد بن كعب، قال: إن ابن عباس كان يقول: اسق نباتك من حيث نباته. 3460 - حدثت عن عمار، قال: ثنا ابن أبي جعفر، عن أبيه، عن الربيع قوله: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} يقول: من أين شئتم. ذكر لنا والله أعلم أن اليهود قالوا: إن العرب يأتون النساء من قبل أعجازهن، فإذا فعلوا ذلك جاء الولد أحول؛ فأكذب الله أحدوثتهم، فقال: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} 3461 - حدثنا القاسم، قال: ثنا الحسين، قال: ثنا حجاج، عن ابن جريج، عن مجاهد قال: يقول: ائتوا النساء في [غير] أدبارهن على كل نحو، قال ابن جريج: سمعت عطاء بن أبي رباح قال: تذاكرنا هذا عند ابن عباس، فقال ابن عباس: ائتوهن من حيث شئتم مقبلة ومدبرة فقال رجل: كأن هذا حلال. فأنكر عطاء أن يكون هذا هكذا، وأنكره، كأنه إنما يريد الفرج مقبلة ومدبرة في الفرج. وقال آخرون: معنى قوله: {أنى شئتم} متى شئتم. ذكر من قال ذلك: 3462 - حدثنا عن حسين بن الفرج، قال: سمعت أبا معاذ الفضل بن خالد، قال: أخبرنا عبيد بن سليمان، قال: سمعت الضحاك يقول في قوله: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} يقول: متى شئتم. 3463 - حدثني يونس بن عبد الأعلى، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: ثنا أبو صخر، عن أبي معاوية البجلي، وهو عمار الدهني، عن سعيد بن جبير أنه قال: بينا أنا ومجاهد جالسان عند ابن عباس، أتاه رجل فوقف على رأسه، فقال: يا أبا العباس - أو يا أبا الفضل - ألا تشفيني عن آية المحيض؟ فقال: بلى! فقرأ: {ويسألونك عن المحيض} حتى بلغ آخر الآية، فقال ابن عباس: من حيث جاء الدم من ثم أمرت أن تأتي، فقال له الرجل: يا أبا الفضل كيف بالآية التي تتبعها {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} فقال: إي ويحك وفي الدبر من حرث؟ لو كان ما تقول حقا لكان المحيض منسوخا إذا اشتغل من ههنا جئت من ههنا! ولكن أنى شئتم من الليل والنهار. وقال آخرون: بل معنى ذلك: أين شئتم، وحيث شئتم. ذكر من قال ذلك: 3464 - حدثني يعقوب، قال: ثنا هشيم، قال: أخبرنا ابن عون، عن نافع، قال: كان ابن عمر إذا قرئ القرآن لم يتكلم، قال: فقرأت ذات يوم هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} فقال: أتدري فيمن نزلت هذه الآية؟ قلت: لا، قال: نزلت في إتيان النساء في أدبارهن. حدثني إبراهيم بن عبد الله بن مسلم أبو مسلم، قال: ثنا أبو عمر الضرير، قال: ثنا إسماعيل بن إبراهيم، صاحب الكرابيسي، عن ابن عون، عن نافع، قال: كنت أمسك على ابن عمر المصحف، إذ تلا هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} فقال: أن يأتيها في دبرها. وقال آخرون: بل معنى ذلك: فأتوا النساء من قبل النكاح لا من قبل الفجور. ذكر من قال ذلك: 3465 - حدثني عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد

الحكم، قال: ثنا عبد الملك بن مسلمة، قال: ثنا الدراوردي، قال: قيل لزيد بن أسلم: إن محمد بن المنكدر ينهى عن إتيان النساء في أدبارهن فقال زيد: أشهد على محمد لأخبرني أنه يفعله. 3466 - حدثني عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحكم، قال: ثنا أبو زيد عبد الرحمن بن أحمد بن أبي الغمر، قال: ثني عبد الرحمن بن القاسم، عن مالك بن أنس، أنه قيل له: يا أبا عبد الله أن الناس يروون عن سالم: "وكذب العبد أو العلج على أبي"، فقال مالك: أشهد على يزيد بن رومان أنه أخبرني، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر مثل ما قال نافع. فقيل له: إن الحارث بن يعقوب يروي عن أبي الحباب سعيد بن يسار انه سأل ابن عمر، فقال له: يا أبا عبد الرحمن إنا نشتري الجواري، فنحمض لهن؟ فقال: وما التحميض؟ قال: الدبر فقال ابن عمر: أف أف، يفعل ذلك مؤمن؟ أو قال مسلم. فقال مالك: أشهد على ربيعة لأخبرني عن أبي الحباب عن ابن عمر مثل ما قال نافع. 3467 - حدثني محمد بن إسحاق، قال: أخبرنا عمرو بن طارق، قال: أخبرنا يحيى بن أيوب، عن موسى بن أيوب الغافقي، قال: قلت لأبي ماجد الزيادي: إن نافعا يحدث عن ابن عمر: في دبر المرأة فقال: كذب نافع، صحبت ابن عمر ونافع مملوك، فسمعته يقول: ما نظرت إلى فرج امرأتي منذ كذا وكذا. **3468 - حدثني أبو قلابة قال: ثنا عبد الصمد، قال: ثني أبي، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: في الدبر**. 3469 - حدثني أبو مسلم، قال: ثنا أبو عمر الضرير، قال: ثنا يزيد بن زريع، قال ثنا روح بن القاسم، عن قتادة قال: سئل أبو الدرداء عن إتيان النساء في أدبارهن، فقال: هل يفعل ذلك إلا كافر! قال روح: فشهدت ابن أبي مليكة يسأل عن ذلك، فقال: قد أردته من جارية لي البارحة فاعتاص علي، فاستعنت بدهن أو بشحم، قال: فقلت له: سبحان الله أخبرنا قتادة أن أبا الدرداء قال: هل يفعل ذلك إلا كافر! فقال: لعنك الله ولعن قتادة! فقلت: لا أحدث عنك شيئا أبدا، ثم ندمت بعد ذلك. واعتل قائلو هذه المقالة لقولهم بما: 3470 - حدثني به محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، قال: أخبرنا أبو بكر بن أبي أويس الأعشى، عن سليمان بن بلال، عن زيد بن أسلم، عن ابن عمر: أن رجلا أتى امرأته في دبرها، فوجد في نفسه من ذلك، فأنزل الله: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} 3471 - حدثني يونس، قال: أخبرني ابن نافع، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار: أن رجلا أصاب امرأته في دبرها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنكر الناس ذلك وقالوا: أثفرها فأنزل الله تعالى ذكره: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} وقال آخرون: معنى ذلك: ائتوا حرثكم كيف شئتم، إن شئتم فاعزلوا وإن شئتم فلا تعزلوا. ذكر من قال ذلك: 3472 - حدثني أحمد بن إسحاق، قال: ثنا أبو أحمد، قال: ثنا الحسن بن صالح، عن ليث، عن عيسى بن سنان، عن سعيد بن المسيب: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} إن شئتم فاعزلوا، وإن شئتم فلا تعزلوا. 3473 - حدثنا أبو كريب، قال: ثنا وكيع، عن يونس، عن أبي إسحاق، عن زائدة بن عمير، عن ابن عباس قال: إن شئت فاعزل، وإن شئت فلا تعزل. وأما الذين قالوا: معنى قوله: {أنى شئتم} كيف شئتم مقبلة ومدبرة في الفرج والقبل، فإنهم قالوا: إن الآية إنما نزلت في استنكار قوم من اليهود استنكروا إتيان النساء في أقبالهن من قبل أدبارهن، قالوا: وفي ذلك دليل على صحة ما قلنا من أن معنى ذلك على ما قلنا. واعتلوا لقيلهم ذلك بما: 3474 - حدثني به أبو كريب، قال: ثنا المحاربي، قال: ثنا محمد بن إسحاق، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، قال: عرضت المصحف على ابن عباس ثلاث عرضات من فاتحته إلى خاتمته أوقفه عند كل آية وأسأله عنها، حتى انتهى إلى هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} فقال ابن عباس: إن هذا الحي من قريش، كانوا يشرحون النساء بمكة، ويتلذذون بهن مقبلات ومدبرات. فلما قدموا المدينة تزوجوا في الأنصار، فذهبوا ليفعلوا بهن كما كانوا يفعلون بالنساء بمكة، فأنكرن ذلك وقلن: هذا شيء لم نكن نؤتى عليه فانتشر الحديث حتى انتهى إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم،

فأنزل الله تعالى ذكره في ذلك: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} إن شئت فمقبلة وإن شئت فمدبرة وإن شئت فباركة وإنما يعني بذلك موضع الولد للحرث، يقول: ائت الحرث من حيث شئت. حدثنا أبو كريب، قال: ثنا يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق بإسناده نحوه. 3475 - حدثنا محمد بن بشار، قال: ثنا ابن مهدي، قال: ثنا سفيان، عن محمد بن المنكدر، قال: سمعت جابر يقول: إن اليهود كانوا يقولون: إذا جامع الرجل أهله في فرجها من ورائها كان ولده أحول، فأنزل الله تعالى ذكره: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} حدثنا مجاهد بن موسى، قال: ثنا يزيد بن هارون، قال: أخبرنا الثوري، عن محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبد الله قال: قالت اليهود: إذا أتى الرجل امرأته في قبلها من دبرها وكان بينهما ولد كان أحول، فأنزل الله تعالى ذكره: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} وأولى الأقوال في ذلك بالصواب قول من قال: إن الله يحب التوابين من الذنوب، ويحب المتطهرين بالماء للصلاة؛ لأن ذلك هو الأغلب من ظاهر معانيه. 3476 - حدثنا أبو كريب، قال: ثنا عبد الرحيم بن سليمان، عن عبد الله بن عثمان ابن خثيم، عن عبد الرحمن بن سابط، عن حفصة بنت عبد الرحمن بن أبي بكر، عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، قالت: تزوج رجل امرأة، فأراد أن يجبيها، فأبت عليه وقالت: حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم، قالت أم سلمة: فذكرت ذلك لي. فذكرت أم سلمة ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: "أرسلي إليها!" فلما جاءت قرأ عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} "صماما واحدا، صماما واحدا". حدثنا أبو كريب، قال: ثنا معاوية بن هشام، عن سفيان بن عبد الله بن عثمان، عن ابن سابط، عن حفصة ابنة عبد الرحمن بن أبي بكر، عن أم سلمة، قالت: قدم المهاجرون فتزوجوا في الأنصار، وكانوا يجبون، وكانت الأنصار لا تفعل ذلك، فقالت امرأة لزوجها: حتى آتي النبي صلى الله عليه وسلم فأسأله عن ذلك. فأتت النبي صلى الله عليه وسلم، فاستحيت أن تسأله، فسألت أنا. فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقرأ عليها: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم. أنى شئتم} "صماما واحدا صماما واحدا". حدثني أحمد بن إسحاق، قال: ثنا أبو أحمد، قال: ثنا سفيان، عن عبد الله بن عثمان، عن عبد الرحمن بن سابط، عن حفصة بنت عبد الرحمن، عن أم سلمة، عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه. حدثنا ابن بشار وابن المثنى، قالا: ثنا ابن مهدي، قال: ثنا سفيان الثوري، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن عبد الرحمن بن سابط، عن حفصة ابنة عبد الرحمن، عن أم سلمة، عن النبي صلى الله عليه وسلم: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} قال: "صماما واحدا، صماما واحدا". حدثني محمد بن معمر البحراني، قال: ثنا يعقوب بن إسحاق الحضرمي، قال: ثني وهيب، قال: ثني عبد الله بن عثمان، عن عبد الرحمن بن سابط قال: قلت لحفصة: إني أريد أن أسألك عن شيء وأنا أستحي منك أن أسألك، قالت: سل يا بني عما بدا لك! قلت: أسألك عن غشيان النساء في أدبارهن؟ قالت: حدثتني أم سلمة، قالت: كانت الأنصار لا تجبي، وكان المهاجرون يجبون، فتزوج رجل من المهاجرين امرأة من الأنصار. ثم ذكر نحو حديث أبي كريب، عن معاوية بن هشام. حدثنا ابن المثنى، قال: ثني وهب بن جرير، قال: ثنا شعبة، عن ابن المنكدر: قال: سمعت جابر بن عبد الله، يقول: إن اليهود كانوا يقولون: إذا أتى الرجل امرأته باركة جاء الولد أحول، فنزلت {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} 3477 - حدثني محمد بن أحمد بن عبد الله الطوسي، قال: ثنا الحسن بن موسى، قال: ثنا يعقوب القمي، عن جعفر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال: جاء عمر إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله هلكت! قال: "وما الذي أهلكك؟" قال: حولت رحلي الليلة، قال: فلم يرد عليه شيئا، قال: فأوحى الله إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} "أقبل وأدبر، واتق الدبر والحيضة". 3478 - حدثنا زكريا بن يحيى المصري، قال: ثنا أبو صالح الحراني،

قال: ثنا ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب أن عامر بن يحيى أخبره عن حنش الصنعاني، عن ابن عباس: أن ناسا من حمير أتوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه عن أشياء، فقال رجل منهم: يا رسول الله إني رجل أحب النساء، فكيف ترى في ذلك؟ فأنزل الله تعالى ذكره في سورة البقرة بيان ما سألوا عنه، وأنزل فيما سأل عنه الرجل: {نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وائتها مقبلة ومدبرة إذا كان ذلك في الفرج". والصواب من القول في ذلك عندنا قول من قال: معنى قوله {أنى شئتم} من أي وجه شئتم، وذلك أن أنى في كلام العرب كلمة تدل إذا ابتدئ بها في الكلام على المسألة عن الوجوه والمذاهب، فكأن القائل إذا قال لرجل: أنى لك هذا المال؟ يريد من أي الوجوه لك، لذلك يجيب المجيب فيه بأن يقول: من كذا وكذا، كما قال تعالى ذكره مخبرا عن زكريا وفي مسألته مريم: {أنى لك هذا قالت هو من عند الله} [آل عمران: 37] وهي مقاربة أين وكيف في المعنى، ولذلك تداخلت معانيها، فأشكلت "أنى" على سامعها ومتأولها حتى تأولها بعضهم بمعنى أين، وبعضهم بمعنى كيف، وآخرون بمعنى متى، وهي مخالفة جميع ذلك في معناها وهن لها مخالفات. وذلك أن "أين" إنما هي حرف استفهام عن الأماكن والمحال، وإنما يستدل على افتراق معاني هذه الحروف بافتراق الأجوبة عنها. ألا ترى أن سائلا لو سأل آخر فقال: أين مالك؟ لقال بمكان كذا، ولو قال له: أين أخوك؟ لكان الجواب أن يقول: ببلدة كذا، أو بموضع كذا، فيجيبه بالخبر عن محل ما سأله عن محله، فيعلم أن أين مسألة عن المحل. ولو قال قائل لآخر: كيف أنت؟ لقال: صالح أو بخير أو في عافية، وأخبره عن حاله التي هو فيها، فيعلم حينئذ أن كيف مسألة عن حال المسؤول عن حاله. ولو قال له: أنى يحيي الله هذا الميت؟ لكان الجواب أن يقال: من وجه كذا ووجه كذا، فيصف قولا نظير ما وصف الله تعالى ذكره للذي قال: {أنى يحيي هذه الله بعد موتها} [البقرة: 259] فعلا حين بعثه من بعد مماته. وقد فرقت الشعراء بين ذلك في أشعارها، فقال الكميت بن زيد: تذكر من أنى ومن أين شربه يؤامر نفسيه كذي الهجمة الأبل وقال أيضا: أنى ومن أين نابك الطرب من حيث لا صبوة ولا ريب فيجاء ب- "أنى" للمسألة عن الوجه و"أين" للمسألة عن المكان، فكأنه قال: من أي وجه ومن أي موضع رجعك الطرب. والذي يدل على فساد قول من تأول قول الله تعالى ذكره: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} كيف شئتم، أو تأوله بمعنى حيث شئتم، أو بمعنى متى شئتم، أو بمعنى أين شئتم؛ أن قائلا لو قال لآخر: أنى تأتي أهلك؟ لكان الجواب أن يقول: من قبلها أو من دبرها، كما أخبر الله تعالى ذكره عن مريم إذ سئلت: {أنى لك هذا} أنها قالت: {هو من عند الله} [آل عمران: 37]. وإذ كان ذلك هو الجواب، فمعلوم أن معنى قول الله تعالى ذكره: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} إنما هو: فأتوا حرثكم من حيث شئتم من وجوه المأتى، وأن ما عدا ذلك من التأويلات فليس للآية بتأويل. وإذ كان ذلك هو الصحيح، فبين خطأ قول من زعم أن قوله: {فأتوا حرثكم أنى شئتم} دليل على إباحة إتيان النساء في الأدبار، لأن الدبر لا محترث فيه، وإنما قال تعالى ذكره: {حرث لكم} فأتوا الحرث من أي وجوهه شئتم، وأي محترث في الدبر فيقال ائته من وجهه. وتبين بما بينا صحة معنى ما روي عن جابر وابن عباس من أن هذه الآية نزلت فيما كانت اليهود تقوله للمسلمين إذا أتى الرجل المرأة من دبرها في قبلها جاء الولد أحول.. القول في تأويل قوله تعالى: {وقدموا لأنفسكم} اختلف أهل التأويل في معنى ذلك، فقال بعضهم: معنى ذلك: قدموا لأنفسكم الخير. ذكر من قال ذلك: 3479 - حدثني موسى، قال: ثنا عمرو، قال: ثنا أسباط، عن السدي، أما قوله: {وقدموا لأنفسكم} فالخير. وقال آخرون: بل معنى ذلك {وقدموا لأنفسكم} ذكر الله عند الجماع وإتيان الحرث قبل إتيانه ذكر من قال ذلك: 3480 - حدثنا القاسم، قال: ثنا الحسين، قال: ثني محمد بن كثير، عن عبد الله بن واقد، عن عطاء، قال: أراه عن ابن عباس: {وقدموا لأنفسكم} قال: التسمية عند الجماع يقول بسم الله. والذي هو أولى بتأويل الآية، ما روينا عن السدي، وهو أن قوله: {وقدموا لأنفسكم} أمر من الله تعالى ذكره عباده بتقديم الخير، والصالح من الأعمال ليوم معادهم إلى ربهم، عدة منهم ذلك لأنفسهم عند لقائه في موقف

الحساب، فإنه قال: تعالى ذكره: {وماتقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله} [البقرة: 110] وإنما قلنا ذلك أولى بتأويل الآية، لأن الله تعالى ذكره عقب قوله: {وقدموا لأنفسكم} بالأمر باتقائه في ركوب معاصيه، فكان الذي هو أولى بأن يكون الذي قبل التهديد على المعصية عاما الأمر بالطاعة عاما. فإن قال لنا قائل: وما وجه الأمر بالطاعة بقوله: {وقدموا لأنفسكم} من قوله: {نسائكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} قيل: إن ذلك لم يقصد به ما توهمته، وإنما عنى به وقدموا لأنفسكم من الخيرات التي ندبناكم إليها بقولنا: {يسألونك ماذا ينفقون قل ما أنفقتم من خير فللوالدين والأقربين} وما بعده من سائر ما سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأجيبوا عنه مما ذكره الله تعالى ذكره في هذه الآيات، ثم قال تعالى ذكره: قد بينا لكم ما فيه رشدكم وهدايتكم إلى ما يرضي ربكم عنكم، فقدموا لأنفسكم الخير الذي أمركم به، واتخذوا عنده به عهدا لتجدوه لديه إذا لقيتموه في معادكم، واتقوه في معاصيه أن تقربوها وفي حدوده أن تضيعوها، واعلموا أنكم لا محالة ملاقوه في معادكم، فمجاز المحسن منكم بإحسانه والمسيء بإساءته.. القول في تأويل قوله تعالى: {واتقوا الله واعلموا أنكم ملاقوه وبشر المؤمنين} وهذا تحذير من الله تعالى ذكره عباده أن يأتوا شيئا مما نهاهم عنه من معاصيه، وتخويف لهم عقابه عند لقائه، كما قد بينا قبل، وأمر لنبيه محمد أن يبشر من عباده بالفوز يوم القيامة، وبكرامة الآخرة، وبالخلود في الجنة من كان منهم محسنا مؤمنا بكتبه ورسله وبلقائه، مصدقا إيمانه قولا بعمله ما أمره به ربه، وافترض عليه من فرائضه فيما ألزمه من حقوقه، وبتجنبه ما أمره بتجنبه من معاصيه.

جامع البيان عن تأويل آي القرآن - الشهير بتفسير الطبري - للإمام أبو جعفر محمد بن جرير الطبري

أم الكتاب للأبحاث والدراسات الإلكترونية

Google translate

Arabic to English translation

3468 - Abu Yahya related to me Tipper said: idol Abdul Samad, said: bend my father, from Ayyub from Nafi from Ibn Umar: (a tilth for you like) said: in the back passage.

http://translate.google.com/#auto|en|

Tafseer Durre Mansor is not silent about Sex Matters (Web Site)

* تفسير الدر المنثور في التفسير بالمأثور / السيوطي (ت 911 هـ) مصنف ومدقق

الآية. رخصة في إتيان الدبر.

قراءة الآية

فتح صفحة القرآن

الانتقال الى صفحة القرآن

{ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُواْ لأَنْفُسِكُمْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوۤاْ أَنَّكُمْ مُّلاَقُوهُ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ }

.. } الآية. رخصة في إتيان الدبر.

وأخرج ابن جرير والطبراني في الأوسط وابن مردويه وابن النجار بسند حسن عن ابن عمر " أن رجلاً أصاب امرأته في دبرها زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنكر ذلك الناس وقالوا: أثفروها. فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم... } الآية".

وأخرج الخطيب في رواة مالك من طريق أحمد بن الحكم العبدي عن مالك عن نافع عن ابن عمر قال " جاءت امرأة من الأنصار إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشكو زوجها، فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم... } الآية".

وأخرج النسائي وابن جرير من طريق زيد بن أسلم عن ابن عمر. أن رجلاً أتى امرأته في دبرها، فوجد في نفسه من ذلك وجداً شديداً، فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم }.

وأخرج الدارقطني في غرائب مالك من طريق أبي بشر الدولابي، نبأنا أبو الحرث أحمد بن سعيد، نبأنا أبو ثابت محمد بن عبيد الله المدني، حدثني عبد العزيز محمد الدراوردي، عن عبد الله بن عمر بن حفص، وابن أبي ذئب، ومالك بن أنس، فرقهم كلهم عن نافع قال: قال لي ابن عمر: امسك على المصحف يا نافع، فقرأ حتى أتى على { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم } قال لي: أتدري يا نافع فيم نزلت هذه الآية؟ قلت: لا. قال: نزلت في رجل من الأنصار أصاب امرأته في دبرها، فأعظم الناس ذلك، فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم... } الآية. قلت له: من دبرها في قبلها؟ قال: لا إلا في دبرها. وقال الرفا في فوائده تخريج الدارقطني، نبأنا أبو أحمد بن عبدوس، نبأنا علي بن الجعد، نبأنا ابن أبي ذئب، عن نافع، عن ابن عمر قال: وقع رجل على امرأته في دبرها، فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم } قال: فقلت لابن أبي ذئب ما تقول أنت في هذا؟ قال: ما أقول فيه بعد هذا!.

وأخرج الطبراني وابن مردويه وأحمد بن أسامة التجيبي في فوائده عن نافع قال: قرأ ابن عمر هذه السور، فمر بهذه الآية { نساؤكم حرث لكم} الآية. فقال: تدري فيم أنزلت هذه الآية؟ قال: لا. قال: في رجال كانوا يأتون النساء في أدبارهن.

وأخرج الدارقطني ودعلج كلاهما في غرائب مالك من طريق أبي مصعب واسحق بن محمد القروي كلاهما عن نافع عن ابن عمر "أنه قال: يانافع أمسك على المصحف، فقرأ حتى بلغ{ نساؤكم حرث لكم... } الآية. فقال: يانافع أتدري فيم أنزلت هذه الآية؟ قلت:لا. قال: نزلت في رجل من الأنصار، أصاب امرأته في دبرها فوجد في نفسه من ذلك، فسأل النبي صلى الله عليه وسلم، فأنزل الله الآية، وقال الدارقطني: هذا ثابت عن مالك، وقال ابن عبد البر: الرواية عن ابن عمر بهذا المعنى صحيحة معروفة عنه مشهورة".

http://altafsir.com/Tafasir.asp?tMadhNo=2&tTafsirNo=26&tSoraNo=2&tAyahNo=223&tDisplay=yes&Page=9&Size=1&LanguageId=1

رخصة في إتيان الدبر الدر المنثور-السيوطي

الدر المنثور-السيوطي الكتاب: الدر المنثور المؤلف: عبد الرحمن بن الكمال جلال الدين السيوطي الناشر: دار الفكر-بيروت، 1993 عدد الأجزا : 8

ر نصة في إتيان الدبر

وأ ج ابن جرير والطبراني في الأوسط وابن مردويه وابن النجار بسند حسن ابن عمر" أن رجلا أ ب امرأته في دبرها زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنكر ذ الناس و لوا: أثفروها

فأنزل الله وَكم حرث لكم

الآية"

وأ ج الخ يب في رواة ما من طريق أحمد بن الحكم ا ي ما نافع ابن عمر ل" جاءت امرأة من الأنصار إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشكو زوجها فأنزل الله وَكم حرث لكم

الآية"

وأ ج ا ئ وابن جرير من طريق زيد بن أسلم ابن عمر

أن رجلا أتى امرأته في دبرها فوجد في نفسه من ذ وجدا O يدا فأنزل الله وَكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم

وأ ج الدارقطني في ائب ما من طريق أبي بشر الدولابي نبأنا أبو الحرث أحمد بن سعيد نبأنا أبو ثابت محمد بن عبيد الله ا ني حدثني عبد ا يز محمد الدراوردي عبد الله بن عمر بن حفص وابن أبي ذئب وما بن أÁ فرقهم كلهم نافع ل: ل ي ابن عمر: أمسك على المصحف يا نافع فقرأ حتى أتى على وَكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم ل ي : أتدري يا نافع فيم نزلت هذه الآية؟ قلت: لا

ل: نزلت في ر من الأنصلر أ ب امرأته في دبرها فأعظم الناس ذ فأنزل الله وَكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم

الآية

قلت له: من دبرها في قبلها؟ ل: لا إلا في دبرها

و ل الر في فوا ه تخريج الدارقطني نبأنا أبو أحمد بن عبدوس نبأنا علي بن الجعد نبأنا ابن أبي ذئب نلفع ابن عمر ل: وقع ر على امرأته في دبرها فأنزل الله وَكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم ل: فقلت لابن أبي ذئب ما تقول أنت في هذا؟ ل: ما أ ل فيه بعد هذا!

وأ ج الطبراني وابن مردويه وأحمد بن أسامة التجيبي في فوا ه نافع ل: قرأ ابن عمر هذه السور فمر بهذه الآية وَكم حرث لكم الآية

فقال: تدري فيم أنزلت هذه الآية؟ ل: لا

ل: في رجال كا ا يأتون ا في أدبارهن

وأ ج الدارقطني ود عليج كلاهما في ائب ما من طريق أبي مصعب وإسحق بن محمد القروي كلاهما نافع ابن عمر" أنه ل: يا نافع أمسك على المصحف

فقرأ حتى بلغ وَكم حرث لكم

الآية

فقال: يانافع أتدري فيم أنزلت هذه الآية؟ قلت: لا

ل: نزلت في ر من الأنصار أ ب امرأته في دبرها فوجد في نفسه من ذ فسأل النبي صلى الله عليه وسلم فأنزل الله الآية ل الدارقطني: هذا ثابت

ما و ل ابن عبد البر: الرواية ابن عمر بهذا المعنى صحيحة معروفة عنه مشهورة"

وأ ج ابن راهويه وأبو يعلى وابن جرير والطحاوي في مشكل الآثار وابن مردويه بسند حسن أبي سعيد الخدري" أن رجلا أ ب امرأته في دبرها فأنكر الناس عليه

ذ فأنزلت وَكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم

وأ ج ا ئي والطحاوي وابن جرير والدارقطني من طريق عبد الرحمن بن ا ما بن أ Á

أنه قيل له: يا أبا عبد الله إن الناس يروون سالم بن عبد الله أنه ل: ب ا أو العلج على أبي

فقال ما : أشهد على يزيد بن رومان أنه أخبرني سالم بن عبد الله ابن عمر مثل ما ل لنافع

فقيل له: فإن ا رث بن يعقوب يروي أبي الحباب سعيد بن يسار أنه سأل ابن عمر فقال: يا أبا عبد الرحمن إنا نشتري الجواري أفنحمض لهن؟ ل: وما

التحميض؟ فذكر له الدبر

فقال ابن عمر: أف أف أيفعل ذ مؤمن؟!

أو ل: مسلم

فقال ما : أشهد على ربيعة أخبرني أبي الحباب ابن عمر مثل ما ل نافع

ل الدارقطني: هذا ظ ما Y وأ ج ا ئي من طريق يزيد بن رومان عبيد الله بن عبد الله بن عمر

أن عبد الله بن عمر كان لا يرى بأسا أن يأتي الر المرأة في دبرها

وأ ج البيهقي في سننه محمد بن علي ل: كنت محمد بن كعب القرظي فجاءه ر فقال: ما تقول في إتيان المرأة في دبرها؟ فقال: هذا شيخ من قريش فسله

يعني عبد الله بن علي بن السائب

فقال: قذر ولو كان حلالا

وأ ج ابن جرير الدراوردي ل: قيل لزيد بن أسلم: إن محمد بن المنكدر نهى إتيان ا في أدبارهن

فقال زيد: أشهد على محمد لأخبرني أنه يفعله

وأ ج ابن جرير ابن أبي مليكة

أن سأل إتيان المرأة في دبرها فقال: أردته من جارية البارحة عتاصت علي ستعنت بدهن

وأ ج الخطيب في رواة ما أبي سليمان الجرجاني ل: سألت ما بن أ Á و الحلا في الدبر فقال ي : الساعة غسلت رأسي منه

وأ ج ابن جرير في كتاب النكاح من طريق ابن وهب ما : أنه مباح

وأ ج الطحاوي من طريق أصبغ بن ا ج عبد الله بن ا ل: ما أدركت أحدا اقتدى به في ديني يشك في أنه حلال يعني و المرأة في دبرها ثم قرأ

وَكم حرث لكم ثم ل: فأي شي أبين من هذا

وأ ج الطحاوي وا كم في قب الشافعي والخطيب محمد بن عبد الله بن عبد الحكم أن الشافعي سأل عنه فقال: ما صح النبي صلى الله عليه وسلم في تحليله ولا

تحريمه شي والقياس أنه حلال

وأ ج ا كم ابن عبد الحكم

أن الشافعي ناظر محمد بن الحسن في ذ حتج عليه ابن الحسن بأن الحرث إ يكون في إ ج فقال له فيكون ماسوى ا ج ما لتزيه فقال: أرأيت لو وطئها بين ساقيها أو في أعكانها أفي ذ حرث؟ ل: لا

ل: أفيحرم؟ ل: لا

ل: فكيف تحتج بمالا تقول به؟ ل ا كم: لعل الشافعي كان يقول ذ في القديم وأما في الجديد فصرح بالتحريم

ذكر القول الثالث في الآية أ ج وكيع وابن أبي شيبة وابن منيع وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبراني وا كم وابن مردويه والضيا في المختارة

زا ة بن عمير ل: سألت ابن عباس ا ل فقال: إنكم أ : تم فإن كان ل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ف وكما ل وإن لم يكن ل فيه شيئا ل: أنا أ ل وكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم فإن شئتم لوا وإن شئتم فلا تفعلوا

تفسير القــرطبي (Arabic)

{223} نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

{223} ۔ ؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَا ہُوَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

رَوَى الْأَئِمَّةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: (كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ) , فَنَزَلَتِ الْآيَةُ " ۔ كُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ " زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ إِنَّ ذَلِكَ فِي bمٍ وَاحِدٍ. وَيُرْوَى: فِي cمٍ وَاحِدٍ بِالسِّينِ, قَالَهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ, فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا, فَقَرَأَ سُورَةَ " الْبَقَرَةِ " حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ: أَتَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ ؟ قُلْتُ: لَا, قَالَ: نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا, ثُمَّ مَضَى. **وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: " فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ " قَالَ: يَأْتِيهَا فِي. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي الْفَرْجَ** . وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ وَهِمَ, إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ, وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ, مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ, وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ: وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ, فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ, وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَلَّا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ, وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ, فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ, وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا, وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ, فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ, فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ, وَقَالَتْ: إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ! فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي, حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا) ؟ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: " فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ " , أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ, يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, هَلَكْتُ! قَالَ: (وَمَا أَهْلَكَكَ ؟) قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ, قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا, قَالَ: فَأُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ: " ۔ كُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ " أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ **الدُّبُرَ** وَالْحَيْضَةَ) قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ Y . وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ قَالَ لِنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: قَدْ أَكْثَرَ عَلَيْكَ الْقَوْلَ. إِنَّكَ تَقُولُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: (إِنَّهُ أَفْتَى بِأَنْ يُؤْتَى النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ) . قَالَ نَافِعٌ: لَقَدْ كَذَبُوا عَلَيَّ! وَلَكِنْ سَأُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ الْأَمْرُ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ عَرَضَ عَلَيَّ الْمُصْحَفَ يَوْمًا وَأَنَا عِنْدَهُ حَتَّى بَلَغَ: " ۔ كُمْ حَرْثٌ لَكُمْ " , قَالَ نَافِعٌ: هَلْ تَدْرِي مَا أَمْرُ هَذِهِ الْآيَةِ؟ إِنَّا كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نُجَبِّي النِّسَاءَ , فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَنَكَحْنَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ أَرَدْنَا مِنْهُنَّ مَا كُنَّا نُرِيدُ مِنْ نِسَائِنَا, فَإِذَا هُنَّ قَدْ كَرِهْنَ ذَلِكَ وَأَعْظَمْنَهُ, وَكَانَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا يُؤْتَيْنَ عَلَى جُنُوبِهِنَّ, فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: " ۔ كُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ " . هَذِهِ الْأَحَادِيثُ نَصٌّ فِي إِبَاحَةِ الْحَالِ وَالْهَيْئَاتِ كُلِّهَا إِذَا كَانَ الْوَطْءُ فِي مَوْضِعِ الْحَرْثِ, أَيْ كَيْفَ شِئْتُمْ مِنْ خَلْفٍ وَمِنْ قُدَّامٍ وَبَارِكَةً وَمُسْتَلْقِيَةً وَمُضْطَجِعَةً, فَأَمَّا الْإِتْيَانُ فِي غَيْرِ الْمَأْتَى فَمَا كَانَ مُبَاحًا, وَلَا يُبَاحُ! وَذِكْرُ الْحَرْثِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِتْيَانَ فِي غَيْرِ الْمَأْتَى مُحَرَّمٌ. وَ" حَرْثٌ " تَشْبِيهٌ, لِأَنَّهُنَّ مُزْدَرَعُ الذُّرِّيَّةِ, فَلَفْظُ " الْحَرْثِ " يُعْطِي أَنَّ الْإِبَاحَةَ لَمْ تَقَعْ إِلَّا فِي الْفَرْجِ خَاصَّةً إِذْ هُوَ الْمُزْدَرَعُ. وَأَنْشَدَ ثَعْلَبٌ: إِنَّمَا الْأَرْحَامُ أَرَضُونَ لَنَا مُحْتَرَثَاتٌ فَعَلَيْنَا الزَّرْعُ فِيهَا وَعَلَى اللَّهِ النَّبَاتُ فَفَرْجُ الْمَرْأَةِ كَالْأَرْضِ, وَالنُّطْفَةُ كَالْبَذْرِ, وَالْوَلَدُ كَالنَّبَاتِ, فَالْحَرْثُ بِمَعْنَى الْمُحْتَرَثِ. وَوُحِّدَ الْحَرْثُ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ, كَمَا يُقَالُ: رَجُلٌ صَوْمٌ, وَaمٌ صَوْمٌ. aهُ تَعَالَى: " أَنَّى شِئْتُمْ " مَعْنَاهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَأَئِمَّةِ الْفَتْوَى: مِنْ أَيِّ وَجْهٍ شِئْتُمْ مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً, كَمَا ذَكَرْنَا آنِفًا. وَ" أَنَّى " تَجِيءُ سُؤَالًا وَإِخْبَارًا عَنْ أَمْرٍ لَهُ جِهَاتٌ, فَهُوَ أَعَمُّ فِي اللُّغَةِ مِنْ " كَيْفَ " وَمِنْ " أَيْنَ " وَمِنْ " مَتَى " , هَذَا هُوَ الِاسْتِعْمَالُ الْعَرَبِيُّ فِي " أَنَّى " . وَقَدْ فَسَّرَ النَّاسُ " أَنَّى " فِي هَذِهِ الْآيَةِ بِهَذِهِ الْأَلْفَاظِ. وَفَسَّرَهَا سِيبَوَيْهِ بِـ " كَيْفَ " وَمِنْ " أَيْنَ " بِاجْتِمَاعِهِمَا. وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ مِمَّنْ فَسَّرَهَا بِـ " أَيْنَ " إِلَى أَنَّ الْوَطْءَ فِي **الدُّبُرِ** مُبَاحٌ, وَمِمَّنْ نُسِبَ إِلَيْهِ هَذَا الْقَوْلُ: سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَنَافِعٌ وَابْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجِشُونِ, وَحُكِيَ ذَلِكَ عَنْ مَالِكٍ فِي كِتَابٍ لَهُ يُسَمَّى " كِتَابَ السِّرِّ " . وَحُذَّاقُ أَصْحَابِ مَالِكٍ وَمَشَايِخُهُمْ يُنْكِرُونَ ذَلِكَ الْكِتَابَ, وَمَالِكٌ أَجَلُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ " كِتَابُ سِرٍّ " . وَوَقَعَ هَذَا الْقَوْلُ فِي الْعُتْبِيَّةِ. وَذَكَرَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ أَنَّ ابْنَ شَعْبَانَ أَسْنَدَ جَوَازَ هَذَا الْقَوْلِ إِلَى زُمْرَةٍ كَبِيرَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ, وَإِلَى مَالِكٍ مِنْ رِوَايَاتٍ كَثِيرَةٍ فِي كِتَابِ " جِمَاعِ النِّسْوَانِ وَأَحْكَامِ الْقُرْآنِ " . وَقَالَ الْكِيَا الطَّبَرِيُّ: وَرُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّهُ

كَانَ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، وَيَتَأَوَّلُ فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: " أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ. وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ " الشُّعَرَاء : 165 - 166 .

وَقَالَ: فَتَقْدِيرُهُ تَتْرُكُونَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ، وَلَوْ لَمْ يُبَحْ مِثْلُ ذَلِكَ مِنَ الْأَزْوَاجِ لَمَا صَحَّ ذَلِكَ، وَلَيْسَ الْمُبَاحُ مِنَ الْمَوْضِعِ الْآخَرِ مِثْلًا لَهُ، حَتَّى يُقَالَ: تَفْعَلُونَ ذَلِكَ وَتَتْرُكُونَ مِثْلَهُ مِنَ الْمُبَاحِ. قَالَ الْكِيَا: وَهَذَا فِيهِ نَظَرٌ، إِذْ مَعْنَاهُ: وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ مِمَّا فِيهِ تَسْكِينُ شَهْوَتِكُمْ، وَلَذَّةُ الْوِقَاعِ حَاصِلَةٌ بِهِمَا جَمِيعًا، فَيَجُوزُ ... وَأَنَّهُ مَقْصُورٌ عَلَى ... فِي الْمَأْتِيِّ اخْتِصَاصًا، ... عَلَى ...

... الَّتِي لَا يُوصَلُ إِ ... وَظَنُّهَا أَنَّهُ عَيْبٌ تُرَدُّ بِهِ، إِلَّا شَيْئًا جَاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ وَجْهٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ أَنَّهُ لَا تُرَدُّ الرَّتْقَاءُ وَلَا غَيْرُهَا، وَا ... هَا ... م عَلَى ... ف ذَلِكَ

تعاَ . وَقَالَ اِبْن عَبَّاس وَعَطا : اَيْ قَدِّمُوا ذِكْر اللهَّ عِنْد الْجِمَاع, كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: (لَوْ اَنَّ اَحَدكُمْ اِذَا اَتَى اِمْرَاَته قَالَ بِسْمِ اللهَّا اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَان وَجَنِّبْ الشَّيْطَان مَا رَزَقْتنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُقَدَّر بَيْنهمَا وَلَد لَمْ يَضُرّهُ شَيْطَان اَبَدًا) . اَخْرَجَهُ مُسْلِم.

{223}:- وُكُمْ حَرْثٌ لُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللهَّ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مُلَا هُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

تَحْذِير.

{223}:- وُكُمْ حَرْثٌ لُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللهَّ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مُلَا هُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

خَبَر يَقْتَضِي الْمُبَالَغَة فِي التَّحْذِير, اَيْ فَوُ مُجَازِيكُمْ عَلَى الْبِرّ وَالْاِثْم. وَرَوَى اِبْن عُيَيْنَة عَنْ عَمْرو بْن دِينَار قَالَ: سَمِعْت سَعِيد بْن جُبَيْر عَنْ اِبْن عَبَّاس قَالَ: سَمِعْت رَسُول اللهَّ صَلَّى اللهَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْ ب يَقُول: (اِنَّكُمْ مُلَا اللهَّ حُفَاة عُرَاة مُشَاة غُرْلًا) - ثُمَّ تَ رَسُول اللهَّ صَلَّى اللهَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاتَّقُوا اللهَّ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مُلَا هُ" . اَخْرَجَهُ مُسْلِم بِمَعْنَاهُ.

{223}:- وُكُمْ حَرْثٌ لُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللهَّ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مُلَا هُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

تَاْنِيس لِفَاعِلِ الْبِرّ وَمُبْتَغِي سُنَن الْهُدَى.

http://quran.al-islam.com/Page.aspx?pageid=221&BookID=14&Page=1

Ibn Hajar said in Fath al Baari (Arabic)

قوله باب نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم اختلف في معنى أنى فقيل كيف وقيل حيث وقيل متى وبحسب هذا الاختلاف جاء الاختلاف في تأويل الآية قوله حدثني إسحاق هو بن راهويه

[4253] قوله فأخذت عليه يوما أي أمسكت المصحف وهو يقرأ عن ظهر قلب وجاء ذلك صريحا في رواية عبيد الله بن عمر عن نافع قال قال لي بن عمر أمسك علي المصحف يا نافع فقرأ أخرجه الدارقطني في غرائب مالك قوله حتى انتهى إلى مكان قال تدري فيما أنزلت قلت لا قال أنزلت في كذا وكذا ثم مضى هكذا أورده مبهما لمكان الآية والتفسير وسأذكر ما فيه بعد قوله وعن عبد الصمد هو معطوف على قوله أخبرنا النضر بن شميل وهو عند المصنف أيضا عن إسحاق بن راهويه عن عبد الصمد وهو بن عبد الوارث بن سعيد وقد أخرج أبو نعيم في المستخرج هذا الحديث من طريق إسحاق بن راهويه عن النضر بن شميل بسنده وعن عبد الصمد بسنده **قوله يأتيها في** هكذا وقع في جميع النسخ لم يذكر ما بعد الظرف وهو المجرور ووقع في الجمع بين الصحيحين للحميدي **يأتيها في الفرج** وهو من عنده بحسب ما فهمه ثم وقفت على سلفه فيه وهو البرقاني فرأيت في نسخة الصغاني زاد البرقاني يعني الفرج وليس مطابقا لما في نفس الرواية عن بن عمر لما سأذكره وقد قال أبو بكر بن العربي في سراج المريدين أورد البخاري هذا الحديث في التفسير فقال يأتيها في وترك بياضا والمسألة مشهورة صنف فيها محمد بن سحنون جزءا وصنف فيها محمد بن شعبان كتابا وبين **أن حديث بن عمر في إتيان المرأة في دبرها** قوله رواه محمد بن يحيى بن سعيد أي القطان عن أبيه عن عبيد الله عن نافع عن بن عمر هكذا أعاد الضمير على الذي قبله والذي قبله قد اختصره كما ترى فأما الرواية الأولى وهي رواية بن عون فقد أخرجها إسحاق بن راهويه في مسنده وفي تفسيره بالإسناد المذكور وقال بدل قوله حتى انتهى إلى مكان حتى انتهى إلى قوله نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم فقال أتدرون فيما أنزلت هذه الآية قلت لا قال نزلت **في إتيان النساء في أدبارهن** وهكذا أورده بن جرير من طريق إسماعيل بن علية عن بن عون مثله ومن طريق إسماعيل بن إبراهيم الكرابيسي عن بن عون نحوه وأخرجه أبو عبيدة في فضائل القرآن عن معاذ بن عون فأبهمه فقال في كذا وكذا وأما رواية عبد الصمد فأخرجها بن جرير في التفسير عن أبي قلابة الرقاشي عن عبد الصمد بن عبد الوارث حدثني أبي فذكره **بلفظ يأتيها في الدبر** وهو يؤيد قول بن العربي ويرد قول الحميدي وهذا الذي استعمله البخاري نوع من أنواع البديع يسمى الاكتفاء ولا بد له من نكتة يحسن بسببها استعماله وأما رواية محمد بن يحيى بن سعيد القطان فوصلها الطبراني في الأوسط من طريق أبي بكر الأعين عن محمد بن يحيى المذكور بالسند المذكور إلى بن عمر **قال إنما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم نساؤكم حرث لكم رخصة في إتيان الدبر** قال الطبراني لم يروه عن عبد الله بن عمر إلا يحيى بن سعيد تفرد به ابنه محمد كذا قال ولم يتفرد به يحيى بن سعيد فقد رواه عبد العزيز الدراوردي عن عبيد الله بن عمر أيضا كما سأذكره بعد وقد روى هذا الحديث عن نافع أيضا جماعة غير من ذكرنا ورواياتهم بذلك ثابتة عند بن مردويه في تفسيره وفي فوائد الأصبهانيين لأبي الشيخ وتاريخ نيسابور للحاكم وغرائب مالك للدارقطني وغيرها وقد عاب الإسماعيلي صنيع البخاري فقال جميع ما أخرج عن بن عمر مبهم لا فائدة فيه وقد رويناه عن عبد العزيز يعني الدراوردي عن مالك وعبيد الله بن عمر وابن أبي ذئب ثلاثتهم عن نافع بالتفسير وعن مالك من عدة أوجه اه كلامه ورواية الدراوردي المذكورة قد أخرجها الدارقطني في غرائب مالك من طريقه عن الثلاثة عن نافع نحو رواية بن عون عنه ولفظه نزلت في رجل من الأنصار **أصاب امرأته في دبرها** فأعظم

الناس ذلك فنزلت قال فقلت له من دبرها في قبلها فقال لا إلا في دبرها وتابع نافعا على ذلك زيد بن أسلم عن ابن عمر وروايته عند النسائي بإسناد صحيح وتكلم الأزدي في بعض رواته ورد عليه ابن عبد البر فأصاب قال ورواية ابن عمر لهذا المعنى صحيحة مشهورة من رواية نافع عنه بغير نكير أن يرويها عنه زيد بن أسلم قلت وقد رواه عن عبد الله بن عمر أيضا ابنه عبد الله أخرجه النسائي أيضا وسعيد بن يسار وسالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه مثل ما قال نافع وروايتهما عنه عند النسائي وابن جرير ولفظه عن عبد الرحمن بن القاسم قلت لمالك إن ناسا يروون عن سالم كذب العبد على أبي فقال مالك أشهد على زيد بن رومان أنه أخبرني عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه مثل ما قال نافع فقلت له أن الحارث بن يعقوب يروي عن سعيد بن يسار عن ابن عمر أنه قال أف أو يقول ذلك مسلم فقال مالك أشهد على ربيعة لأخبرني عن سعيد بن يسار عن ابن عمر مثل ما قال نافع وأخرجه الدارقطني من طريق عبد الرحمن بن القاسم عن مالك وقال هذا محفوظ عن مالك صحيح اه وروى الخطيب في الرواة عن مالك من طريق إسرائيل بن روح قال سألت مالكا عن ذلك فقال ما أنتم قوم عرب هل يكون الحرث إلا موضع الزرع وعلى هذه القصة اعتمد المتأخرون من المالكية فلعل مالكا رجع عن قوله الأول أو كان يرى أن العمل على خلاف حديث ابن عمر فلم يعمل به وأن كانت الرواية فيه صحيحة على قاعدته ولم ينفرد ابن عمر بسبب هذا النزول فقد أخرج أبو يعلى وابن مردويه وابن جرير والطحاوي من طريق زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري ان رجلا أصاب امرأته في دبرها فأنكر الناس ذلك عليه وقالوا نعيرها فأنزل الله عز وجل هذه الآية وعلقه النسائي عن هشام بن سعيد عن زيد وهذا السبب في نزول هذه الآية مشهور وكأن حديث أبي سعيد لم يبلغ ابن عباس وبلغه حديث ابن عمر فوهمه فيه فروى أبو داود من طريق مجاهد عن ابن عباس قال أن ابن عمر وهم والله يغفر له إنما كان هذا الحي من الأنصار وهم أهل وثن مع هذا الحي من يهود وهم أهل كتاب فكانوا يأخذون بكثير من فعلهم وكان أهل الكتاب لا يأتون النساء إلا على حرف وذلك أستر ما تكون المرأة فأخذ ذلك الأنصار عنهم وكان هذا الحي من قريش يتلذذون بنسائهم مقبلات ومدبرات ومستلقيات فتزوج رجل من المهاجرين امرأة من الأنصار فذهب يفعل فيها ذلك فامتنعت فسرى أمرهما حتى بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزل الله تعالى نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم مقبلات ومدبرات ومستلقيات في الفرج أخرجه أحمد والترمذي من وجه آخر صحيح عن ابن عباس قال جاء عمر فقال يا رسول الله هلكت حولت رحلي البارحة فأنزلت هذه الآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم أقبل وأدبر واتق الدبر والحيضة وهذا الذي حمل عليه الآية موافق لحديث جابر المذكور في الباب في سبب نزول الآية كما سأذكره عند الكلام عليه وروى الربيع في الأم عن الشافعي قال احتملت الآية معنيين أحدهما أن تؤتى المرأة حيث شاء زوجها لأن أنى بمعنى أين شئتم واحتملت أن يراد بالحرث موضع النبات والموضع الذي يراد به الولد هو الفرج دون ما سواه قال فاختلف أصحابنا في ذلك وأحسب أن كلا من الفريقين تأول ما وصفت من احتمال الآية قال فطلبنا الدلالة قال فاختلف أصحابنا في ذلك وأحسب أن كلا من الفريقين تأول ما وصفت من احتمال الآية قال فطلبنا الدلالة فوجدنا حديثين أحدهما ثابت وهو حديث خزيمة بن ثابت في التحريم فقوي عنده التحريم وروى الحاكم في مناقب الشافعي من طريق ابن عبد الحكم أنه حكى عن الشافعي مناظرة جرت بينه وبين محمد بن الحسن في ذلك وأن ابن الحسن احتج عليه بأن الحرث إنما يكون في الفرج فقال له فيكون ما سوى الفرج محرما فالتزمه فقال أرأيت لو وطئها بين ساقيها أو في أعكانها أفي ذلك حرث قال لا قال أفيحرم قال لا قال فكيف تحتج بما لا تقول به قال الحاكم لعل الشافعي كان يقول ذلك في القديم وأما في الجديد فصرح بالتحريم اه ويحتمل أن يكون ألزم محمدا بطريق المناظرة وأن كان لا يقول بذلك وإنما انتصر لأصحابه المدنيين والحجة عنده في التحريم غير المسلك الذي سلكه محمد كما

يشير إليه كلامه في الأم وقال المازري اختلف الناس في هذه المسألة وتعلق من قال بالحل بهذه الآية بن وانفصل عنها من قال يحرم بأنها نزلت بالسبب الوارد في حديث جابر في الرد على اليهود يعني كما بعموم اللفظ لا بخصوص السبب وهذا يقتضي أن تكون الآية حجة في الجواز لكن وردت أحاديث كثيرة بالمنع فتكون مخصصة لعموم الآية وفي تخصيص عموم القرآن ببعض خبر الآحاد خلاف اه وذهب جماعة من أئمة الحديث كالبخاري والذهلي والبزار والنسائي وأبي على النيسابوري إلى أنه لا يثبت فيه شيء قلت لكن طرقها كثيرة فمجموعها صالح للاحتجاج به ويؤيد القول بالتحريم أنا لو قدمنا أحاديث الإباحة للزم أنه أبيح بعد أن حرم والأصل عدمه فمن الأحاديث الصالحة الإسناد حديث خزيمة بن ثابت أخرجه أحمد والنسائي وابن ماجة وصححه بن حبان وحديث أبي هريرة أخرجه أحمد والترمذي وصححه بن حبان أيضا وحديث بن عباس وقد تقدمت الإشارة إليه وأخرجه الترمذي من وجه آخر بلفظ لا ينظر الله إلى رجل أتي رجلا أو امرأة في الدبر وصححه بن حبان أيضا وإذا كان ذلك صلح أن يخصص عموم الآية ويحمل على الإتيان في غير هذا المحل بناء على أن معنى أني حيث وهو المتبادر الى السياق ويغنى ذلك عن حملها عليمعنى آخر غير المتبادر والله أعلم

Chapter 102

On having intercourse with a menstruating woman

---

(135)

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Sayyidina Abu Huraira (RA) narrated that the Prophet (SAW) said, "If anyone

has sexual intercourse with a menstruating woman, or goes into her anus, or visits a Kahin (soothsayer) then indeed he has disbelieved in what is revealed to Muhammad."

[*Ahmed*l0717, *Ibn e Majah* 639, *Abu Dawud* 3904]

فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ

Sayyidina Ali ibn Talq (RA) reported that a villager met Allah's Messenger and said, "0 Messenger of Allah, some of us happens to be in the desert where he might break wind and water is scarce there. (What must he do?)" So, Allah's Messenger (SAW) said, "When that happens to any of you, let him make ablution. And do not have intercourse with women through their anus. Indeed, Allah is not ashamed of the truth".

[Abu Dawud 205]

(1168)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ

Sayyidina Ibn Abbas (RA)reported that Allah's Messenger (SAW) said, "Allah will not look at a man who has intercourse with a man, or a woman through the anus".

(1169)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

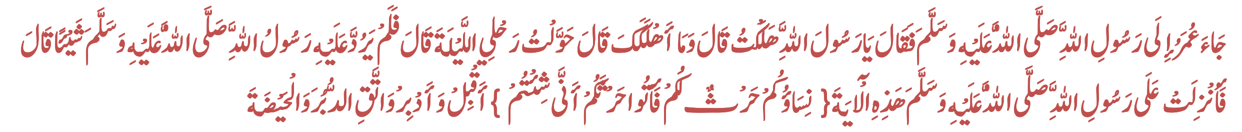
Sayyidina Ali reported that Allah's Messenger (SAW) said, "If one of you breaks wind then he must perform ablution, and do not approach women through their anus".

Sayyidina Ibn Abbas (RA) narrated: Umar (RA) came to Allah's Messenger (SAW) and said, "O Messenger of Allah (SAW) , I have perished." He asked how and he said, "Tonight I turned my mount upside down." He did not answer till this verse was revealed: "Your wives are as a tilth unto you; so approach your tilth when or how ye will." (2:223)

Nevertheless, a husband must refrain from having sex at the anus and during menstruation.

[*Ahmed* 2703]

(2991)


جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ { نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ } أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

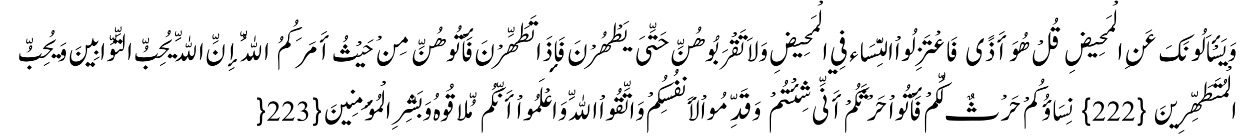
Sayyidina Ibn Abbas (RA) narrated: Umar (RA) came to Allah's Messenger (SAW) and said, "O Messenger of Allah (SAW) , I have perished." He asked how and he said, "Tonight I turned my mount upside down." He did not answer till this verse was revealed: "Your wives are as a tilth unto you; so approach your tilth when or how ye will." (2:223)

Nevertheless, a husband must refrain from having sex at the anus and during menstruation.

[Ahmed 2703]

Anal Sex discussed in Tafseer Al-Mizan -Vol-1 By the late Allamah Muhammad Hussain Tabatabai

Chapter 2 - Al-Baqarah (The Cow), Verses 222-223



{222} And they ask you about menstruation. Say it is a discomfort; therefore, keep aloof from the women during the menstruation and do not go near them until they have become clean; then when they have cleansed themselves, go in them as Allah has commanded you; surely Allah loves those who purify themselves. {223} Your women are a tilth for you, so go into your tilth when you like, and do good beforehand for yourselves; and fear Allah, and know that you are to meet Him, and give good news to the believers.

Commentary

Qu'ran: *Your women are a tilth for you, so go into your tilth when you like:, harth is an infinitive verb, meaning to "to till, to cultivate." It is also used for the land which is tilled or cultivated.*

Anna is an adverb meaning "when", "whenever." In this sentence it is synonymous with mata (when) Sometimes It is also used for "where." Allah says: O Maryam! Whence (anna), comes this to you? She said: It is from Allah. (3:36)

If, in the verse under discussion, anna means "where", then its meaning would be, "where you like." If it means, "when", then it means, "when you like." In any case, it gives a sort of freedom to the couple, and that is why we cannot take the words, "so, go into your tilth", to be an obligatory order. No one gives a 'compulsory order and then leaves it in the hands of the doer to do as he likes.

The verse begins with the sentence, Your women are a tilth for You;after this reasoning comes the order, and there also, the word "tilth" is repeated, This emphasis shows that the freedom given to man of going in to the women is either about the place of the intercourse or about its time; but it, is not a freedom of entering anywhere in her body. She is a tilth and that idea must be kept in mind when approaching her.

If the order means, 'so go into your tilth at any place you like', then it is not concerned with the time of intercourse, and has no conflict whatsoever with the previous verse, keep aloof from the women during the' menstruation and do not go near them.. If, on the other hand, it means, so go into your tilth at any time you like, then it shall be limited to the period of, purity from menstruation,

because of the previous verse.

Just, to avoid any misunderstanding, it is necessary to point out that this verse could not have. abrogated the verse of menstruation - no matter, whichever of the two was revealed first: The verse of menstruation gives two reasons why sexual relation in that period is forbidden - and both reasons are still valid, inspite of the verse of tilth. First, it says that menstruation is a discomfort and it continues to be a discomfort. Second, it shows that this order was given to avoid dirtiness and to remain clean, and Allah always loves those who remain clean, and pure; so much so that He counts keeping them cleansed as one of His graces upon them; Allah does not desire to put on you any difficulty, but He intends to purify you and that He may complete His favor on you...(5:6). Such a language cannot be abrogated by a verse like that of tilth. Why? Because this verse says that your women are your tilth, so come into your tilth when you like. Now, the reason for this putative "concession" was present even when the prohibition was ordained. If it could not stop its promulgation, how can it cause its abrogation after it had already been firmly established? Second, the verse of tilth ends on the words, "and do good beforehand for yourselves, and fear Allah, and know that you will meet Him." Such an ending would be out of place if the verse (of tilth) contained a concession.

The meaning of the verse is as follows: Women are to humanity as tilth is to an individual. Agricultural land is needed to preserve the seed and to produce food, so that the human race may continue to exist. Likewise, women are needed for the continuity of humanity. According to the system created by Allah, the woman's womb is the place where a child is made and develops from a microscopic sperm to a human being. As the original place of that sperm is the body of man, He created between the man and the woman a love and compassion and an attraction which excites the man to seek the woman.

As the creative purpose of this mutual attraction is to pave the way for the continuity of the human race, there was no reason why it should be confined to one place and not another, or one time and not another, as long as it helped in achieving that goal and did not hinder any other obligatory work.

This explanation shows the relevance of the words do good before hand for yourselves, coming after the verse of tilth.

Someone has written that the verse of tilth gives permission to remove the male organ from the woman just before ejaculation. Such an interpretation is patently absurd. No less absurd is the view that the words, do good beforehand mean saying ... bismi'llah... (bythe name of Allah) before intercourse.

***Qur'an:** and do good beforehand for yourselves; and fear Allah, and know that you are to meet Him, and give good news to the believers.*

Obviously, these words addressed to males, or both males and females, are a sort of encouragement to keep the human species alive through marriage and reproduction, But is not an end in itself. Mankind and its continuity is desired only for the continuity of the religion of Allah, the dominance of monotheism and the divine worship through piety. Allah says: And I did not create the firm and the human beings except that they should worship Me. (51:56)When He commands them to do anything concerning their life in this world, it is done only to make it easier for them to worship their Lord; it is not done with the aim of encouraging them to submerge themselves in sexual desire and worldly attractions.

No doubt the apparent meaning of do good beforehand for yourselves is "reproduce and bring into this world new souls to replace those who are dying every day"; but it is not the final goal: the real aim is to keep the remembrance of Allah going on, by producing righteous people who will do good deeds, the recompense and reward of which will reach their forefathers who were instrumental in bringing those good-doers into the world. Allah says: ...and We write down what they have sent before and their footprints... (36:12)

This leads us to believe that the real meaning of do good beforehand for yourselves is 'send good deeds beforehand for the day of resurrection'. Allah says: ...the day when man shall see what his two hands have sent before... (78:40);... and whatever of good you send on beforehand for yourselves you will find it with Allah... (73:20)

This verse under discussion (and do good beforehand for yourselves, and fear Allah, and know. that you are to meet Him ...) is similar to verse 59:18: 0 you who believe! Fear Allah, and let every soul consider what it has sent on for tomorrow and fear Allah; surely Allah is Aware of what you do.

In short, the meaning of these sentences is as follows:

and do good beforehand for yourselves: Send on good deeds beforehand for the day of resurrection. Producing children and training them to be righteous servants of Allah and good members of the society is one of those good deeds.

and fear Allah: taqwa (fear of Allah, piety) consists of going into the tilth as commanded by Allah, neither exceeding the limits imposed by Him, neglecting the divine ordinance, nor committing unlawful acts.

and know that you are to meet Him. The order, in fact, means 'fear Allah whom you have to meet on the day of resurrection, lest your reckoning be severe'. The same is the significance of verse 59:18, mentioned earlier which says: and fear Allah; surely Allah is aware of what you do. It is not uncommon to use the

verb "to know" for the meaning "to be on guard", "to safeguard" and "to look out." Allah says: ...and know that Allah intervenes between man and his heart... (8:24);it means, 'be afraid of His intervention between you and your hearts.'

and give good news to the believers. Good deeds and fear of the day of reckoning are the chief characteristics of faith. Therefore, the talk was ended by giving good news to the believers. For this very reason, verse 59:18 began with the words: O you who believe.

Traditions

Ahmad, 'Abd ibn Hamid, ad-Darimi, Muslim, Abu Dawud, at-Tirmidhi, an-Nasai, Ibn Majah, Abu Ya'la, Ibn al-Mundhir; Abu Hatim, an-Nahhas (in an-Nasikh), Abu Hayyan, and al Bayhaqi (in his as-Sunan) have narrated from Anas: ...The Jews, when a woman of their house was in monthly period, turned her out of the house; they did not eat with her; did not drink with her, nor did they Eve with her in the same house. The Messenger of, Allah was asked concerning this matter. Then Allah sent down the verse: And they, ask you about menstruation, Say: It is a discomfort; therefore, keep aloof from the women during the menstruation... The Messenger of Allah, therefore, said: 'Remain with them in the (same) houses, and do everything except sexual intercourse.' This report reached the Jews, and they said, 'This man does not want to leave anything to our customs without going against it.' Usayd ibn al-Hudayr and 'Abbad ibn Bishr came and said: 'O Messenger of Allah! The Jews are saying so and so. Should we not now establish sexual relations also with them?' On hearing it the face of the Messenger of Allah changed and we thought that he had become angry with them. Then they went out; and at the same moment some milk was brought to the Messenger of Allah as a present; so he sent it behind them and made them drink it. Thus they knew that he was not angry with them." [ad-Durru'l manthur]

It is reported from as-Sadiq about the verse, And they ask you about menstruation that the man who asked it was Thabit ibn ad-Dahdah. [ibid]

***The author says:** The same thing has been narrated also from Maqatil.*

There is a tradition that as-Sadiq (a.s.) said about the word of Allah, go into them as Allah has commanded you: It is about seeking a child; therefore seek a child from where Allah has commanded you. [at-Tahdhib]

as-Sadiq (a.s.) was asked: "What can the husband of a menstruating woman get from her?" He said: "Everything except the front part itself." [al-Kafi]

Another tradition is reported from the same Imam about the woman whose blood stops at the end of her usual period. The Imam said: "If her husband is overcome by sexual desire, then he should order her to wash her front part,

then he may touch her, if he so wishes, before she takes her obligatory bath." Other tradition adds: "And the bath is preferable to me." [ibid]

***The author says:** There are numerous traditions of the same meaning. The word used in the Qur'an is recited hatta yathurna (till they have become clean); and it refers to the stopping of blood. Therefore, the Qur'an and these traditions support each other.*

It is said that the difference between the two words, yathurna (they have become clean) and yatatahharna (they have cleansed themselves) is that the second form implies doing something by one's own choice; therefore, it Would mean taking the bath; but the first does not imply any choice; thus it would refer to the stopping of blood.

Accordingly, sexual intercourse is prohibited until they have become clean, i.e., until the blood stops. As soon as the blood stops, relations are again allowed.

When they have cleansed themselves go into them: If the cleansing refers to washing it would mean that the washing, as described in this tradition, is sunnah (commendable); and if it means taking the obligatory bath, then the verse would imply that it is commendable (sunnah) to go into them after they have taken their obligatory bath, as the above tradition says, 11 and bath Js preferable to me." But in no case does this verse implies that going into them after stoppage of blood and before the bath is prohibited, because the moment of prohibition lasts until the blood stops.

There is a tradition about the words of Allah, Surely Allah loves those who turn much (to Him), and He loves those who purify themselves, that as-Sadiq (a.s.) said: "The people used to cleanse themselves (after defecation) with cotton and stones etc. Then was instituted cleansing with water, and it is a good habit. Therefore, the Messenger of Allah ordered it and did it. Then Allah sent down in His Book: Surely Allah loves those who turn much (to Him), and He loves those who purify themselves. [al-Kafi]

The author says: There are numerous traditions with this meaning, and it is said in some of them that the first man to cleanse himself with water was Bara ibn Azib; then this verse was revealed and the custom established.

There is a tradition in the same book from Salam ibn al-Mustanir that he said: "I was with Abu Jarir (a.s.) when Himran ibn A'yun entered and asked him concerning some things. When Himran wanted to stand up (and go back), he told Abu Ja'far (a.s.): 'I wish to inform you - May Allah prolong your life and may He grant us the benefit of your presence - that we come to you; and before we go out from your presence, our hearts become soft, our souls think no more about this world, and we disdain the wealth which people have in their hands.

Then we go away from your presence, and when we mingle with people and traders, we (again) love this world.' Abu Ja'far (a.s.) said: 'It is these hearts; at one time they become hard, at another, soft.' Then the Imam continued: 'Surely, the companions of Muhammad (s.a.w.) once told him: "0 Messenger of Allah! We are afraid of hypocrisy (appearing) in ourselves." He asked: "And why do you feel so?" They said: "When we are in your presence and you remind us (of Allah) and invite us (to piety), we become afraid (of the displeasure of Allah), and we forget the world and forsake it, so much so that we (seem to) see the hereafter and the garden and the fire; this all is so long as we are in your presence. But as soon as we come out of your presence, and enter these (our) houses, and feel the scent of our children and see our families, our condition changes almost completely, as though we had no conviction of anything. Do you fear that it is hypocrisy on our part?" Then the Messenger of Allah told them: "Not at all. Surely, these steps are of Satan who wants to attract you towards this world. By Allah If you continued in that condition which you have just described, you would indeed shake hands with the angels, and would walk upon the water. And had it not been that you commit sins and then seek pardon from Allah, He would certainly create (another) creation who would commit sins and then ask forgiveness of Allah, so that Allah would forgive them. Verily the believer is seduced, (but is also) often-returning (to Allah)." Have you not heard the words of Allah: Surely Allah loves those who turn much (to Him), and He loves those who purify themselves. And Allah says: And that ask forgiveness of your Lord, then turn to Him... (11:3)'"

***The author says:** A similar tradition has been reported by al-Ayyashi in his at-Tafsir*

The words of the Prophet, "if you continued in that condition... " point to the position of wilayah (friendship of Allah) which means keeping aloof from the world and fixing the eyes on to what is with Allah. We have explained it partly under verse 2:156.

His words, "And had it not been that you commit sins... allude to a mystery of the divine decree. And we shall talk about it under verse 15:21 (And there is not a thing but with Us are the treasures of it, and We do not send it down but in a known measure) and other such verses.

The words, "Have you not heard...are of Abu Ja'far (a.s.) and are addressed to Himran. These words interpret tawbah and taharah as returning to Allah by desisting from wrong and removing the filth of sins from the soul and the trust of mistakes from the heart. It is an example of deducing a conclusion by looking at a verse from one level while at another level a new result (but never in conflict with the first) may be obtained. For example, the verse, None shall touch it save the purified ones (56:79) proves at one level that none has the knowledge of the Book except the sinless members of the family of the, Prophet, while, on

other level, it declares that touching the writing of the Qu'ran without doing wudu or taking the bath is prohibited.

Creation progresses, taking from the treasures that are with Allah, until it reaches the last level of maqadir (the measures, decrees) Allah says: And there is not a thing but with Us are the treasures of it, and We do not send it down but in a known measure. (15:21)

Likewise, the, decrees do not come down to us except after passing through various stages of reality. This subject will be further explained under the verse, He it is Who has revealed the Book to you; some of its verses are decisive... (3:7)

From above, it may be understood that the verse under discussion, at one level refers to returning the soul and heart to Allah by cleansing them from the dirt of sins (as mentioned just above), and, at another level, obliges one to take the bath; and at this level these two words would mean returning the body towards Allah by removing uncleanliness.

This explains also the tradition of the Imam: "Allah sent down to Ibrahim (a.s.) uprightness (hanifiyyah) and it is cleanliness (taharah,). And it is ten things - five in the head, and five in the body. That which is in the head is: trimming the moustache, keeping the beard, cutting the hair, cleansing the teeth, and picking the teeth; and that which is in the body is: removing the hair from the body, circumcision, cutting the nails, taking bath after janabah (i.e. after sexual intercourse or ejaculation during sleep), and cleansing by water after an evacuation of the bowel. This is the pure uprightness brought by Ibrahim; it was not abrogated, nor will it be abrogated up to the day of resurrection. ..al-Qummi. There are many traditions showing that the above things are a part of cleanliness. Some of them say: Indeed nurah (hair removing paste) is a purifier.

There is a tradition about the words of Allah: Your women are a tilth for you... narrated by Mu'ammar ibn Khallad that Abu l-Hasan ar-Rida (a.s.) told him: "What do you say about going into the women in their posterior? I said: 'I have been told that the people of Medina have no objection about it.' He said: 'Verily the Jews said that if a man comes (into her) from her behind, his child (regulating from that intercourse) will be cross-eyed. Therefore, Allah revealed: Your women are tilth for You, so go into your filth from where you like, that is, from their behind."' [al-Ayyashi]

There is in the same book a tradition from as-Saqid (a.s.) that he said about this verse: "From her front and from her behind (but) in the vagina."

Another tradition in the same book reports that Abu Basir asked Abu 'Abdillah (a.s.) about a man who enters into the posterior of his wife. The Imam

expressed his abhorance of it and said: "Beware of the anus of women." Then he said: "Your women are a tilth for you, so go into your tilth as you like" only means "whenever you like."

The same book narrates from al-Fath ibn Yazid al-Jurjani that he wrote same question to ar-Rida (a.s.); and the same reply came: "You asked about the man who enters into a woman in her posterior; the woman is a plaything; she should not, be hurt, and she is a tilth as Allah has said."

***The Author says:** There are numerous traditions with this meaning narrated from the Imam of Ahlu l-bayt (a.s.) in al-Kafi, at-Tahdhib, and Tafsirs of al-'Ayyashi and al-Qummi. All of them show that the verse of tilth only proves that intercourse should be into the front part. Of course, there is a tradition in Tafsir of al-'Ayyashi narrated by 'Abdullah ibn Abi Ya'fur in which he says: "I asked Abu 'Abdillah (a.s.) about going into women in their posterior; he said: "There is no haram in it"; then he recited the verse: Your women are a tilth for you, so go into your tilth when (as) you like.*

But, apparently the meaning of "going into women in their posterior" means entering into vagina from behind; and the verse quoted supports this meaning, as has been seen in the tradition of Mu'ammar ibn Khalldd, mentioned above.

Ibn 'Asakir has narrated a tradition from Jabir ibn 'Abdullah that he said: "The Ansar (of Medina) used to go into their women lying down; and the Quraysh (of Mecca) used various postures. A Qurayshite man married a woman from Ansar and wanted to sleep with her (in his own way). She said: except in the way it should be done. The case was reported to the Messenger of Allah; so Allah revealed: so go into your tilth when (as) you like. That is, in any posture, standing, sitting or lying down, but it should be into the same passage." [ad-Durru'l manthur]

***The author says:** This meaning is narrated with numerous chains from various Companions, giving the same reason for its revelation. And the tradition of ar-Rida (a.s.) has already been quoted giving the same meaning. The words in this last tradition, "in one passage" allude to the rule that intercourse should be, in the front part only. There are numerous traditions showing that, going into their posterior is prohibited; the tradition are from numerous chains through numerous companions from the Prophet,*

Even those traditions narrated by our Imams of Ahlu'l-bayt. which show that entering into their posterior is allowed but with the utmost abhorrence do not offer the verse of tilth as their proof, They argue on the basis of verse 15:71, which quotes Lut as saying: "He said: 'These are my daughters if you are to do (aught)'." Here Lut, (a.s.) offered his daughters to them, knowing well that they did not enter into the front part. And this was not abrogated by any Qur'anic

verse. We shall talk about it there. Here it is enough to say that the verse of tilth has no relevance to this topic.

But, even according to the Sunni traditions, the ruling is not unanimous. It has been narrated from 'Abdullah ibn 'Umar, Malik ibn Anas, Abu Sa'id al-Khudri and others that they did not see any hAllah in that practice and they used the verse of tilth as their proof. Ibn 'Umar goes so far as to say that it was revealed specifically to legalise this practice.

It is reported on the authority of ad-Dar Qutni (in al-Ghara'ib. of Malik) through his chain to Nafi' that he said: "Ibn 'Umar told me, 'Keep the Qur'an before me, 0 Nafi'! Then he recited until he reached the verse, Your women are a tilth for you, so go into your tilth when you like. He asked me: 'Do you know, about whom this verse was revealed?' I replied: 'No!' He said: 'It was revealed about a man from Ansar who entered into the posterior of his woman; so people thought it a grave matter. Then Allah revealed: Your women are a tilth for you, so go into your tilth when you like.' I said: 'From her back side into her front part?' He said: 'No. But into her back side itself.' [ad-Durru'l-manthur]

***The author says:** This meaning has been narrated from Ibn 'Umar With numerous chains. Ibn 'l-Barr has said: "The tradition with this meaning from Ibn 'Umar is sahih (correct) well-known and famous."*

Ibn Rahwayh, Abu Ya'la, Ibn Jarir, at-Tahawi (in his Mushkilu'l-athar) and Ibn Marduwayh have narrated with good chains from Abu Sa'id al-Khudri that a man entered into the posterior of his woman; people thought it bad of him; then the verse of tilth was revealed. [ad-Durru l-manthur]

al-Khatib has narrated in the "narrators of Malik" from Abu Sulayman al-Jawzjani that he said: "I asked Malik ibn Anas about intercourse with lawful women into their posterior. He told me: 'Just now I have washed my head (i.e. taken a bath) after (doing) it.'" [ibid]

at-Tahawi has narrated from the chain of Asbagh ibn al-Faraj from. 'Abdullah ibn al-Qasim that he said: "I did not find anyone whom I follow in my religion who was doubtful about its legality, (meaning, entering into the backside of the women). Then he read: Your women are a tilth for you. Then he asked. 'So what is more clear than this. " [ibid].

There is. a tradition in as-Sunan of Abu Dawud, from 'Ibn Abbas that he said: "Surely Ibn 'Umar, May' Allah forgive him, fell into error (in interpreting the verse of tilth, in. this way). The fact is that there were some tribes of Medina, and. they were idolworshippers, residing with some tribes of the Jews, and they were the people of the Book. And these Medinites thought that the Jews were superior than them in knowledge, and they, therefore, followed them in many of

their customs. And those people of the Book did not go to the women but one posture only (i.e. lying down), and that was most comfortable to the Woman. And these tribes of Ansar of Medina adopted this method from them. Now these Qurayshite used very strange postures; and they enjoyed keeping them in various position - lying down, facing them or entering from their backside. When the emigrants came to Medina, one of them married a woman from Ansar and started doing like this with her. She complained of it to him and said:

'We were doing it in one way, you do like that or keep away from me.' This news spread, till it reached the Messenger of Allah. Then Allah revealed the verse: Your women are a tilth for you, so go into your tilth when you like. It means, facing them, from their back side or lying down, meaning in the place of child (i.e. in the place where conception may take place)."

***The author says:** as-Suyuti has narrated it through other chains also, from Mujahid from Ibn 'Abbas.*

It is reported in the same book: Ibn 'Abdi'l-Hakam has narrated that ash-Shafi'i argued with Muhammad ibn al-Hasan on this subject. Ibn al-Hasan argued that "the tilth can be in the front part only." ash-Shafi'i said: "Then doing it anywhere except in the front part will be prohibited?" He agreed. He (ash- Shafi'i) said: "Do you think, if he did with her between her thighs or in the folds of her belly, is there any tilth in it?" He replied: "No!" He asked: "Will it then be unlawful?" He said: "No!" ash-Shafi'i said: "Then why do you bring an argument which you yourselves do not believe in?"

It is reported in the same book: Ibn Jarir and Ibn Abi 'l-Hatim have narrated from Sa'id ibn Jubayr that he said: "Mujahid and I were sitting with Ibn Abbas when a man came to him and said: 'Will you not satisfy me about the verse of menstruation? He replied: 'Surely! Recite it.' He recited: And they ask-you about menstruation... go into them as Allah has commanded you. Ibn 'Abbas said: 'From where the blood was coming, you are ordered to go into the same place.' The man said: 'Then what about the verse: Your women are a tilth for you, so go into your her when you like?' He replied: '0 Woe unto thee! Is there any tilth in the posterior? If what you say were correct then the verse of menstruation would be abrogated, because if that place was not open (because of blood) you would go into this (other) place! But his verse means "whenever you like" in the night or day!

***The author says:** The last argument is defective. The verse of menstruation only says that in that period going into the front part of the women is prohibited. If, allegedly, the verse of tilth allows going into their posterior, it would cover a new subject, and there would be no conflict between it and the verse of menstruation. So, there would be no question of either abrogating the other. Moreover, we have already explained that the verse of tilth does not say that*

going into women in their posterior is allowed. Of course, some traditions narrated from Ibn 'Abbas argue that the words, "go into them as Allah has commanded you", prove that going into women in their posterior is forbidden. But we have already explained that it is the most defective argument, because the verse only says that entering into their front part is prohibited so long as they have not become clean. It says nothing about other matters; and the verse of tilth also says nothing except that one may go into one's tilth at any time,

This subject is from Islamic law; we have dealt here with only that side of it which was relevant to the subject of at-Tafsir.

http://www.shiasource.com/al-mizan/self/tafseer-2-183-185/